

اِذَا ذَكَرَ اَصْحَابِي فَاَفْسَكُوا

لَا يُلَاقِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِي

عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَعْنَاوِیْہ

ناقربی

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ
کے
ناقدین

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی البہاشی

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

مہدنا معادہ برہمنی لکھنؤ کے قادیان	مؤلف
پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہامی	مؤلف
2013ء	طبع اول:
اپریل 2016ء میں اضافات	طبع دوم:
464 صفحات	تفصیلات
محمد صابر خٹاری	کیپرنگ
0321-9814745	
قاضی چن برہمنی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد	ناشر:
مہدنا معادہ پٹنہ جوگہ عوٹیاں - ہزارہ	
800/- روپے	لبرقہ وں

ملے کے پتے

قاضی چن برہمنی اکیڈمی -
مرکزی جامع مسجد مہدنا معادہ پٹنہ جوگہ عوٹیاں - ہزارہ

انتساب

راقم الحروف امی الدنی کاوش کو

قلمی صفت جماعت صحابہ کے ایک مظلوم ترین فرد " قاتح عرب
وعجم " خلیہ العملین " مدیر اسلام " کلنبر وحی " پرافرٹسیتی رسول "،
یانی اسلامی بحریہ " خلیفہ راشد عادل ویرحق " امیر المؤمنین
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ "،

اینائے امیر شریعت " خصوصاً قاطع قاضییت و سیادت " قاتح
وبیہ " وکیل صحابہ و اہل بیت " فخر العبادات سید عطاء المحسن حسنی
قاسمی " بخاری رحمہ اللہ الباری "،

جذیہ دفاع صلیہ و اہل بیت سے سرشار
مخلص " جان نثار " اولوالعزم " کفن یردوش و سونکف رفقاء
اور مثالیان حق

کے نام

مستوی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

پروفیسر قلمی محمد طلحہ علی الهاشمی

خطیب مرکزی جامع مسجد

سینا معاویہ چوک حویلیاں ہزارہ

☆☆☆☆☆☆

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	دنیا چرچ دوم	۷
۲	مرض متوقف	۸
۳	علامہ علی کی چوبیسویں سالگی	۲۲
۴	سیدہ معاویہ رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام	۴۷
۵	سیدہ معاویہ رضی اللہ عنہا کی مصائب	۳۶
۶	مشاجرہ صحابہ کا شرعی حکم	۳۸
۷	سیدہ معاویہ کے فائدے کا شرعی حکم سے تجاوز	۵۰
۸	۱۔ راوی بخاری میرے عہد الزماں (م۔ ۱۹۱۱ھ)	۶۴
۹	۲۔ امام مہرقی (م۔ ۱۳۱۰ھ)	۶۸
۱۰	۳۔ امام ابو بکر صمصام رازی حنفی (م۔ ۱۳۷۰ھ)	۹۶
۱۱	۴۔ امام ابو عبد اللہ حاکم قسطلانی (م۔ ۱۳۰۵ھ)	۹۷
۱۲	۵۔ امام بردیان اندلیس مرتضائی۔ صاحب بدایہ (م۔ ۵۵۹۲ھ)	۹۹
۱۳	۶۔ امام سعد الدین شافعی۔ صاحب شرح علائکہ (م۔ ۷۹۲ھ)	۱۱۱
۱۴	۷۔ میر سید شریف جرجانی (م۔ ۸۱۶ھ)	۱۲۶
۱۵	۸۔ مولانا عبدالرحمن جامی (م۔ ۸۹۹ھ)	۱۲۶
۱۶	۹۔ مولانا قاری حنفی (م۔ ۱۰۱۳ھ)	۱۲۸
۱۷	۱۰۔ شاعر عبدالحق محدث دہلوی (م۔ ۱۰۵۲ھ)	۱۳۳
۱۸	۱۱۔ مکتا حیدر۔ صاحب نورالانوار (م۔ ۱۱۳۷ھ)	۱۳۴

۱۹	۱۲۔ قاضی ثناء محمد پانی پتی (م۔ ۱۳۹۵ھ)	۱۲۷
۲۰	۱۳۔ شاہ عبدالغفور رحمت و نقوی (م۔ ۱۳۳۹ھ)	۱۵۰
۲۱	۱۴۔ الامام الشیخ ابو حامد محمد بن ابی نعیم (م۔ ۳۹۷ھ/۱۸۸۰ء)	۱۹۰
۲۲	۱۵۔ مولانا رشید احمد گنگوہی (م۔ ۱۳۳۳ھ/۱۹۰۵ء)	۱۹۹
۲۳	۱۶۔ غلام وحید افرام خان (م۔ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۴ء)	۲۷۹
۲۴	۱۷۔ غلام محمد انور شاہ کاشمیری (م۔ ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۲ء)	۱۸۴
۲۵	۱۸۔ ابو حنیفہ بن علی مقلی محمد ککایت علیہ السلام (م۔ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء)	۱۹۲
۲۶	۱۹۔ سید عبدالغفار قاضی شاہد علی ہزاروی (م۔ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء)	۱۹۷
۲۷	۲۰۔ مولانا حسن نظامی (م۔ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء)	۱۹۹
۲۸	۲۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد (م۔ ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء)	۲۰۶
۲۹	۲۲۔ غلام ابو ظہیر احمد داس (م۔ ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)	۲۲۰
۳۰	۲۳۔ امام اہل سنت مولانا عبدالحکیم رکنوی (م۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۶ء)	۲۲۱
۳۱	۲۴۔ سید قطب شہید (م۔ ۱۹۶۷ء)	۲۳۰
۳۲	۲۵۔ شامیہ الدین ندوی (م۔ ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)	۲۳۹
۳۳	۲۶۔ آغا شورش کاشمیری (م۔ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء)	۲۵۱
۳۴	۲۷۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ سوارہوی (م۔ ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء)	۲۵۳
۳۵	۲۸۔ مولانا سید اسماعیل کبیر آبادی (م۔ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء)	۲۵۷
۳۶	۲۹۔ مولانا سید علی شاہ بخاری (م۔ ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء)	۲۶۶
۳۷	۳۰۔ مولانا حامد انصاری غازی (م۔ ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء)	۲۶۶
۳۸	۳۱۔ سید محمود شاہد ہزاروی (م۔ ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)	۲۶۸
۳۹	۳۲۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید نعمانی (م۔ ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۹ء)	۲۷۳
۴۰	۳۳۔ مفتی اعظم مولانا محمد امین عثمانی ندوی (م۔ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء)	۲۸۰

۴۱	۳۳۔ قائد اہل سنت مولانا قاضی عظیم حسین (م۔ ۱۳۶۲ھ / ۱۹۰۳ء)	۲۸۸
۴۲	۳۵۔ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی (م۔ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۰۶ء)	۳۳۷
۴۳	۳۶۔ سید محمد شمس الدین (م۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۰۸ء)	۳۵۰
۴۴	۳۷۔ سید محمد حسین الدین گزنی (م۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۰۹ء)	۳۵۹
۴۵	۳۸۔ ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی	۳۶۵
۴۶	۳۹۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر النقاد و دیگرہ طبعی علماء	۳۷۹
۴۷	۴۰۔ سید محمد حسین بخاری النقب	۳۹۱
۴۸	۴۱۔ مولوی عبدالغنی مصلوی	۳۹۳
۴۹	۴۲۔ مفتی محمد سعید خان اسلام آبادی	۳۹۷
۵۰	۴۳۔ مولانا عظیم مولانا طارق جمیل	۴۱۰
۵۱	۴۴۔ شاہین شہزادہ مولانا اللہ وسایل	۴۲۵
۵۲	اختصار	۴۵۲

عرض مؤلف

فتحِ عرب و فتحِ مکہ، مکمل المسلمین، مدبر اسلام، کاتبِ وحی، امیر اور نبی رسولی، مہمانی و مہمانی، بحریہ، خلیفہ راشد، امیر المؤمنین، سید امیر معاویہ رضی اللہ عنہ و نیانے اسلام کی ان چند مقننہ و با عظمت اور بلند پایہ شخصیتوں میں سے ایک ہیں جن کا کمال و کمالات سے ملت اسلام پہ بھی سیکھنا دشوار ہو سکتی۔ انھما اسلام کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کی تکمیل اللہ میں بھرپور شرکت، ایمانِ بروت سے خوشنودی الہی اور رسولِ جنت کی تعلیم پر تیار رہنے کے حامل و خلفائے عرب کے مجدد و قائم میں اپنے کائنات و بعد برائے ملامتوں سے شاعت اسلام اور ترقی یافتہ حالت میں ترقی کرنا بتا دینے اسلام میں سب سے پہلے بھڑکی جڑ سے کسی تیار رہی، عالم اسلام کی نظریاتی و عملیاتی سرحدوں کی حفاظت، ان میں ہم تک اس وقت کی سپر پاور و مملکت کی موجودہ واقعہ ترین اور حاسن مسودہ نام کے امیر اور میں ہم تک کا زعفران سے آفریقہ اور عراق سے عراقیوں کوں تک پہنچانے لاکھ راج میں کے رقبہ پر پہنچائی ہوئی وسیع اسلامی مملکت کے شوق ملیہ و ریر و محرم و خلیفہ راشد ہونے کی حیثیت سے سید معاویہ رضی اللہ عنہ نے امت مسلمہ کے لیے بے شمار کارنامے نمایاں کر دیے۔

اس تمام بڑے شرف و فضل کے ساتھ ساتھ اس عظیم دنیا کے اسلام کی وہ واحد مظلوم دستا بھی ہیں کہ جن کی تمام خوبیوں، ذاتی کمالات و کمالات اور تقسیم کارناموں کو فراموش کر دیا گیا، جن کے کامل احترام رشتوں کا کوئی پاس نہیں کیا گیا، جن کے خدائے اعلیٰ کا لقب زبان پر لانے کو بھی "مکرم" تصور کیا گیا، جن کے ایمان و کفایت، صلاحات و خصال، غیبت کو بے کاری، تدبیر و سیاست کو کمر و شریب اور عدل و انصاف کو کلمہ کا نام دیا گیا پھر نظم بالائے نظم یہ کہ مظلوم معاویہ بعد از وفات بھی آج تک مخالف نہیں کیا گیا۔

سید معاویہ رضی اللہ عنہ چونکہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے اختلاف و شقاق کے بعد بھر دنیا کے اسلام کو متحد و متفق کر کے ایک جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا تھا، آپ کے سر پر آرائے خلافت ہوتے ہی لڑکچاہٹ کا مطلق سلسلہ پھر سے جاری ہوا، نبی اور بحری دونوں محاذوں پر دشمنان اسلام کو شکست دینے کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی جلیلہ کی بدولت دین اسلام کو قلبہ مظاہر کیا اور یوں ان کا سپارک دور "لَا يَنْظُرُونَ عَلَى الْبَيْتِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

کامل عملی تعبیر بن گیا۔ اس سے مسلمانوں کی امیدیں خاک میں مل گئیں، بکھلے اور چھپے ہوئے دشمنان اسلام پر حرصت حیات تک ہو گیا لہذا جو باطلہ تقابلات کذاب سبائوں نے آپ کے "کتاب" میں خوب حکایات و روایات وضع کر کے انہیں "اسلامی" بیعت کا حصہ بنا دیا۔

شیخ الاسلام مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

حضرت معاویہؓ کے بارے میں کوئی گفتگو کرتے وقت دو باتیں ضرور یاد رکھنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ ان کے خلاف ان کے زمانے ہی میں پرہیزگار و پیکلہ و پیکلہ دنیا وہ کیا گیا ہے وہ خود حضرت معاویہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ حیا پرست جلد تمباکوی کی کیا چیز ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ: کیوں نہ ہو؟ جو وقت عرب کا کوئی شخص میرے سر پر تھرا رہتا ہے جو دلیکی باتیں مکرنا ہے جن کا جواب دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اگر میں کوئی صحیح کام کروں تو کوئی تعریف نہیں کرنا اور اگر مجھ سے غلطی ہو جائے تو اسے وہ بتائیں (ساری دنیا میں) لے لڑتی ہیں۔

لہذا ان کے بارے میں تحقیق روایات کی ضرورت دروں سے نیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو پروپیگنڈہ کیا گیا ہے اسے بلا تحقیق درست مان لیا جائے تو صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی ذلت و کمزوری نہیں ہوتی بلکہ مصرعے صحابہؓ پر طعن و تشنیع کا بھی دوازدہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ تجربے کے جولوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر انعام مانگنے میں جری ہو جاتے ہیں ان کی زبان دوسرے صحابہؓ کے خلاف اور دنیا و دوزخ ہو جاتی ہے۔ (حضرت معاویہؓ و تاریخ تحقیقی مقالہ ص ۱۳۰)

مولانا شاہ محمد امجد الدین بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"میں نے اپنے کے زمانے میں جس کے بانی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں شیعوں علیؓ پر سختیاں ہوئیں اس لیے وہ قدرتنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے۔ نہیں نے ان واقعات سے جنہیں عام طور پر پاپٹل کیا جاتا تھا ان کو ہر طرح کے تراشوں پہنچا دیا۔ لیکن قرآن کی آواز کچھ عرصہ کے لیے دب جاتی لیکن ان ہی واقعات کی بنیاد پر بنی عباس نے حکومت کی تعمیر شروع کر دی۔ ان کا وحشی و عظیم اور مسلم خراسانی اور ان کے ہمراہ سے ڈر بارہوزن مال حکومت شیعہ تھے اس لیے سیاسی مصالحت کی بنا پر سکھوں کو انہوں نے تراش کر بنی امیہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا۔ مجھے اور ان کی جانب سے لغزت و حقارت کے جذبات پیدا کرتے کے لیے ان کی چوکی کشمیری لکھی گئی جس کی حکومت سندھ سے لے کر چین تک تھی اور کم و بیش چھ سو سال تک رہی اس لیے بنی امیہ اور امیر معاویہؓ

یہ صاحبِ جہاد کی مصالحت کی بنا پر گھر سے گئے تھے مشرق سے مغرب تک پھیل گئے۔
 ان کی کے رہے تھے؟ پچیس لاکھ تھے۔ یہ بہت ہی کم روایات ہیں، ملاحظہ فرمائیے کہ
 تاریخوں میں وکیل ہو گئے، ان کی مساجد جو وہ نے بنائیں تھیں ہیں۔ (تاریخ اسلام جلد اول ص ۲۷۰)
 حلیہ مانوں، رشید صوفی کے شیعیت قبول کر کے، کئی طور پر اعانت فرمادے۔ جو شخص
 موہیہ میں اپنی حیاں میں وہ نہیں نے مل گیا تھا۔ یہ کچھ حکومت اس وقت سے رہا
 بقدر سے ملاحظہ فرمائیے، وہ اس اسلام میں اپنی جہاد میں ۱۲۹۰ھ تک رہا۔ (۲۱۱ھ)

یہ موصوفی عظیم مسعودی کہتے ہیں کہ

۲۲۴ھ میں اس نے شیعہ بنائے۔ لیکن جو شخص معاویہ کی اللہ عز و جل کا بندے تھا
 سنا کہ اس کی مکتوب پر مہمہ کر کے کچھ حکومت میں تھا کہ اس سے بددیانتی رہے

مرحوم جلالہ بن ہند ۹۰ھ تک رہا، ملاحظہ فرمائیے کہ

یہ کے بعد ۲۲۹ھ میں آیا۔ ۲۲۹ھ میں اس نے جہاد میں جامع مسجد کے لئے پونہ سے
 مانگے تھے، ۱۲۹۰ھ میں آیا۔ یہ نے ان کے لئے کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ
 پئی؟ تو اس سے یاد رہا ہے، یہ نے یہ عمارت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ
 ہا۔ اس نے اور اس نے اس وقت شیعہ بنائے، یہ نے اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ
 میں اس نے اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

یہ چاہتا تھا کہ اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

اللہ عز و جل کے عمارت میں اس وقت جہاد میں کچھ مانگے تو اس نے۔ نے یہ عمارت مانگی تھی، یہ

پیدا ہو۔ ریشی اللہ عنہ صفاً

عربی مولف

[illegible]

علاوہ اہل تصوف و اشعریہ و اہل کفر و کفر کے روپ میں تشریف لے گئے۔

۱۱۔ تو میرے لئے جو کچھ ہے اس کا حق ہے میرے لئے

پیش حکم خط و کتابت و فراہم

[illegible]

ملا لانا سید عبدالغنیؒ سے دینی حیلے اور فنی کتاب 'خلافت و ولایت' میں حضرت عثمانؓ

[illegible][illegible]

میداد محمد رشیدی اللہ عنہ

عربی : الف

مرغ غنیمت یہ ہے۔ رانگی، فنی، شہسیر سلگتا ہے جو ہے مساوی ہونی وائی، جاہل
رُخا ہے، چہرِ شہد، لڑکھو ہے، عجب صحابہ کا کوسا ہے، تقدیر خالق نہیں

[illegible][illegible]

میرے ہی کہنے پر انھوں نے ۱۹۴۰ء میں میرے ساتھ تھیں، ان کا جتنا

[illegible]

میرے سوا نہیں ہے (بھی) کہتی میرے کسی صواہر کی کوئی مافوق العادہ بات مجھ تک نہیں پہنچائے گی۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس اس حالت میں آؤں کہ میری ہر بات میں صاف چلے

پیدا موعده رضی اللہ عنہما قلم ب

اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہہ دیا کہ ان کے لیے جو بات عطا فرمائی ہے وہ حلال ہے۔
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں آیا، صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا (اے اللہ)۔
 جیسے وہ دعا ہے یہ صحابہ، صحابہ کرام نے بھی یہ دعا کہہ کر اللہ سے دعا کی کہ یہ دعا
 ہے وہ دعا کہ جسے مسیح سے خواہی ہو وہ دعا کی جگہ گور، مترادف ہے کہ اس دعا کے اثر سے
 معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر شعلہ نہیں آئے، منع ہے کہ اس دعا سے مراد ہے کہ یہ دعا کہہ کر اللہ
 کی بھلائی کے لیے کیا جائے، یہ دعا میں سے قبولی اور صحتی ہے علیہ السلام کے حق میں ہے
 جاتے ہوئے ہے کہ اللہ ان کے لیے جو بات عطا فرمائی ہے وہ حلال ہے۔
 کہ اگر ان کا یہ قسم ہے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جو دعا کہہ کر اللہ سے دعا کی ہو؟

[illegible][illegible]

جب کہ میں نے یہ سب سنا تو حیران و شگفتہ رہ گیا۔ اس وقت میں بھی گناہی دل و لاطاف
تھا نہ ملکا۔ یہ سب کچھ اعلیٰ ضرورت و اجرو کو کے یہ انسان کے یہ جملہ تہذیب و تمدن
کا ایک عقیدہ۔ افسوس کہ اس کے بغیر انسان کا وجود ناقص و نامکمل ہے۔
انسان انسانی کے یہ سب کچھ جو کہ انسان کے لئے ایک نیا اور نیا عالم ہے۔
مگر یہ سب کچھ جو کہ انسان کے لئے ایک نیا اور نیا عالم ہے۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ عنہ کے ساتھ

مرحمتی منزلت

مسلک و مذہب کے یہاں (فہم) جمعہ حالانکہ لغو و بربادیت کی ہے اور ہر امت کے حالات
و مگر اسی کے مناسبت سے، انتہائی حیا و شرمیل ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ سید اعلیٰ صاحب نے اجتناب
کی رہنمائی کی تھی، میں یہ سہرے کے بعد سے عمارت کے پاس سے گزرتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں
تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ان کو شہید کیا تھا ان کو دروں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا کہ "فصلت لعلہ فیما بینہ" یعنی ہمت نہ ہارنا کہ کسی چیز کو ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے قتل کیا تھا اس پر وہ باغی ہوا، عوام بھی ان کے پیروں میں داخل ہو گئے، عمارت کے باغی وہ ہے کہ عمارت کے
حالات خروج سے پہلے کا قصد و انتہا وہی ہے یا نہ ہو۔ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کو بھی
اور لکھتے تھے میں نے آؤں گے اس لیے ان کی ہمت و ہوشی میں ہوئی، مان و دشمنی ہوتا یا نہ ہو اس لیے
سے کہ تم لوگ تو علم و عقل والے اور مجھے دے دے تھے قصد کرنے میں مزید عجز و کفر کیا نہیں
یا" (یعنی چونکہ شخصیت علامہ ابن جودی کی علم میں جس سے مطلب مراد نہیں، یا باقی لا بھر)

[illegible]

سیدنا ابی الاقلیؑ ۱۸۹ قیام فرما رہے ہیں۔

”اگر جنگ کے دوران میں ایک طاقتور اپنی پیش قدمیوں کے لئے عرصہ بہ عرصہ توجہ دے تو وہ جیتتا ہے۔“

وہی ایک ہیں

حضرت عمارہؓ نے کہا کہ میں نے کبھی سمجھا ہی نہ تھا کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت
نور الدین کے بیچے جو واقعہ ہے کے قائل تھے اور ان کی تائید میں یہ مسئلہ کہ وہ سب کچھ کرم
صحابی اور موقوف صحابی تھے نہیں ہے (الحسن، جلد اول ص ۱۸۵، جلد دوم ص ۵۶)

موصوف ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

”کہلا ابنا علیہ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے خط و خلاف کے شدید غلام قبول
اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی ثابت ہو جائے
تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

”یہاں یہ دونوں معاملات میں خطا کے چھٹا اور سزا — یہ سب سے بڑی شخصیت سے بھی ہو سکتی
ہے اور ان کا تو یہ ہی تھا کہ وہ عام قاضی اور موقوف تھے۔“ (الحسن، جلد اول ص ۱۸۵، جلد دوم ص ۵۶)
بعد میں یہ مسئلہ کہہ دیا کہ اس کے کسی بھی غلطی ثابت ہونے سے یہ سب کچھ قبول
نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے خط و خلاف کے شدید غلام قبول
اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی ثابت ہو جائے
تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

جو کہ فقہاء نے کہا ہے اور جانا۔ یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے خط و خلاف کے
شدید غلام قبول اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی
ثابت ہو جائے تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

”یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے خط و خلاف کے شدید غلام قبول
اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی ثابت ہو جائے
تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“ (الحسن، جلد اول ص ۱۸۵، جلد دوم ص ۵۶)
بعد میں یہ مسئلہ کہہ دیا کہ اس کے کسی بھی غلطی ثابت ہونے سے یہ سب کچھ قبول
نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے خط و خلاف کے شدید غلام قبول
اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی ثابت ہو جائے
تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

یہ حضرت عمارہؓ کا کہنا ہے اور جانا۔ یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے
شدید غلام قبول اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی
ثابت ہو جائے تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

— یہ حضرت عمارہؓ کا کہنا ہے اور جانا۔ یہ سب کچھ علیہ وسلم کے امیر اور حکم کے
شدید غلام قبول اور ان کی بھی نہ تھی جو اس کی حقوں میں سے کسی ایک میں غلطی
ثابت ہو جائے تو معاملہ اللہ سے کوئی نہ ہو سکتا تھا۔“

میداد منی روضۃ العنبر علیہ السلام

عزیز میرزا

اسی سے معلوم ہوا کہ گستاخی کے نگرہ میں قاتلوں کے علاوہ نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ وہی
کرمہ (یعنی حاکم) میں کسی تاؤش (یعنی شمشیر) سے چونکہ انیسویں لکھنے (یعنی اس کے) یہ خواہ کچھ بھی
موجود ہے۔ ہاں "ا" سے ہے وہی چھٹی تھیں۔ گے

[illegible][illegible]

یہ دیکھ گئی تو غلام سے یہ بات اخبر دی۔ جس پہلی مرتبہ فائدہ کی یہ شخصیتی حدایت کو متضرر عام نہیں
لا۔ بلا ان میں سے کئی حدایت مع فوائد مثبت قبول فائدہ معریہ۔ بلکہ ان میں یہ محدث و محدث
پر مدلل ہے خلاف A۔ 298 کے تحت حضرت صاحبزادہ علی و امین کے ایک مقدمہ میں حدایت رائل (کیم
جوزون ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء ۱۹۹۲ء) جسک عیدہ قانونی اثر حدایت میں ٹریڈ سے ہیں جو جوئے بھی
مدایتی ریٹائرڈ میں نکلتا ہیں۔ یہ کہوٹا و کسے حدایت رائل نہایت میں ہے مقام پر احکامہ، حدایت

ما کے علاوہ شیراز، کراچی، لاہور، اسلام آباد، کابل، قندھار، پشاور، کوئٹہ، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، گوجرانولہ، راجستھان، بھارت کے مختلف حصوں میں بھی شائع ہوئے۔

انگریزی صحیفہ میں "آئینہ" کے ملک پشاور کے قلعہ امرتسر میں روایات
موجود ہیں کہ مرزا غلام محمد ظہیر احمد اس وقت درجنہ میں تھے۔

خلافتِ اہلِ فہر ت کے لئے "مؤیدِ مفسرانِ قرآن" کی تصانیف: ان کا دورِ سیدہ فہیم

پیدا ہو، روضہ اللہ عزہ کے ساتھ یہ

طہارۃ مومنین پر جو پہلی

حقیقی کلمہ ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (نہ ہے کوئی معبود سوا خدا)

اللہ! آمین و قمت بشارت ہو کہ "وَأَحْمَدُ شَهِيدٌ" (جو کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

ہو، جو بعد میں حکم فرمائیے گا کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

وہ اپنے آپ کو علی غنیمہ ہے۔ خداوند تعالیٰ ہی صدق

سچو ہے۔ "وَالْحَمْدُ لِلَّهِ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

تبار و کلمہ حق فرمائیے کہ "مستحکم ہے کلمہ حق"

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

انوقت لفظ لا الہی میں لفظاً معاً کئی قیما کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

کہ

روایہ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

حدیث: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

کہ

میرے دل میں ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

میرے دل میں ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

وہ کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (شہادہ ہے کہ "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ")

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہجرت کی اور اسلام و فلاح عرب و عجم کا یہودی و خالی مسلمان،
فلپوس میں رہا، خدا کا مخلص و مخلص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حبیب اللہ قریشی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
"عبد مناف" پر جانے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب میں شامل ہو جاتے ہیں۔

آپ کی اسلام کے بعد اس وقت کے مطابق ہشت برس سے پانچ سال قبل مدینہ منورہ کے
مہاجرین میں مقام خیف پر پہنچے آپ کے والدین ابو سہیل مدینہ منورہ کے
قبیلے بنو تملہ کے رہنے والے تھے بلکہ جلد داخل قریش کے علاقے بنو تملہ کے تھے اور یہاں بھی
تھے۔ یہاں پر مسلمان ہوئے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعلیم و تربیت یہاں سے حاصل کی۔
جس کی بناء پر مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد اس کی تعلیم و تربیت یہاں سے حاصل کی۔
حاصل کی۔ اس کے بعد اس کی تعلیم و تربیت یہاں سے حاصل کی۔
مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد اس کی تعلیم و تربیت یہاں سے حاصل کی۔

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہاں سے قریش کے علاقے
سے اسلام کے مخالف تھے لیکن اس کے بعد وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو تملہ کے علاقے
میں حبشہ و قلعہ کعبہ کے علاقے میں گئے۔ مگر مشرکین کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
پرستوں پر عداوت کا نشانہ بنے۔ وہ یہاں سے گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں مسلمانوں میں رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں مسلمانوں میں رہا۔
یہاں میں شامل نہیں ہوئے بلکہ مکہ کے دوڑنے والے وقت میں وہاں کے ساتھ ہجرت نہیں کی۔
وہاں کے گلی کوچوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ابو سہیل کے گھر پر آکر رہے۔ اس کا پتہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے موقع
پر علاقہ کے چکاؤں پر

محمد بن عبد اللہ بن ابی سہیل (مصحف مسلم، کتاب الحج باب ۱۰۴) کے بعد میں
جو شخص انوسیت کے گھر میں داخل ہوا اس کے پاس اس کے پاس سے

شیخ احمد رضا رحمہ اللہ کی تصانیف

وہد سارا دوا... کے مطابق حضرت مہدیؑ، جن کا مہدی کا اسلام قبل مہدیؑ کے بعد کا ہے
وہ سارا کے لئے دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

"مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

وہد سارا دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

وہد سارا دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

وہد سارا دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

وہد سارا دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

وہد سارا دوا... کے مطابق ہے۔ وہ مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے
پنے والدین کے پوتے ہیں۔ (تفسیر بیان مہدیؑ کے تحت مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے)
مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے مہدیؑ کے لئے

میرا معیار ہے کہ جس نے اللہ عزوجل سے

سیدنا سبط و جے کا لقب ابو اسحاق

کے : مسکن میں جب وہ نوبتہ اقلہ پہنچے "راہِ معراج" میں ۱۳۸۹ھ

حضرت سیدنا محمدؐ کی عطا فرمائی جاتی ہیں۔

جہاں تک سید، معاویہ، یحییٰ بن عمر کے سامنے لائے، توفیق ہے ان کا معاویہ یہاں سے
جس کا سیدنا عیسیٰ کا روحانی رئیس اللہ علیہ السلام کے چچا جو جنگ بدر کے مرتبہ سلطان بنو
نہیں ہے اس کا اہم کارکن تاریخ مدرسہ چچا پہلے آیا۔ چنانچہ یہاں معاویہ یحییٰ بن عمر بھی متصل حدیبیہ
سے متصل معلق گوش سلام ہو گئے لیکن کل تاریخ کے موقع پر یہ "۔

(جو ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے) ۱۳۲۲ھ میں انتقال فرمایا۔ (۱۳۱۴ھ میں ۵۷۲ھ)

[illegible]

مذکورہ بالا تقریبات سے بدلتا واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے، فقرات میں مذکور ہیں کہ عمر
نے حج مکہ سے پہلے عمرہ القضاء کے سونے پہلا قبو ریا قی عام مورخین کے انوں کے
مقابلے میں قواعد سے جو حد کے لیے قیاس و جمع دیا جائے وہ واضح ہے

قلم اسلام نے بعد مسوے اپنے آپ کو تمام اسلام علیہ السلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ یہ وہی اسلام ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ کیا۔

ہر حال حضرت مظلومہ محی الدعویٰ کا ایمان بہ نادر کتاب سورہ اجتماع تک نکل
مٹا۔ یہ تحریر نے اُن کو ہلاک و سلام سے لے کر اُن کے ایک اور احوال و حال کی روشنی میں آفتاب
سورہ شہدائے بھیجے اور اُن سے سب سے زیادہ جو پر معصوم، مظلوم سب باخوش و مسرور
بآفتاب و شہدائے مظلومین و مسکینین سے پیچیدہ و غماز سے

$$\frac{1}{2} \quad \sqrt{2} \quad \sqrt{2} \quad \sqrt{2} \quad \frac{1}{2}$$

سیدنا معویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت

"میں نے مختلف وقتوں میں گفت و صحبت" سے شہرت ہے لیکن صحابہ بنی ہاشمیؑ کا دور
 نہ تھا۔ میں نے "عصبہ" کا نام لے کر اہل بیت سے دینی راہی اور کھدائی کر کے
 "وہ اس کی جگہ" صحابہ بھی ہے

"صحابی" صحابیہ اسم سے صحابیوں کی طرف منسوب ایک صحابی ہیں، وہ ایک شخص جس
 نے صحبت حاصل کی مگر صحبت کی کسی خصوصیت سے مشروط نہیں بلکہ اس کا اطلاق ہر ان شخص
 پر ہو سکتا ہے جس سے کہیں یہ اس کا صحبت انفرادی نہ پیدا ہو بلکہ اس میں کسی نہ جہت سے وہ اس
 جانب سے اس کا اطلاق ہو سکتا ہے

اصطلاح شریعہ میں صحابی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس نے عہد نبویؐ و اسلام میں
 نبیؐ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور نہ مابین ان کی موت تک کسی واقعہ میں ہو
 اور بعد ازاں ۸۵۶ھ تک

"مگر حسبِ تاریخ حدیث یہ کہ وہ بعد از نبیؐ و بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی ہے"
 (صحیح بخاری ۱۰۰۰۰۰)

جس سے نبیؐ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہوئی ہے "پہلے نبیؐ و بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہوئی ہے
 اسلام میں و چونکہ وہ زمانہ مراد صحابہ میں شامل ہے

علامہ ابن کثیرؒ نے ۸۵۶ھ تک لکھا ہے کہ

"أصح ما وصف فيه من قبل أن الصحابي من لقى النبي صلى الله عليه
 و سلم و بعد من لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم"

(۱۰۰۰۰۰ حدیث صحیح بخاری ۱۰۰۰۰۰)

"معدنی" کی سب سے پہلی تصحیح محمد علیؒ سے ہے "صحابہ" اور ہے

صحابہ ۸۵۶ھ سے جس سے عہد نبویؐ و اسلام میں ہے "صحابی" اور ہے "صحابی" اور ہے "صحابی" اور ہے
 یہ وہ زمانہ ہے جس کی موت تک کسی واقعہ میں ہو

یہاں معروضی اللہ عزوجل کے ساتھ ہے

علاوہ ازیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جڑا خط میں کرم علی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کا ذکر ہے
 طائفتوں میں سے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتاب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات
 دس جہاں میں شائع ہیں اور ۶۳ ہے

کتب ۱۲۲ الرجال طبقات الصحابة اور یہ تصانیف میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قلم سے
 لے کر ۱۲۲ حدیث میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے اور ۱۲۲ حدیثوں میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے
 مزید برآں یہ ۱۲۲ حدیثوں میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے اور ۱۲۲ حدیثوں میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے
 اور ۱۲۲ حدیثوں میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے اور ۱۲۲ حدیثوں میں سے ۱۲۲ حدیثوں کا ذکر ہے

معاویہ رضی اللہ عنہ کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا اور اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 ہم سے معاف فرمائیے کہ اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 ہم سے معاف فرمائیے کہ اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط اس کے ہاتھ سے لکھا ہوا خط

مشترکاً در این مصفا = غلبه بر نفس و تقوی

۱۔ مٹیا اور م ۱۵۶۴ = ط مٹیا دے گئے۔

وحدت اللہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم ولا یطعن علی أحد منهم ولا ینبذہم احد منهم ولا یقتولہم ویکل احدکم هم ان یرد احدہم الیہم الیہم بحسب ما یقضیہم کفر وکی طبع (تعلیقہ ۲۱ شمس ۲۶ مطبوعہ مدرسہ خلیفہ ثانی)

اور ہم جانتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے سب صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک کی محبت میں غلو اور بیوقوفی نہیں کرتے اور نہ جاننا کہ کسی سے بیڑا رکھ کر کہتے ہیں: "جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے دور پر ہے" جو ان کا کرنا ہے ہم ان سے بغض نہیں رکھتے ہیں اور اگر ہمیں کچھ کہنا کا خواہش ہے تو کہیں کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے محبت اپنے ایمان اور احسانِ اعلیٰ علیہ السلام کی بنا پر رکھ رکھا ہے۔ ہم نے ان سے بغض نہ کیا اور نہ کسی نے۔

”وہ جو سب سے بڑی بات ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ چاہا، وہی کر لیا۔“

۳۔ ابو الحسن الاشعری (م ۳۲۵ھ) کہتے ہیں کہ نہ دوسرے صحت سے صلی
اللہ علیہ وسلم خلفہ حجۃ بھیم (۱) (۲) میں سے ہیں۔ (۳)
۴۔ بیہ مملی اللہ علیہ، علم کے تمام صحیفہ سے ثابت ہے کہ یہ ان کے زبان پر بھی
اختلافات و تنازعات میں آئی ہوئی ہوتی ہیں۔

[illegible]

مشتا ہر اس صحت کا شرعی حکم

جسٹس محمد رفیع - جسٹس قاضی اعجاز - جسٹس قاضی رفیع - جسٹس قاضی رفیع - جسٹس قاضی رفیع

اگر یا محمد (شرح علی ص ۱۲۶)

[illegible]

۱۔ اگر کسی شخص کو کھانسی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اور کھانسی نہ کرے۔

کے لئے (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵

ہم صحتاً، مسکے باوے میں جسٹن لکھنا اور اس سے ہر دایہ کی کٹی کر کے رکھنا۔

مخصوصاً ہی سلسلہ شریا پر دلائل سے غنا۔ یہ فرما گئے ہیں۔

۱. بعضی افراد به نام کتاب نویسی + (نویسندگی) می‌گویند

اور جب اس روایت کی تاویل کے راستے میں (۱) یہ باتوں کے راویوں کی طرف

تھوڑے سے مسرت

عمومی طور پر یہ ہے کہ عوامی شعائر، قومی ترانے اور

⁷ علي بن محمد بن أحمد بن أبي جعفر محمد بن عيسى بن موسى بن علي بن عبد الله بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.

منہجہ: ۱. (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳

پہلی طرح کھو لو، دوسری چال ہے کہ آپ مے اور پے کے حساب میں

کے قیام میں، ان کی زندگی کے قریبی جملہ اہل بیت کے ساتھ رہا کرتا تھا۔

حضرت امام علی (ع) کا قول مشہور رہا ہے کہ "انما فی العلم کرم" (۱)

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہما قہ ب

[illegible][illegible]

۱. "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful)

جس تمام کی فکھن وہ بھوکو کو دھکا پائس سے سی ٹی ٹینٹیں رہا سلا کھوایو رہتی ہے
اور یہ دھکا سے کے کر سولی تھا جس مر آن کی سے مر آن کے جو کھکھتا پڑے کی سے ران
سب جیتھ کھ پٹکا ہے ۔ سکا تیں مائدہ کھا چا جے جس کہتے سے کہہ سوں ا ۔ خط
مجھ کو نہ جانتا ۔ وہ کتاب دس سو ہا طے او سے اصل کھیر کی بہد کی بد جلتا تو یہ مجھ ج
مے کے رہا ۔ مستحق ہیں یہ خوشنود قی ہیں

۱۰ موزائی رم (۳۸۷ء) کی نشیور کتاب ”فلسفہ“ میں تخلیق ہے

٤٠٠. سيد . فضاه لاهم كان معلقه الح (١١٧٤)

نہا ہے جو اہل حق اہل عدل کے ساتھ مل کر ایک نیا دور بنائے گا۔
اور ان کے لئے جو کچھ لکھا ہے اس میں ایک نیا دور ہے۔
ماہنامہ "نور" ۱۹۹۹ء، ۱۲/۱۱/۹۹ء، ۱۲/۱۱/۹۹ء، ۱۲/۱۱/۹۹ء

سورة الحديد

میں نے امام احمد رضاؒ کے سب سے مشہور و معروف شاگردوں میں سے ایک کے طور پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سے

میداد منی روضی اللہ عنہما قادیان

مشارکت صحیحہ و چارٹرڈ حکم

$$\frac{1}{2} \sqrt{2} \approx 0.707$$

یہ دو خواتین جس نے اس سے اللہ تعالیٰ نے اس سے ہاتھوں کو چھڑک دیا، یہاں سے یہی ہے

[illegible]

جاننا چاہیے کہ برصغیر خطہ معاصر دور میں ۱۹۴۷ء کے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ شمالی حصہ بھارت میں ملا اور جنوبی حصہ پاکستان میں ملا۔ اس وقت کے شمالی علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ ان علاقوں کو پاکستان میں ملا کر شمالی علاقہ بنایا گیا۔

اور اگر کسی صحابی سے کوئی ایسا واقعہ صادر ہو جو ان کے مقام کے لائق نہیں تو یہ بھی ردِ مبالغہ نہیں اور حرمِ مطہر کے وہ عبادت گاہیں ہیں جہاں ان کی شانِ مبارک سے ہمہ تن توجہ دینی چاہیے۔

نہیں، ہمارا اصل سمت واجتماع ہمارے سب سے بڑے اصول میں حتیٰ الوسع ظاہر کیا جائے اور جہاں تاویل ممکن نہ ہو وہاں نہایت بکراہت واجب ہے اور سنو کہ تفسیر رونا و رطوبت سے مراد یہ کہنا لازم ہے کہ چونکہ یہ طبع قحطی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اکابر سے منہ پر رکھا اور بھلائی کا ہدف مقرر کیا ہے اور بعد ازاں میں فرمایا گیا ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کسی نے کسی اور شخص کو ان پر دین طعن و مزاح سے کہا ہے تو اس کے لئے عیدیں ملے گی۔

میں تمام بھی یہ نام سے حسن ظن تھا اور وہ بہت ہی نیک و مہربان شخص تھا۔
 ظیف صاحب نے ان سے بیٹا دھو کر لیا۔ یہ سب سے بڑا اور اعلیٰ تھا جس کی درخواست
 ہے جس میں اس کی حالت تھوڑی تھی۔

اور ان کو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پناہ عطا فرمائی ہے جس میں جو کچھ حکم ہے اس سے قوی چیز صادر ہوئی اس کے لئے وہاں لے جانا۔ اس پر ائمہ نے اسے بے غماص قرار دیا۔

یہ نامہ رضی اللہ عنہ کے نام ہے

شیخ محمد سعید صاحب، ناشر علی گڑھ

کے نام سے پیش کیے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔
(پیش کنندہ: محمد سعید صاحب، ناشر علی گڑھ)

یہ کتاب میری رائے میں

تمام اہل حق کے لئے مفید ہے۔ (الفضل)

جو شخص اس سے استفادہ کرے گا اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے گا

اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے گا۔ (الفضل)

یہ کتاب میری رائے میں

تمام اہل حق کے لئے مفید ہے۔ (الفضل)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب اور اس کے مصنفین کو اللہ تعالیٰ سے کرم فرمائے۔ آمین۔

بعد میں

”یہ نہ سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا بدلہ ہے جس سے وہ
برکت پورے ہو گئے۔“

ہاں یہ بات بھی غور سے نہ آتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
جس کا نام ”ابو محمد“ ہے، ہم راغب سمجھائی دیکھیں کہ اس شخص کی زندگی میں
فرما ہے کہ ”اس شخص کی زندگی کا چھپا ہوا وعدہ ہے کہ اس سے اس طرح کا
کوئی وعدہ نہیں ہوگا۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
مکمل ہے وہ اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
نہیں ہے اور اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
تو یہ ہے کہ اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
اس شخص کی زندگی میں اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے

ناقہین کا شرعی حکم سے تجاوز

مذکورہ بحث میں جس حدیث پر بحث کیا گیا اور علماء صوفیہ نے اس پر بحث کیا ہے وہ اس حدیث کا ایک حصہ ہے۔
 ۱۔ صحیح کیا جا چکا ہے۔ صحابہ و مریدانہ اور بعض ائمہ کی کتابوں میں اس حدیث کا ذکر ہے اور مشاہیر کا ذکر ہے اور
 ۲۔ اس حدیث کو "مسند بنی قریظہ اور مسند بنی قریظہ" میں "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا گیا ہے اور
 ۳۔ خلافت کے پہلے "کئی وقت کئی مرتبہ" عید و شہداء کی یاد میں اس حدیث کو پڑھا گیا ہے۔
 ۴۔ نئے نئے علماء "رحمۃ اللہ علیہ" جنہوں نے خلافت کا کام لیا ہے ان میں سے

یہ نظر کیا جا رہا ہے۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے نقادین نے اس حدیث میں جس حدیث کے نام
 ۱۔ اس حدیث میں سے بعض تو قیاساً سجدہ سارے میں "رضی اللہ عنہ" کے نام سے ہیں جب
 ۲۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۳۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۴۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۵۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۶۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۷۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۸۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۹۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۰۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں

۱۱۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۲۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۳۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۴۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۵۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۶۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۷۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۸۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۱۹۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ۲۰۔ اس حدیث میں "ابو ہریرہ" کے نام ہیں اس میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

و قدین کا شرفی حکم سے ہوا اور

یہی نظارے کے بعد رشتہ میں سب کا چہ "نی جو کما حقہ" سے اس سے مراد کا کما حقہ

کے لئے بلکہ ایسے تقدیر کی نظر سے یہ بھی کہہ کر کے اختلاف میں کہا جائے

شہد سلام مولانا محمد یوسف مدنی (م ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۰ء) لکھتے ہیں کہ

"یہ ماہر علم تھا کہ جس طرح حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت خلفائے

راشدین سے بنی نسبت تھی، وہی تاریخ بعد کے لوگوں پر بھی ایسی ہی مدد یا اس پر حضرت

میر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بنی نسبت تھی گویا میر معاویہ رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین کے مقابلہ

میں نہ تھے۔" تھے یہی بعد کے لوگ حضرت میر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اور ان میں کہا کہ آسان درمیان لانا جس سے تو یہاں فرماتے تھے کہ ان تک کا سامنے

انقرض میں طر سے معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ خلفائے راشدین سے کیا، ان کی سے کسی

فرمان کا بن معاویہ کا ان کا ہے اور ان کا بھی یہ کو کرنا بھی، تم نظر لینی

سنا کہ یہ سنا کہ ان سے کہا کہ ان کی بات میں بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

تھے کہ بنی اللہ علیہ السلام نے قتل کیا تھا یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

تھے کہ بنی اللہ علیہ السلام نے قتل کیا تھا یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

میں ہوئی، مگر بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

یہاں سے بنی بنی کی کثرت سے عمل ہو رہے

پیدا می شود. روشی که عنبر کما قندین

۱۔ یہ ناسخ و منسوخ کے متعلق ہے۔

طاہر ہے کہ یہ آپس میں متضاد ہے۔ جس پر سب کا اتفاق ہونا چاہیے جس میں کسی سے راز نہ ہو۔

۱۔ یہاں یہ ہے کہ تم دونوں میں سے ہر صدق جانے والا خود بخود ہی ہر حق پر قائم رہا ہے۔ اس کا فیصلہ وہی مشکل نہیں، دونوں نے عجیبی حالت میں رہ کر یہ معجزہ حاصل کیا ہے۔ نتیجہ میں یہ نکال سکتا ہے کہ ان کے لیے علم کا یہ ہے جو اس کا خوش فہم ہے۔

۲۔ حدیث میں مذکور ہے کہ "موت" سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شخص کے لیے ہے۔

۳۔ یہاں اس امر پر بحث ہے کہ یہ ممکن ہے کہ اس کے لیے "موت" سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شخص کے لیے ہے۔

۴۔ حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ "موت" سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شخص کے لیے ہے۔

۵۔ یہاں اس امر پر بحث ہے کہ یہ ممکن ہے کہ اس کے لیے "موت" سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شخص کے لیے ہے۔

۴۔ حدیث سے یہ لگتی معلوم ہو کہ اس زمانہ میں جماعت کبھی "مقبولین" سے ملے۔
 جہاں وہ اپنے حکم و تدبیر سے یہ شخصوں کو جاریہ ملک میں جمع کیا۔ (مصلحت
 حق و باطل کا یہ صفا یہ ۲۲۲۹ عظیم الشان ایک صدمہ ہوا۔ سرحدوں کا مسجد چکرا

یہ جرم زیادہ عظیم تھا۔ کئی بار کئے جانے لگے تھے، یہ شخص جس سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
 نے انھیں میں روک دیا تھا وہ سپرد علیہ السلام چھوٹے چھوٹے جیسے ایک سے شخص کا یا جس
 نے حضرت امیر الشیخ "ابن ابی شیبہ" سے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا کر لایا تھا تو حضرت عمرؓ نے ان
 لوگوں سے کہا: "اے اس شخص! اور اس اللہ علی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل نہ ہو تو مجھے معلوم
 نہیں کہ اس سے کیا "جہاد" متعلقہ کی ہے تو میں مہربانی سے اس سے کافی ناگوار ہوں۔
 یہ محفل اللہ عزوجل کی محبت حاصل ہے

حضرت عمرؓ نے اس محبت میں جب ۷۰۰ھ میں عثمانؓ نے اسے شہید کیا تو وہ پانچ جانچ کے

میں ہاتھ ملکا کر بات کرنا، ہاتھ دھو کر کھانا کھانا،
صحیح بات کے نہ ہونے پر بھی

(الایہ مد لا یحتج علیہ فی عملہ ۱۲ طبع در تہذیب ۱۳۴۸ھ)

قطر میں ابو سعید مدنیؒ کی ہاتھ سے خطرات معالجہ، محسن ابنہ عمر بن النضیمؒ نے دوائے

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے انتقال ہوا۔

۱۴۰۰ھ میں جلیل الدین بن مرزوقی ۱۲۹۴ھ میں صاحب بدیع کے ایک کثرت معنی کا مخطوطہ "حظان جاہ" لکھا۔
 غلام احمد الدین کشمیری ۱۹۲۴ھ میں "تہذیب" کے نام سے ایک علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں

۱۴۰۰ھ میں جلیل الدین بن مرزوقی ۱۲۹۴ھ میں صاحب بدیع کے ایک کثرت معنی کا مخطوطہ "حظان جاہ" لکھا۔
 غلام احمد الدین کشمیری ۱۹۲۴ھ میں "تہذیب" کے نام سے ایک علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں

۱۴۰۰ھ میں جلیل الدین بن مرزوقی ۱۲۹۴ھ میں صاحب بدیع کے ایک کثرت معنی کا مخطوطہ "حظان جاہ" لکھا۔
 غلام احمد الدین کشمیری ۱۹۲۴ھ میں "تہذیب" کے نام سے ایک علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں

۱۴۰۰ھ میں جلیل الدین بن مرزوقی ۱۲۹۴ھ میں صاحب بدیع کے ایک کثرت معنی کا مخطوطہ "حظان جاہ" لکھا۔
 غلام احمد الدین کشمیری ۱۹۲۴ھ میں "تہذیب" کے نام سے ایک علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں

۱۴۰۰ھ میں جلیل الدین بن مرزوقی ۱۲۹۴ھ میں صاحب بدیع کے ایک کثرت معنی کا مخطوطہ "حظان جاہ" لکھا۔
 غلام احمد الدین کشمیری ۱۹۲۴ھ میں "تہذیب" کے نام سے ایک علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں
 تقسیم نظمی سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب علمی سیریس کا مجموعہ پیش کیا ہے اور اس میں

بدعا سے روٹی اللہ عزوجل سے ملے

انقرین لا شرکی قسم سے تیار

میں ہوتا ہوا ہر زمانہ ہے جسے بعد اس کے ہر وقت رہتا رہا اور اس کی طرف نظر رکھ کر
کڑی بلکہ الامت کے لئے اور کھد پڑی میں اور پھر ان کے قلوب میں یہ نہ رہا چاہے وہ کچھ
مفتاب نہ ہو چھوٹے تھے یا عسوں ہو گئے کسی نے رگب و حساب میں نہ چھوڑا ہے سماعت
کے پہلے شرف سے جو کوشش و چنگیز و پھر یہ مرد و کھلی کسرا بولتا

بعض مہرہ کی بہت تھی کہ وہ راجہ ہے جس نے اس کے دل میں ہمارے اور آپ کے
روٹی کا وہ قیوم رہا آپ وہ ہر لکھنوی مدیر و ان اپنا کچھ بھی عقیدہ ہے کسی نے
ہے نہ کہ وہ میں اور کچھ کہتا ہوں یہ علم و ثقہ کی اب کاموں میں ہے یہ بے قرین قیاس
ہے کہ یہ عقیدہ جس کے دل میں اثر چلائے اس کو کس بھیجے کہ یہ مرد و عمر کے لئے
و عام یہ ہے کہ شک میں ہے یہ نہ کہ وہ ہو صحابہ کے بے گناہی کی تھی وہی سے
مست کہ میں نے شرف کی گیت میں کھلی کھلی کہتا ہوں

یہ انقباض میں ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ جو ہے نہ سے چاہے تھا وہی
صحابہ بنا ہے جو اپنی ملاحت کے ہوتے قلوب بہت دل عیا و طاعت کے مسخیر
وے یہ ہے کہ ہمارا یہ بھی چاہے ہی تھے لیکن کوئی اس سے متعلق نہ ہوتا ہمارا ہر ملک ہے
مگر "یہ عام ہے"

لفظ مراد ہی اس سے تیار ہے اسے آپ فظلی و شرف و نظر ہے یہ ہر شخص عدلی
ہوگا کہ حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے لاکھ دہائی میں جانے آپ
ہر القادری و الطاعت کے اس وقت کے لفظ سے مجھے تو فہم کی کہتا ہوں معین کہ میں مدد صاحب
کے قلم سے اپنا ہر سچہ چھوٹیں نہیں بولتے ہائیں حلیہ کرتے کہ حضرت کے قلم و لکھوں میں دیکھ کر یہ کہی
رمیف ہوا ہے ایک اکیس دہائی میں آپ کے مراد ہے اسے پہلے چھوٹیں نہیں ہر لفظ
یوں ہی ہیں۔ میں نہیں ہوں نہ لکھائی تھی کہ حق میں ہر لفظ و عام ہو چکی ہے اور ہر دوسرے
خاکینے چاند نامہ میں بہت کہ چاہا ہے کہ آپ وہ ہر چاہت میں اسے آپ مانتا ہے
کہ تو معاویہ پھر ان میں سے ہر لفظ میں ہر لفظ و لکھیں کو کیا کہیں گے جو لفظ میں چاہوں
ہے آپ یہ لکھائی کی حق میں کہیں بلکہ لکھائی سے سوچتے کہ ہر جو کچھ کہہ بہت وہ لکھیں
وہ یہ حقیقت میں ہر لفظ کی کہتا ہوں ۱۹۶۱ء کی ۱۱ جلد میں ۱۵۸ (۲۶۰)

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶

۔ راوی بخاری محدث عبد الرزاق

(م ۲۱۱ھ)

امام ابو عبدہ رزاق صحابی (ولادت ۱۲۶ھ) فقید فقیر سے محبت لائے وہ سے صحابہ
بڑا تے ہیں صحابہ کے رہنے والے وہ ممتاز حافظ حدیث اور مشہور کاتب کے معترف ہیں
امام احمد کہتے ہیں کہ بہت سے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے ان کا حال حدیث صحیحہ
کی طرف متوجہ نہیں ہو کر ہیں۔ یہ کچھ حدیث کے بیان کے ہیں یہ منکر ہیں ان کی
تشیع پسندی بوجہ ان کے انجلی نظام کے مکمل رہ گیا حال حدیث (بھی تشیع کا منہ لگے ہوئے ہیں)
یعنی تھے وہ صرف حضرت عثمان سے محبت اور ان کے ساتھ ہوں۔ بالوں سے انھیں رنج تھے۔ ان
نے ۱۹۷ھ میں ۸۵ سال وفات پائی۔ ان کی توثیق وہ محدث رزاق صحابی
امام ابو عبدہ رزاق محدث کے تعلق ام بخاری کا یہاں نقل کیا ہے۔

”یہ وہ ہے رزاق“ (المجلد ۱، ص ۵۲۵)

عبد الرزاق بن یحییٰ حدیث کے بیان کے ہیں ان کے منکر وہ یہاں سے

وہ انہیں ان عیسائی نے عبد الرزاق محدث کا یہاں سے

حدیث کا مصداق قرار دیا ہے (المجلد ۱، ص ۱۰۹)

حدیث ۱۰۱۰۰ میں حال سے موصوف کے متعلق تشیع کے علاوہ ان کے انجلی نظام کا بھی

نہاں ہے اس حقیقت کا کہ ان کے منکر بھی ان کا نہیں ملے

سن ۱۰۱۰۰ کے بھی یہاں سے حدیث ۱۰۱۰۰ میں عبد الرزاق محدث کے متعلق وہ یہاں سے

کے انجلی نظام کا یہاں سے (المجلد ۱، ص ۱۰۹)

یہ خود اس کے منکر کے ساتھ ساتھ ان کے منکر کا اس کے منکر سے بھی متعلق نہیں

ہوگا کیونکہ ان کے منکر کے ساتھ ساتھ ان کے منکر کا اس کے منکر سے بھی متعلق نہیں

شعبہ روایت کا بھی ہے

میداد صبیحہ رضی اللہ عنہا کا قلم

محکمہ تعلیم و کھربہ

یہ سب سارے پہلوؤں کی محبت میں رچے ختم ہو گئے ہیں ان سے روایتیں ملنے لگی ہیں۔
پھر بعد میں یہ عقائد ان کی محبت میں اب دلی بلا میں یہ روایت پر مشتمل تمام کتابوں کو بھی
جلا کر لا کر ان کے ان سے اس میں یہ بھی لکھی ہوئی ہے یہ حدیث ۱۷۲ سے اس سے عبد اللہ بن ابی
حذافہ بن ابی اسحاق بن زید سے ملے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سے حصہ طلب کر کے
کے لیے حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جب حضرت عباسؓ کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ تم
اپنے بھائی کی وصیت سے حصہ لینے آئے ہو یا یہ حضرت علیؓ سے کہا کہ تم وہ حصہ طلب کر لے گئے
موجود ہو گا لیکن یہ سب اس طرح سے ملے ہیں۔

روحِ مبارکے تاج - یہاں پختہ عید الزلف - گئے مجھے مہرِ عطا - بس ۵۰ اونیہ
نکڑا - جس سے یہ لائق - اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

۱۶۹

۱۴۱ھ میں لے کر ۱۴۲ھ تک وہ ایک مسجد میں عبادت میں مصروف رہے۔

۲۔ اہل مطہری

(م.ف.م)

پہلے لکھنا چاہتا تھا کہ غائب الخیر کی وجہ سے ان کے غائب ہونے میں ۲۲ھ
میں چھ سوے سال کا عرصہ میں تفصیل مہم کے لیے مختلف طبقوں اور شعبوں و خصوصاً مہم
بندہ اور معمر، شام، مصر، درویشوں، رباؤں و بے حتی کے معاملوں میں مالی حاصل پر غلبہ
حریکے، نقد و اوتار، جس سے ان کی "شیر علی" رہا، کیا ایک کامیاب رہے گی

مقصود تحصیل علم کے بعد بغداد میں رہا وہاں کے علما و کتب سالی تک مقصد
 "افق" پر لکھی گئی تھیں اور کسی روزگار میں وابستہ نہ تھے۔ کے مطابق بتوڑے دیے رہے جس سے
 یہ بہ شمار شامی علماء میں ہوئے لگایا۔ آخر بغداد میں ہی پندرہ کی شام ۱۲۸۸ھ شوال ۱۲۸۸ھ میں انتقال
 فرما گئے۔ ان کی تدفین حلقہ دینی ائمہ کو اپنے گھر میں ہی طے میں آئی کیونکہ لوگوں نے
 جس میں مسودہ نے تخریب خالی میں دیکھا ہے وہ ایک ہی تھا

مقامہ سید ابوالخانی مبارک قیام شد (۱۳۹۵ھ) للہ علیہ

”بعض اکتوبر میں، اور بعد ایشیاءِ حیم کے غارت میں شیعیہ سید سے اتفاقِ حقہ ہو کر ہمیں
لوگوں نے تم کو اچانک شیعہ قرار دیا۔“ (۱) لیکن رحیمہ قرآن و احادیث میں صریحاً ”الاسماء“ کا
قرآن و حدیث

[illegible][illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”تبع مع من في الفج من امرى يستقيم على حبه على صانع معناه“

بنو معاذ بن عمرو بن لؤي

”اس پر ہی سے سے میری امت میں سے یہ شخص کے کام سے بہتر ہے۔
 کے خلاف ہو گا۔ اس کے بعد اس دانت سے معاذ اپنے گمراہ گروہ
 ایک اور ہی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو تم کوں معاذ سے سہ پہا گھٹا دے گا تو اسے قتل کرو“
 محمد ان کے وہ حدیث مرفوعہ مشہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

معاذ یہ آگ کے ایک سداوتی میں سے جو اس کے سب سے پہلے کے دور سے ہیں۔
 حنان و منان و اصدال کا ہے کہ اللہ ان کو اپنے گمراہ گروہ سے جدا کرے۔
 و تحقیق وہ میں مقتد بن میں سے تھا۔ معاذ نے حضرت عائشہ سے، حق چنگ و بی امان کا
 مکتبہ یا جس کا کتاب اس کے وہاں تھے۔ سے جو اللہ کے وہ گمراہ گروہ کے ہیں
 ان کا کہنا تھا کہ اللہ کو سوائے اپنے گمراہ گروہ کے اور سب چیزیں سے انکار ہے جو
 اپنے اس گمراہ گروہ سے بے وقوفوں کو مانگ کرنا تھا، و ان کوں کو گریب و ناگماں جن کے متعلق رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ”جو ایسا شخص ہے جس کی زبان میں حسد و کینہ ہے وہ گمراہ گروہ ہے۔ جو جس
 طرف اشارہ کرے

”اسے وہاں وہاں یا غمناک اثرات سے اسے انکار تھا، جو اسلام کے حلقے سے خارج تھا جو
 قرآن و احادیث سمجھتا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے قتلے میں پٹی کر لی۔ اور جس میں اسے مسلمانوں نے
 مٹے خون پہاڑے جن کا شمار کیں ہو سکتا ہے اسے مسلمانوں کے خون پہاڑے جو وہ خود نے بنائے
 کاٹھ چھڑاں۔ نے ان کے ہونگے چھڑاں کے علاوہ اللہ سے جدا کر کے والہ اس امر کی کوشش کرتے وال
 تھے کہ اس کو مانی جائے۔ اس کا جو ہے۔ اس کے حکم طرح ظلم ہو جائیں۔
 پھر یہ کہ اس کو مانی جائے۔ اس کے بنائے۔ جو کہ پھر بنائی ہوئی ہے کہ اس کو مانی جائے۔
 اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔
 اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔
 اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔ اس کو مانی جائے۔

۱۰ مطهری

حمزہ بن ابی حمزہ اور عمر بن خطابؓ۔ ان کو شخص اس لئے نقل کیا گیا کہ وہ اور علیؑ اور عتبہؓ کی باتوں
حالات کا ردی کرتے تھے۔ فقہ دین ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے

"جو مائیں، شوہر، بھائی، چچا، دادا، بھتیجے، دوست اور تمام عزیز و اقارب کے لئے دعا کرتی ہیں۔"

من صحيحه في معانيه من الدوا . ج ١

تجملہ ان ۱۶ کے نام لکچر ہے اور معافیہ کلمہ + عیسیٰ کی نسبت کا مستحق ہے
 انیسواں جہانگیر محمد بن عبدالعزیز تھا۔ کئی اہل حق سے بحال کلمہ فرماتا ہے کہ میں ان
 کے واسطے کے نام سے لکھا وہ بھی اللہ کے ایک رپہ و دو رست سے

میں نے علی النور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ نے اپنے آپ کو غلام بنایا ہے۔
 آپ نے اپنے آپ کو غلام بنایا ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو غلام بنایا ہے۔

یہ (معاذ اللہ) اے اللہ عزوجل! نے قلم کیا اور یہ ہے میں اس اعلا جلالہ تعالیٰ کے لئے کروں

تھمہ ان کے والد کے بچے کے لیے اس کا اپنے بیٹے پر ہاتھ پیرا کر دیا اور اللہ کے بندوں
 اس کی طرف سے دیا ہے جو کہ اس کے لیے ایک بڑا شکر و برکت کا سبب بن گیا ہے۔
 (معاذ اللہ) یہ سب سچا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سب سچا ہے۔
 حالانکہ یہ سب سچا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سچا ہے۔
 یہ سب سچا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سچا ہے۔
 یہ سب سچا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سچا ہے۔
 یہ سب سچا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سچا ہے۔

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

پیداوار

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

اور کی پختہ رہے، پھر اللہ اور رسول نے نعمت دی، اس سے معاشرت قریبی مومنوں کی
معاشرت کے بغیر مومنوں کی معاشرت نہیں حاصل کی جاسکتی

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

میرا دل، اللہ کے رسول کے ہاتھ میں ہے

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

پیداوار

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

”خداوند مہربان! یہ دعا ہے کہ تم میری دعا کو قبول فرماؤ اور میری دعا کو قبول فرماؤ۔“

معدوب تھے۔ پھر تاج پادشاہ نے اپنے بیٹے کی نکاح سے آٹھ سال پہلے ۱۰۰۰ تک مکمل یا
مقتدر بادشاہ نے ۱۰۰۰ھ سے ۱۰۰۹ھ تک قاضی کی خدمت میں رہا۔ ۱۰۰۹ھ تک،
خلفاء ملکہ (۱۰۰۹ھ تا ۱۰۱۵ھ)، مقتدر بادشاہ (۱۰۱۵ھ تا ۱۰۲۰ھ) کے ہیں۔ ۱۰۲۰ھ
اور ان کے خلفاء کے بیٹے میں درجہ تیسواں کے علاوہ، ۱۰۲۰ھ سے ۱۰۲۵ھ تک
معدوب کا بیٹا تھا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
معدوب کے ایک بیٹے کا نام "معدوب" تھا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔

معدوب کے بیٹے ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔

۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔

۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔

۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔
۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔ ۱۰۲۵ھ میں وہ تیسرا بیٹا رہا۔

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قہ بن

جہ میں مندرجہ بالا وحشیانہ نظروں سے بے وفائی تب میں اہل حق اور حضرت امیر معاویہؓ کا
ظلم قائم کرتے ہیں۔ برسرِ حق صحت یہ کہتے ہیں

رضیقہ فاطمہؓ نے اہل سلام میں امتیاز پھیلانے اور "حق" ڈالنے کے لئے یہ عجیب و غریب اور عکس عمل اختیار کیا جس سے مخالفین بھی یہ واپس گھبرائیں کہ رضیہاں حاصل ہوئی اور ان کو عداوت چھوٹی رہ گئی۔ لے ایک تار شدہ اور "سبب" ہو

کئی لوگ بن و لائل پر نظر کرتے سے شذذب ہوں گے، کئی ناظر بن سجاد کرام سے متاثر ہوں گے اور بعض قاصدین یہ براہین ہو کر اسوی صحابہ سے متصرف ہو جائیں گے، اظہار کیا تو اس وظاہر کا اس شخص سے کوئی تشبیہ نہ کیا جائے تو یہ سب فایز و افتخار کی حیثیت سے جہاد و یگانا کافی تھا جب یہ حق نور نہیں ہے و افتخار کو جہاد و یگانا و یگانا کی نصیب و طرفہ نہیں گئے اور اگر کسی مجاہد کی یہ ہے۔ یہ تھا و یگانا سب مہم کے بظاہر و کچھ مہم کے لام تھا تاہم اس سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں نہیں اظہار ہے "یہ ممکن یا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سب و لائل بن اظہار سب میں یہ پتہ نہیں تھا جنہاں سے انھیں وہ صحابہ کر کے حق میں اظہار "خود سب و لائل بن اظہار" (نور، ترجمہ و تفسیر) ۵۸۰ ۵۸۱

خداوند کی رحمت کی وجہ سے اب حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس وقت تو یوں
سے لڑا کرتے تھے، تاکہ لوگوں کو یاد دلا دے کہ حسین رضی اللہ عنہ سے کیا
لوگوں کا غرور نہ ہو، تو کیا ہے حکم، میں نے یہ بھی سنا ہے کہ کسی نے
حجرت کے لیے تم پر ہونے والا ہے

میں نے رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے یہی سنا ہے کہ تمہارا چچا تمہارا چچا
وقت اپنے جوانوں کو لے کر اپنے پاس آئے ہیں، میں نے کہا کہ میں نے
میں نے اور میں نے کہا کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
تمہارا چچا کا ہاتھ دیکھا ہے، میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور اس کا چچا ابوبکر مرثان (رضی اللہ عنہ)
اس کے پاس بیٹھا ہے، میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
کا م میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
اللہ کے لیے کیا ہے، میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے

حسین رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
پہلے کرے اور (حجرت کا جو تم نے مجھ سے سنا ہے، میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے
والا ہے۔) میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے

میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے
میں نے یہ سنا ہے کہ میں نے رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ میں نے

الحمد لله رب العالمین علی ما یصلح منہم من عباده الخیرین علی ما یصلح منہم من عباده الخیرین علی ما یصلح منہم من عباده الخیرین

مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد

مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد

مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد

مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد

مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد مہدی مہدی علیہ السلام کی آمد

تحت التجب ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رانی حضرت عروینہؓ کا وہ مہی امیر عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ راتوں رات سو رہے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو راتوں رات سو رہے تھے۔ یہاں تک کہ راتوں رات سو رہے تھے۔
نئے تو مہی عمر سے سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ حالانکہ اس وقت
شہداء سے یہ گناہ گار بھی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سو رہے تھے۔
باعدہ۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
شہداء بن توین پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ماہنامہ کی تیسری ہے۔

اگر مہی عمر سے سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
کہہ دے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
قائم ہوئے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
ہاں۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
قرآن۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
و اگر ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
ہاں۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔

و یہ الامام احمد بن حنبلہ سے ہے۔
معاذ اللہ! ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
ہاں۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
نہ تو یہ ہے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
نہ تو یہ ہے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔
نہ تو یہ ہے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔ ان کے ساتھ یہ سو رہے تھے۔

۱۰۷۔ بدیع الرحمن دہلوی کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۱۰۸۔ بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۱۰۹۔ بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۱۱۰۔ بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۱۱۱۔ بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۱۱۲۔ بدیع الرحمن دہلویؒ کے بارے میں ایک اور شاعر نے لکھا ہے

۳۔ امام ابو بکر ص رازی حنفی

(۴۷۰ھ)

مشہور منبر محدث، فقیر، حکم، مجتہد، حیدر الامام ابو بکر احمد بن علی رازی حنفی ابی ص
بقدر اس ۳۵۰ھ تک پیدا ہوئے۔ اپنے اور میں ضمیر کے کہ اس فقیر اور ان کے مت پر حقائق
امت دین کے شجر کوئی بھی نہیں ہے ابو بکر بن علی اور دیگر فقہاء عصر سے استفادہ کیا
بقدر اوشکیں دین کا آثار کیا پھر ان کے دے کے رہ گئے منسوب اللہ کے عقائد معتزلہ میں ان کا
بہت سے مضمود معنی عقائد سے متاثر تھے اور ان کا حاکم بنی تغیر میں صواب و تحلیلاً
کھائی دیتا ہے۔ امام ابو بکر ص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ملائے بعض وعدا میں حمد
بشمارت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنت لے گئے ہیں موسوی و تفسیر احکام انقرآن کے مطالعہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قلم سے جانچا و معنی معانی کا سر نکلیا ہے

قد علم بعض من جہلہ بالحق صلی اللہ علیہ وسلم کہ (جل عمر ۱۱۸)
نقص من اور اس میں شیخ اللہ بن جامع فاروقی را پلکی، لا، ہر جہاں عہد ہفتو
ما حبیبہ للہ فی یومہ کہ

معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خط معافیہ رضی اللہ عنہ سے حد واسطے کا یہ اور میں سے احکام
انقرآن میں وہی مقلد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پڑھتے رہے تا کہ ان سے نہیں جاتے
جہاں بھی مکتب تھا پہلے ان کا رجسٹر تھے ہیں ہر واقعہ جو کوئی نکات سے ہیں
ان کے وہ پڑھتے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فاضل تو نہیں بلکہ میں ہی فاضل تھے، اس
لئے وہیں ہمہ مشغول اور امت و حقائق اپنے مقام میں سے فتنہ پیچھے نہ تھے، یہ خوب ثمرہ
سے میں پڑھتے تھے ان کے ان کا پھر وہی تھے مدائن کا حال سے حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے ان کے اپنے آپ لے کسی کی حلی نام سے مامور، ان کے بعد
(ہاں مکتب ۶۲۰ ۶۲۱)

ظہیر الشریعہ جامعہ مر کے پڑھتے اور مصر کے ممتاز عالم ڈاکٹر محمد حسین امینی سے اپنی

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

تاجہ "المنصور" معصروں کی "میں" حقیقتاً لکھنا۔ "میں" معاہدہ (یعنی حضرت بن معاہدہ) کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

۱۰۔ ہمسائے آیت تمکین۔ اقدیں ان حکمہ فی الارض "کی تعمیر میں لگتے ہیں کہ" آیت میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھے اس آیت سے عدم ہونے کی ان کی اہمیت جائزہ بردست تھی اس لئے کہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے حساب سے اقلیت ہو چکا ہے اور وہ اللہ کے فرشتوں کے ساتھ ہیں۔

۱۱۔ میں شہر نہیں کہ جنت و کوثر عطا کیا گیا ہے میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھیں۔

معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ" (معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ")

۱۲۔ میں شہر نہیں کہ جنت و کوثر عطا کیا گیا ہے میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھیں۔

معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ" (معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ")

۱۳۔ میں شہر نہیں کہ جنت و کوثر عطا کیا گیا ہے میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھیں۔

معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ" (معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ")

۱۴۔ میں شہر نہیں کہ جنت و کوثر عطا کیا گیا ہے میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھیں۔

معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ" (معاہدہ ان کے نام سے میں شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ آیت میں مذکور ہے "وَأُولَئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ")

۱۵۔ میں شہر نہیں کہ جنت و کوثر عطا کیا گیا ہے میں غلطی راشدین کے احکامات سے ہونے لگے ہیں اور وہ حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ کی تھیں۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے

فقہاء و حکماء نے قرآن و حدیث سے لے کر ساری دنیا تک ہر مقام پر سورۃ الفاتحہ کی آیت "الحمد لله" کو لکھ کر رکھی ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

یہاں سے مراد "جو کچھ" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔ اس کا نام "کتابت" ہے۔

۴۳۲

عسکری مہربانی و مقام انعام کے بعد ملحقے ہیں کہ

[illegible][illegible]

وہ (یعنی امام حاکم) حضرت معاویہؓ کی موت کی خبر پر فکاڑوں سے سخت محراب دہے رہے تھے۔ امام بنی کاہرہ (الطبرانی) نے اپنے خیر خواہوں کی مدد کی۔ ان کی جانت ٹھیک رہا حاکم کا
 ما سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکم حضرت معاویہؓ سے اخلاقیہ و سیاسی اعتبار سے اچھا و گہرا
 تھے۔ یہ وہ ہے۔ دفاعیت بھی نہیں رہے۔ جی جی (کتاب: مسند احمد)۔

جس نام کا کہی ا رہا ہے۔ جس مدت کی حد سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ برقرار عام ہونے لگا تو ایک جی جنہ اور دوسرے برادر سے شک ہو مہووف تھا۔ میر کو ان میں پہنچو دیکھو۔ آخر پڑھتے تھے یہ۔ دیکھو؟ دوسرے نے جس میں کہ عہد مسعود عرفی لکھا۔ خطبہ ہے سے بھی ملے۔

۵۰۰۰۰ جی مطالعہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی لکھا۔ جس میں ان کے خلاف یہ

اب کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو عبد الرحمن علیہ السلام کو گم کے کہہ کر یہاں سے۔ گئے۔ اس سے برخاستہ کسی

کہ حضرت کو کوئی نام نہ کی ایک خطبہ ہے۔ آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پہنچو۔ جس میں اس

سے مسعود برادر اور اس کے مشیر ہونا میں جن سے یہ ہونا چاہتا ہے۔ ان کے خلاف سے یہ

یہ تو موصود ہے جو ان کے خلاف اٹھائیں ہیں۔ اس کے بعد میں یہ ہے۔ جس میں وہاں

یہی میرے دل میں ہے، شکر و محبت میں آ رہی تھی یہ منگلیہ تو دہراے نہیں اس
شکر (حضرت مغانی علیہ السلام) کا قصیدہ، ملک حدیث و بیوت سے چنگار حاصل نہیں مانا جاتا
مقام حکم سے متعلق مزید تفصیل و تحقیق کے سلسلے میں کار میں رہ رہا تھا کہ وہ کی کتاب
”حدیث کتاب“ کا کمالی تحقیقی، علمی معارف، نظام وادبیاتی شخصیت کا جو اظہار و
میراثہ حاصل ہو، مگر اس کا محرم رہا، جس کا معنی اس طرح ہے: ہر جمعہ میرا میں

$$\frac{1}{2} \sqrt{J} \sqrt{J} \sqrt{J} \sqrt{J} \sqrt{J} \sqrt{J}$$

علامہ ابن اعرابؒ کہتے ہیں "حکیم حبیبی جو ہند پر سفر لکھتا ہے کہ وہ
عمیتہ" عہد الامویں جلد ۲ ص ۲۶۲

مؤرخین نے حضرت عثمانؓ کے عہدِ عمر کے شخصیت پر جو الفاظ لکھے ہیں
علامہ ابن اعرابؒ کہتے ہیں۔

"انہ من العرب و هو من اهل الاسلام علی مشکلات الہدایہ جلد ۲ ص ۱۶۶
۲۰ قصداً لہم فیہ او۔ گنگہ اُن کو لکھا ہے کہ کیا ہے
حافظ بن عمرؓ ہیں

"محدث سند ذکر عمر بن الخطابؓ علیہ السلام فیہ جلد ۲ ص ۲۱۵
علامہ ابن اعرابؒ کہتے ہیں۔

"محدث حریب و انکی حدیثوں میں کتب الفقهہ" (ج ۲ جلد ۲ ص ۱۶۶)
پہلے عربی کے مؤرخین نے ان کو لکھا ہے کہ
فاضل فتنی نے حضرت عثمانؓ کے اس خطبہ کی حسب ذیل توضیح لکھی ہے

"تحفہ العرب" ص ۱۶۶ ج ۲ عہد الخلفاء راشدین یکوین علی کثرۃ
الاعمال۔ یہ کہ "ابو العباس" علی بن ابی طالبؓ کے عہدِ خلافت میں
تھے۔ عہدِ عمر بن الخطابؓ کے عہد میں تھے۔

(الہدایہ جلد ۲ ص ۱۶۶ ج ۲ عہد الخلفاء راشدین یکوین علی کثرۃ

محدثین سے ان (محدثین) کی مراد وہ لوگ تھے جو عثمانؓ کے عہد میں
تھے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ لوگ تھے اور عثمانؓ کی طرف سے وہ
تھے۔ ان میں سے عثمانؓ کے عہد میں تھے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ
محدثین تھے تو یہ ہیں۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ

یہ توضیح لکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی مطابقت نہیں۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ
اور ان کی قیامیہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے عہد میں وہ تھے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ
ہو جائے گا۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ تھے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ
کس قدر اہم اور کیا ہے اس میں حضرت عثمانؓ کی لاجپاں لکھی جاتی ہے کہ
انہیں ان الفاظ کو پڑھنا ہوتا ہے کہ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ تھے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنام مہدیانی صاحبہ

لہذا میں نے ہر مدرسے کو لکھا کہ اسے مکمل پیکر لکھنا چاہیے

وہی نظر نہ رکھو جس طرح یہ مدرسہ لکھیے نظر نہ رکھو اسے اس اثرات کے طاب
سویا اللہ تعالیٰ اسے اس پر عمل و مثال پسند فرمائی ہے

واعلم رب لہم مثل الحیدر الثوب کما یألف قاضی السد ولا یحفظ مد بانی الا ض
لا صبح غیشما مذکورہ الزیج وکلان اللہ علی کل شیء مقبذ و السال والبلور پر یہ
الحیوة الثوب وایقوت الصبح خیر عذرا تکذبا و خیر الاملا والکھف ۵۴ ۶۴
اسے کی مثال سے اس میں نیویں ہجری کی جیسے پن سے ہم نے آسانی سے اس
میں میں لکھا کہ اس میں سے سرور ہے۔ یہ تو سچا چورہ چورہ نورانی زنا ہوا اور اللہ تعالیٰ
ہر چیز پر قادر ہے اس اور بیٹے رسول میں اس میں کوئی شک نہ ہو کہ اسے والی دنیا میں اسے رب
کے یہاں جہنم ہے۔ کہ اس سے ہر چیز ہے۔ یہ سچ ہے۔ اسے ط ہے

میں تم سمجھتے ہو کہ جو خزانہ سیدہ اور مرد میں یہ لکھی ہوئی ہے تو وہ ہے ہوا
سورہ الرحمن چاہے اسے مگر چند روز سے کے بعد جب اسے لکھو تو اس میں کا وہ نظر
قریب ملے گا جو ہر روز ہر وقت لگاؤ تھا چورہ چورہ اور یہ ورہ ہو ہوا میں لکھا ہے اسے اسے
یوں لکھی ہے جو پڑھتا ہے اس میں اس کے ساتھ چند روزہ لکھو کہ اسے اس میں
یوں ہے اس میں بھی ہر چیز لکھی ہوئی ہے

پھر اس میں اسے اور میں نے اس میں لکھا ہے کہ اس میں کوئی فرق نہ ہو اس میں اس میں
یہ لکھا ہے کہ اس میں اسے اس میں لکھا ہے کہ اس میں اس میں لکھا ہے کہ اس میں
یہ لکھا ہے کہ اس میں اسے اس میں لکھا ہے کہ اس میں اس میں لکھا ہے کہ اس میں

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر اپنی خطیبی تہوے کا کلام

مگر مہمانوں اس سے حد لکھیے اسے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
عثمان پر اس میں اسے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
نے کے بعد اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

وہ یہ کہ وہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
رجح علیہ ولہ ہر وہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

پیدا ہو، رضی اللہ عنہما قہ بن

ماہنامہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء

ختم ہوئے پنے نشان و تہ کا کر کے رہا۔
ایک بھائی کے واسے محمد تقی علیا سے سنا کہ ہزار۔

"میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے کہ کسی شخص کو اس قدر غصہ ہو سکے"

یہاں سب "علو" کی کس طرح تعریف کی جا سکتی ہے؟

صاحبزادہ چوہدرے کے لئے ایک نسخہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے لکھا گیا ہے کہ اس کے لئے لکھا گیا ہے۔

مسلموں کے حق میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنا دامن بکھڑا کر دیا۔

سے صاحبزادہ نے ملاوتم، راولپنڈی کے محکمہ جنگل و کھد میں پڑھائی اور ۱۹۶۲ء میں بی۔ اے کیا۔

۱۰۰۰ (۱۰۰۰ = ۱۰۰۰) ۱۰۰۰

بگویم که اگر کسی را از این راه آموخته باشد، می تواند به نفع خود و دیگران عمل کند.

تمت

جب کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے

فیر اب اسم جمع مذکر مجرور، خبری ۹ و فی حرف جار، مجازاً، فہملاً، ضمیر متکسر + ضمیر متکسر

وہ یہیں لائے عباس الصبحی و بعدہم کثافتہ میں عباس بن مرزبان الحمصی (درا

حد: ۱۸. حیثیت: جلد ۱۴، ص ۳۸۹. بحوالہ: علی شکیبائی، ص ۶. منقولہ: ۱۴/ ۱۲/ ۱۴۲۸ھ (۱۸/ ۱۲/ ۲۰۰۷ء)

صاحبِ پینہ: طنائی اتا سہ کُٹس ک مے کہ مٹ مہاں مے پنجاب مہر و سیرا طہید اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما نہیں ہیں بلکہ بن عباس بن مرداس سلمیٰ مراد ہے بن عباس بن ابی ریحان

پھر عیسا جہ نفل ۱۱ سے اسی سے بندہ کرتا اسی کے طے عہد اللہ جان کنا۔ ۱۲ ہے حل کی ہے خود وہیں

صعبہ جلیں اور ان کی وجہ سے اس بخاری امام نے نہ صرف وضع فرمائی

ی طرح بعض دیگر سب کل میں بھی خود بخود علماء نے عہد حبیب پر یہ کئے ساتھ اختلاف یہ

مے محترمہ اور علامہ گزاری محمد حبیب صاحب کے حقیقی بھائی مہر الا انکھ خاں گوانی صاحب کے متعلق

مہ لانا سہرا نظر ثانی و تصحیح مسعودی فرمایا ہے۔

[illegible]

اسلام میں بیعت تو ہے تہا رسول، عز علی ما حبس فی ذلک، تہا رسول، انما یؤمنون الذین

تفتازانی کی سیرت و اعمال پر چرچہ اُس کے لئے لکھتے ہیں:

وہ بخلی و مہربانی کا قیاس نہ لے سکتے تھے۔
یہ (حاشیہ مجتہد صفحہ ۱۷۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عیش میں جو براہ راست ہے، جیسا کہ تفتازانی نے خمر و مہال میں بیان کیا ہے۔ انکی راجہ شیدائش یہ تھا کہ وہ سب سے
مشرقی و مشرقی طور پر تفتازانی کا واقعہ ہے، جس کا یہ واقعہ کا صحیح ثبوت ہے،
ان کے طرف سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیش و مہال میں گستاخی ہوئی ہے۔

علامہ تفتازانی عقائد میں، ان شرع میں رہا اور عیسائیت و مہال میں رہے، وہ حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کے جوار کا مسکریہ دیکھتا ہے کہ وہ چاہوں سے عیش سے متعلق
عدم جوار کا قیاس کر لیں۔ جس میں ”رسو اللہ جنہم ورسو جنہ“ کی بدلی مسئلہ کے بعد
اس سے اس مسئلہ پر بحث لانا بھی نہیں چاہیے تھا کیونکہ اس کا موجب نہیں تھی حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ کی واضح طور پر بے ادبی پائی جاتی ہے۔

بہرحال، معاویہ رضی اللہ عنہ کے ”مجبہس“ کا یہ واقعہ صحیح ہے، جس میں
معاویہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ ”مجبہس“ کے حرج و مرج و مہال کا یہ واقعہ
العی (شرح تفتازانی ص ۱۷۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے واقعہ کا جوار مجاہدین و علماء صاحبین کے
متکون نہیں ہے بلکہ مردود ہے، چاہوں میں سے وہ ان (حضرت تفتازانی) کے خلاف بغاوت اور
خروج کا ارتکاب ہوا تھا اور اس میں سے نصرت و سبب تھا
میں ”وجہ بغاوت“ کے لئے یہ واقعہ دیکھ کر نہیں لیں ”یا“ وجہ سے مہال
کی ”مجاہدین“ انکی بھیجے ہوئے مسوول کے آج یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گروہ
معاویہ کے مستثنیٰ قرآن سے بیان میں موجب سے بھی لیا ہے معاویہ رضی اللہ عنہ
وہ پہلو میں ہوتا ہے، تاہم یہ عجز و غرور ہوتی ہے، جس کا یہ تفتازانی کے ساتھ ہے، وہ انکی بھی
قرار دے ہوئے حال بطور پر لکھا ہے کہ

”کہ یہ خبر“۔ ج قصص ما فی جو حد الصحابی حب اکفی عدم جواز اللہ
وہ منہ ج عبد، وحبہ لہ معاویہ جو نہ تہہ کہ صحابہ و حبہم

میں موصوف کا ایک اور عقیدہ مذکور ہے۔

حضرت علیؓ کے تالیف میں "بروہ حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کو نصب دینے میں تیس سال کے بعد خلاصہ کیا گیا ہے۔

"أما نحن فقد وجدنا دلائل الجانبيين معارضه (أي هي أقصبة عثمانؓ) من
 صلي الله عليه وسلم بعد وفاته بعد ما وجدنا من منى ر (أما نحن فقد وجدنا
 من منى ر الوحيات المنبئ كذا، متفقين في تفصيل عثمانؓ من بعد
 من علامات المنه والجماعة معصلي الخليلي، معجبه الخليلي، الإصداق
 يريد بالاقضية كرامة التور فلقد وجد حجة من أريد كرامة بعدد من
 الغضائل ولا (شرعاً الله تعالى) (ص ۱۰۰)

میرے ہم عصروں نے جان لی۔ کہ دلائل و حقائق پیدا ہوا میں مسئلہ پایا نہیں پایا۔ میں سے نہیں
 کا نقشہ ہوا اور اس سے مراد کس "چ" میں نہیں ہو سکتا کہ حضرت عثمانؓ کی تالیف
 میں واقعہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس میں تالیف کی تالیف میں سے تفصیل شجرہ "میر
 کچھ کو لڑا اور انصاف یہ ہے۔" حضرت سے "تو اب مراؤ تو تو توفیق ہو کر اور "و
 پر ہوا "میں جن دلائل میں میں اور حالات میں سے تیار ہے۔ بروہ (توفیق) میں ہیں۔"
 علامہ تقی الدین کا موقف ہے کہ حضرت عثمانؓ پر حضرت علیؓ کی تالیف ہے کہ اس میں
 ہے کہ اس میں سے توفیق یہ توفیق ہے کہ میں توفیق کے ساتھ میں ہیں وہاں
 کی توفیق ہے کہ توفیق کے ساتھ توفیق میں ہیں وہاں توفیق میں ہیں وہاں
 دل میں کہ دلائل حقائق میں ہیں۔ پیدا ہوا میں وہاں توفیق میں ہیں وہاں

وہاں مسئلہ حقائق میں ہے۔ توفیق میں اور عقاید میں توفیق میں وہاں توفیق میں
 ہے کہ میں توفیق میں توفیق میں۔ جب توفیق میں ہیں۔

علامہ تقی الدین کی یہ خوب جتنی صلاح کا ہے صحیح اور ضروری ہے کہ اس میں وہاں
 کہہ (توفیق) میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں
 توفیق کے وہاں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں
 حضرت (توفیق) میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں
 بلکہ تفصیل میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں توفیق میں

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۷ء میں پاکستان کی حکومت نے

اور یہی ثواب جو بعض عمامہ المصنوعی کے عبادت سے ملتا ہے کہ

قلمی اور لکھنے کی فہمت اور جامعیت کی علامت ہے جس سے

میں نے کہا کہ میں اس کا جواب دے رہی ہوں۔ یہ تو میرا فرض ہے کہ میں اس کے لئے کوشش کروں۔

وہ کسی جوانی کا بہت فتنہ تھا۔ اس کا نام تھا محمد فرید

میرزا حسن علی کے دربار میں، ۱۸۷۱ء

۷۔ میر سید شریف جرجانی

(۸۱۶ھ)

نبی نام: ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ بن خالد بن قتب، واسطی، مکران، اہل علم و ادب کا مکتبہ بنی میر سید شریف کے
ہاتھ شہسوار ہیں۔ علوم ادبیہ اور علوم فنیہ میں درجہ عالی تک پہنچے، اسی کے ساتھ ساتھ وہ علم و ادب کے
رہبر سے بھی آراستہ تھے آپ نے نظم و نثر، عطا اللہ سے حاصل یا تھا اور دہلی سے لے کر
نے حد تک علمی اس وقت تک پہنچا جب تک کہ عطا اللہ خدمت میں حاضر نہیں ہوئے

موصوف عطاء اللہ بن قتب زانی کے محترم تھے اور ان کی قیادت سے تیار رہا۔ جس میں
حاصل پانچویں کے نکاح و نظریات و تصانیف سے روپے ہیں کہ ان میں سے "میر سید شریف" کا
ایشیائی تہذیب میں علامہ تفتازانی صاحب "تہذیب" نے "میر سید شریف" کے حاشیہ میں تحت "تہذیب" میں
چونکہ بھی کہیں "میر سید شریف" کے علمی و ادبی حاشیہ کے لیے "میر سید شریف" کے درمیان
وقت کے لیے "میر سید شریف" کا منظرہ، ہذا

۱۔ "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے قلم میں فیصلہ دیا جس کے
پچھلے شاہی علامہ تفتازانی "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
علامہ تفتازانی "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں

۲۔ "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں

۳۔ "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں

۴۔ "میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں
"میر سید شریف" کا منظرہ "میر سید شریف" کے حاشیہ میں

پیدا می شود. روشی که در آنجا

میرزا شریف علی خان

سے اس قدر دلیلیں تھیں کہ وہ کہتا ہے: "جس کے خلاف حکم دیا جائے وہ اس کی تعمیل کرے۔" (تفسیر القرآن، ج ۱، ص ۱۰۰)

علامہ عبدالعزیز بن علیؒ : ہمارے مکتبہ نے

انہوں نے میاں (پہلے ان کے لیے) کوں چھوڑ دیا۔ صاحب نے ان کے درمیان ہوئے تو ان کے لیے
 انھیں تو بھیجا کہ نہ بدلتے ہیں اور تو یہ ہے۔ یہ شک و دھڑکن کے طلب کار ہے لیکن میں
 ان میں سے اپنے ہتھوڑا میں صوبہ کے اور بعض تھکی اور ہتھوڑا خطا والے پر کئی سو قندہ
 میں ملے ہوئے اور وہ۔ کا مستحق ہے۔ ملک میں ان کی کوئی عادت نہیں ہے کہ وہ ان کے سامنے
 ایک مضامین میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے شریعت میں ان کے سامنے
 نظامہ خفاقی میں شفاء میں لکھتے ہیں۔

۲۰ یہ کہو ایسے مورخے جہاں سے احتیاطاً لکھا ہو۔ ان کا مشاہدہ صرف عوامی افسانہ ہے۔
 شخصی مسائل کا طریق یوں ہی مایوس تھے (کے بعد سے) جیسا کہ جلدوں کے بعد لکھا
 ہے "وہ لکھنا" جلدوں میں ۱۹۶۶ء

ملائے اہل علم و صحیحات سے یہ دت فتح ہوئی ہے۔ یہ سچہ و سچہ عالمِ حقیقت ہے۔ یہ
دستاویز و کتاب، پہلی سے بڑا عالم ہے۔ یہ شریک و رفیق کی یہ عالمِ حقیقت ہے۔ یہ
دستاویز و کتاب، پہلی سے بڑا عالم ہے۔

☆☆☆☆☆

پیدا معا۔ رضی اللہ عنہما قد بنی
مولانا عبدالرحمن جامی

نکا لایا اور پہنچا مامور جا۔ اور پانچا۔ (تفصیل در روایت ص ۱۳۳)

ہاں مصلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کیجی نہ صحابہؓ، ہم سے محبت سے تعجب سے کہ
مولانا جامی جیسے عاشق رسولؐ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی انتہائی عطا کردہ
صفت "خطا سے منکر" ہاں بلکہ آج منظم تو لیں۔ بتے ہوئے ان کا نام یہ بھی گوارا نہ کیا
بیرحمہ اللہ بن ڈاکٹر کی۔ سمندر کی سمت واعمالیت کے نظریہ سے یہ نیک و پے داخل
نظر سے وہاں لاجبائی کے نظر سے ہی ثابت یا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں جیسے کہ

"اس میں شک نہیں کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ جہ خدیجہ بنی تھے اور کسی
وہاں امت سے کہ جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نظر سے علیؓ کے خلاف جو رویہ اختیار
کی بھی غلط سے پسندیدہ نہ تھا۔ تا کہ اس روئے کو ہمیں خطا سے جتنا مبرا کر کے نہ ہو جب
وہ بدشاہت گویا نظر سے کسی ٹرٹی مسد میں ہی الوتہ بد و بدہ کے بعد انتہائی غلطی کا معاہدہ
پنچہ اور سے نگرانیوں کی اٹلی سورسٹا میں جتنا ہی کی۔ جو وہاں سے جے باعث اثر و ثب
قرارداد قرین و انیس مثنوی، انصاف نہیں

نہیں بدھ صحابہؓ کا خطا ہے اور کہ جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی حنا
میں نہ تھے مگر حتی باوجود وہ ہے؟ ہم ان کے واسطے عمل و انتہائی کامیاب سمجھتے سے حاضر ہیں
(پیر ص ۱۰۰) کے حالات افکار، "میں مستقل طور پر تحت رہے ہیں"

جو ہے اسی نقطہ نظر سے تا یہ میں اہل امت۔ جماعت کی چند سو راہ مستحق شخصیات
مہاراجہ نظر سے ہیں سے پانچواں سے کیا

مشہور رعایتی راجوں اور عارف حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ و ساری شخصیات
فرہ سے ہیں

جسے ریتلش اپا کردہ و گرداں سرکشی خطا کردہ
"جہ" یہ جماعت حضرت علیؓ کی بیعت سے نکلا یا اور اس جماعت نے سرکشی
میں خطا کی

پہلی ہی تفسیر میں لانا باقی ایک در مقام پھر سے ہیں
وہاں خطا ہے؟ "میں" حیدر، خلافت میں
حق و آجا بدست حیدر، "ہو" جگہ و خطا سے منکر ہو

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما قادیان

مولا عبدالحق جانی

جہد اور ۱۹۹۰ء صحابی جو بہ بلند خلافت حضرت علیؑ سے سنا ہے رفقہ تھا (امامی جناح
معاویہ رضی اللہ عنہ) اس وقت حق علی المرتضیٰ کی طرف تھا اس سے جنگ کا خطاے مغرور صلی
ماجدیہ ہوا تھا (امام سب م ۵۳۲)

ابو نعیم الدین صاحب مکتبہ سے حضرت ابو نعیم سے متعلق ہوا تھا۔ کاتب نظام نقل
کئے ہیں۔

معاویہؓ حضرت مولا عبدالحق جانی (م ۱۹۹۰ھ) سے یہ بھی سمجھ
گیا چنانچہ مولانا جانی کے خاندانیات کے مقدمہ لگا، شہرہ صاف پنے طے میں مقدمے میں یہ
روایت مذکور کرتی تھی۔ اصحاب الطوائف اور مولانا فخر الدین علی گاہی کے حوالے
سے رقمطراز ہیں۔

معاویہؓ سے یہ مل کر مقدمے کے فیصلہ مزید ٹانٹ ٹانٹ مندرجہ ذیل سے مولا
جانیؒ۔ مولا مزید دعویٰ مولا سب مکتبہ میں پیشے ہوئے تھے۔ اس میں یہ کہہ دے
میں مزید سے سنا یا تو اس میں نے کہا کہ یہ پست سا ہے۔ کچھ کیونکہ وہ اہل بد میں سے
تھا۔ چنانچہ مولا نے یہی سنا مولا جانی سے یہ مولا مزید کا تو یہ دیاں سے اسے سچ کی منہ
میں یہ لڑا کرتے ہیں؟

مولا جانی سے کہے گئے ہم کہتے ہیں معاویہؓ یہ پست اصول ہے۔ مزید مسرت

یہ پست اصول مزید

اس کے دو معنی نکلتے ہیں یعنی سوخت یا پتہ ہو اور معاویہؓ کی یعنی جو شخص سے یہ معنی لہو۔
کچھ کوس پہنچ کر حضرت علیؑ حضرت علیؑ کے لفظ مزید سے زائد معلوم نکال دیا
اور مولانا مزید جس سے کہ مخالف تھا اس کا نام سے مانا بھی چاہا۔ کچھ دے اسے واقعات
اور کتبہ آفریں یہ ان سوں میں جامع جو ملی اور بہت وقفاست میں شہوت ہیں۔ (امام سب م ۵۳۲)

سہر حال مولا جانیؒ حضرت معاویہؓ سے بھی مقدمہ پر تقریریں دینا ہی خطا و منکر کہنا ہی ہی
درا۔ بارگاہ ہے حضرت محمدؐ والقبائی کی مبارک سے معلوم ہوتا ہے۔ مولا جانی سے "معاویہؓ
کا کہ جس کا بھی بہت کی سے بھی "معاویہؓ سے لڑا کرتے ہیں۔ چنانچہ معاویہؓ سے یہ

معاویہؓ مولا جانی سے جو خطاے منکر دے کی سے بھی دیاں سے خطا پھر کچھ دیا
میں خطا۔ اور جو خطاں نے یہ حد ہے۔ گروہ حزمہ کا مستحق سے یہ بھی اسباب

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ

صالحہ عہد نہیں چاہا

ہوے، اس کی ترویجی یا ماحضت کے لئے اس نے اس کو اس کی شہادت کے لئے یہ دت ہے کہ اس کے لئے
میں تھے ہیں اس کے لئے کہ اس نے اس کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

والسلام معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اللہم صل علی کتابہ بالجماعۃ والخطابۃ

یا اللہ اس کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وروزہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اللہم صل علی عادیہ دہلیہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وروزہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

بظاہر یہاں مضمون ہوتا ہے کہ یہ مضمون لانا چاہیے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہوئے مولانا (حاجی) کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(مضمون کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے)

☆☆☆☆☆

۹۔ ملائی قاری

متوفی ۱۰۴۰ھ

حضرت شیخ نور الدین علی بن سلطان محمد بن ابی بکر ملائی قاری شافعی فقیہ سرگودھا
تھوڑی مدت تک ملائی صوفیہ کے سربراہ رہے۔

یہ ملائی صوفیہ کے سربراہ تھے۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔

یہ ملائی صوفیہ کے سربراہ تھے۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔

شرف قاری (۱۰۴۰ھ)

یہ ملائی صوفیہ کے سربراہ تھے۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔

یہ ملائی صوفیہ کے سربراہ تھے۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔
ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام
ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔ ان کے تلامذہ میں سے ایک صاحب نام ملائی صوفیہ کا سربراہ تھا۔

بدامعہ رضی اللہ عنہما قد بنی
 میں لکھی تھی اور انہوں نے کفر کا کتاب یا جان پہ میوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خاطر
 لڑا مرنے کا تھا۔ ان کے دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ نے گروہ پہنا دیا۔ سقہ تم نے
 ہاتھ لگایا، جس سے جنت کی ہے یہاں تک کہ واللہ کے قسم سارے لوگ اٹھ اٹھے
 اور لیکن ہم کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے دین شریعت اور یہ خوب کی وجہ سے حقیقتوں کی تھی
 (۱) (نہد نمبر ۸۶)

یہ مباح ہے سب سے پہلے امور مباحات سے
 حضرت معاویہؓ کی تھی
 ۲۔ اس کی وجہ سے وہ طاعتیں نہیں ہوئے
 ۳۔ جو اہل سنت ان پر لکھی خاطر میں نہیں آتے اور اہل
 ۴۔ جس باقی پہنچتے
 ۵۔ حضرت عائشہؓ کی ہر بات سمجھتے تھے مگر انہوں نے ضمیر میں "معاویہ" کی جگہ
 طاعت و عبادت اور نیکو کلمہ "فی خاطر میں نہیں
 موصوف اپنی ایک دوسری کتاب میں حدیث میں لکھا ہے کہ میں نے
 "معاویہ" ہمارے کلمہ معاریہ و کلمہ حکام، حفاظین، مدعیین، مدعیین، مدعیین
 جانتا ہے، حضرت معاویہؓ کو معاذ اللہ، اس کے لئے وہ نہیں یا وہ اس حدیث سے
 طاعتی (سُن) اور لکھی ہوئے
 ۶۔ حضرت علیؑ نے لکھا (دقی) کی تاویل طاب ہم نکالنے سے کی ہے انہیں جواب دیتے
 ہوئے کہ موصوف فرماتے ہیں کہ۔

فلما قالوا كان الواجب عليه ان يرجع الى ربه فاعلوا له الخيرة وقرأوا المصاحف و
 طاب له حاله الخيرة بعد ان كان في الهوى يلقى في الظاهر من يد عثمان
 و ع م ان هذا هو الحبيب عليه السلام و ع عليه السلام في ذلك الوقت في
 مسطره امير غنم كل من التوا والحمد لله من حم لله من القصف و
 بعصب ولم يعصب و بولي الانفصال في الاعتقاد بالواقع في جاني موهبي .. م
 م قضاة عصب و عصب جميع نصاب (الم لا انا مع تاج شرب المنة و مبراج
 طاب من خاتمة طيبة و مبراج)

میں ہوتا ہوں۔ حسب معاہدہ ۱۰۰۰۰ روپے کی معاہدہ کر کے پانچ سو روپے کی رقم
 سے روپیہ ۵۰۰۰۰ روپے کی معاہدہ اور علی طاہر کی طلب و حواشہ کے لئے ۱۰۰۰۰ روپے کی رقم
 نہیں پائی تو طے ہو گیا کہ وہ بلا طے (حقیقت) میں بات نہ کرے گا۔ بلکہ یہ اس سے قصاص بخلاف
 ماہوہ کی معاہدہ کے لئے پانچ سو روپے اور پانچ سو روپے کی معاہدہ کے لئے پانچ سو روپے اور اس
 کے حسب طاہر ان کے لئے اس کے عمل معاہدہ سے روپے کے لئے پانچ سو روپے کی رقم مقدمہ
 پٹا تھا۔ مقررین و مدعیین کے درمیان معاہدہ کے لئے پانچ سو روپے کی رقم مقدمہ کے لئے
 جس سے قصاص یا اور اس کی رقم یا اور اس کے لئے پانچ سو روپے کی رقم مقدمہ کے لئے
 رخصتیت اور مصیبت میں نہ جانے کے درمیان اس کا معاہدہ سے ثابت رہے

۱۔ ملا علی قاری کی درخواست کے لئے حسب ویشہ اور اس کے لئے

معاہدہ ۱۰۰۰۰ روپے کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۲۔ روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۳۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ روپے کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۴۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۵۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۶۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۷۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۸۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۹۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۰۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۱۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۲۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۳۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۴۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۵۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۶۔ معاہدہ ۱۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰ کی معاہدہ سے روپیہ ۵۰۰۰۰

۱۰۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی

(م ۱۰۵۲ھ)

آپ کے والد واحد و کائنات سے ملی تھے۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں آپ نے
دہلی میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں

آپ نے ۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں

۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں

۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں
۱۵۵۲ھ میں اپنے والد کے اختیار میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ۱۵۵۲ھ میں

یہاں سے، رضی اللہ عنہ سقاقت

سے لے کر ان کے ہر ایک عمل کی طرف توجہ دینا چاہیے۔

۱۔ درمشاہدہ: اے علمِ ربّی! جنتِ اقصیٰ میں کونسا کس کے اورانی ہیں: بہت غلط

[illegible]

"أنا في سبيل الله وأبذل نفسي وأموالي"

۱۔ یہی اللہ کے لئے حضرت جابرؓ، محمد بن عبد اللہؓ اور عثمانؓ کے ہیں

یہ ٹھکانہ ہے، جہاں سے امیر (۶۳۴ء) نے حضرت سرسوطات سے ملے۔

میداد مع رشیدی اللہ عنبری صاحب

شاہ عبدالرشید محمد شاہ دہلوی

صاحبزادے نے ریل گاڑی دیکھی ہے

یہ طریقہ عام ہے، مگر مستفاد (م ۸۵۲) نے بھی حضرت سرہ ارجمت رضی اللہ

القدر میں لیا کرتے تھے۔ مے ہوئے واقعہ ملو۔ لکھا ہے۔

ذی القعدة وحبذا یوم کلام فحدید و نذہبی

عنه فتوبه به سلم 3 3 حيا 1 1 خيا: شهوره في سلم 4 يقبلي

تحت عنوانها : « أمة في طور التحول »

(ii) $\forall A \in \mathcal{A}$ $\exists \lambda, \mu \in \mathbb{R}$ $\lambda \geq \mu$ $\forall \alpha \in \mathbb{R}$ $\alpha \in A$ $\Rightarrow \alpha \in B$

ہم ہمارے دشمن کے لیے کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ اللہ عزوجل کی طرف سے اللہ عزوجل کی رحمت حاصل کرنا چاہتے ہیں

اور اس وقت کے ہاکہ اور مولانا علی گڑھ کے صاحبزادے ہیں۔

۱۰ جن جوانوں نے کہا کہ ان کے، فطرت کے کچھ واقعات مشہور ہیں ان میں مشہور نہیں ہوا ہے

کاش کہ مرلانا اللہ وسپا صاحب بھی جس نصیحت پر عمل کر کے غفلت و جاہلیہ خوراک سے

نہ دو نمٹا لی محیہ را۔ رہی اللہ عتہہ کی کردار کشی کے "مختلف ہایک" سے آچا ہے

ثنا و عبادتِ محمدیہ پر کی ۱۵۴۱ھ میں لکھے ہوئے اس خط کے علیہ تحقیق اور توثیق صحابہ

میں نے یہ مضمون تقریباً ۱۹۶۲ء میں لکھا تھا۔ اس وقت پاکستان کے حالات یہ تھے۔

ہدایہ مولاک جلیں " لا اله الا الله " دعا یہاں ہے۔ جسے کس طرح کی خوشنودی کی خاطر اور کن مقاصد کے

حصوں کے متاع، ص ۱۰۰

ما مضمون کے واضح طور پر صحیح ہے۔ محکمہ انصاف کے سربراہان نے اس کے متعلق کوئی بھی تبصیر نہیں کی۔

کے علاوہ ان کی بیعت اور "جنت صراط" میں داخل ہونے کا ہے۔ مزید یہ کہ حضرت علیؓ کا یہ بھی اللہ صمد

جیسے جس القہ، صحنائی، بھٹی، ماکڑا ہے، چوب۔ لے چاہ کے شید، ع۔ م۔ میٹھیں سدا مسطر

رحمٰن اللہ عنہا کے مشورہ پر چاروں جا رہے۔ عیت خلافت کر لی تھی

۱۰۰۰ کے علاوہ حضرت شاہ عبدالغنی و ہارمائی و ہرمائی صاحب ^{۱۰} باب ۱۰۔ ۱۰۰۰ م

۱۰۰ جہدِ معصومیت نے ہمارا معظیہ کیا۔ راحت کراچی راقمِ اوقاف کے پیشِ نظر

ہے کہ میں نے خود مختار ماسٹم کا نہیں بنوایا ہے

عن شيوخ عثمان^{١٩} المشطري^{٢٠} ابي بكر مصالحة^{٢١} واهل المصطفى^{٢٢} محمد بن علي^{٢٣}

[illegible]

یہاں سے، رخصتی کے بعد، قادیان

۷۔ اہل علم میں دلچسپی تھوڑی۔ صرف ۱۰ فیصد نہیں اس کی کیا وجہ اس میں کمی ہے؟

یہ کتاب بے غصہ سے لکھی، تھی، شکر ہے۔ یہ نہ خوارا اور نہ کی فکر بھی منور لے گیا، ۱۸ فصل ضمن

تین ہی تقسیم شدہ اور چھ "اے" کے مجموعہ ایک، ٹائمر "یہ حقیقت ہے" کی

حضرت امام موسیٰ العاصمؑ اور حضرت مخدوم شیخہ عثمانیہ فرما رہی ہیں۔

ہاں، محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے ظہور کا اس وقت کا حال و سبب اس سے بھی قریب تر ہے۔

”عن علیہ السلام: من لم یحکم فی نفسه لم یحکم فی الناس“

چند عیال کی پہلا اور بڑا بیٹا ہے۔ آج کل کے اندر کاہلہ و غافلہ سمجھا جاتا ہے۔ عیال کی غفلت

تقریباً چھ گزرتے اور ہزار گفتار سے مزین یہ کئی کتابیں میری یاد میں ہیں۔ (ترجمہ) ائمہ دین ص ۱۵۶ جلد ۹

حضرت عمرؓ کا بڑا دینی رشتہ اللہ عزوجل ہے، جیسا اور مجتہد، جیسا اساتذہ کبار بھی ہیں، جیسا امتِ راے اور مشعل

۱۰۰۰ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑا بڑا ہے۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا

۱۵۔ چار بھائیوں میں سے ایک بھائی

[illegible]

دوسرے کتاب حسین (علیہ السلام) آیا ہے کہ حضرت نے یہ سب سنا۔ یہ وہ
میں شرف ہے۔ سلام ہو، میرے سوانہ طرف ہر طرف میں، مصائب و شرف و غلظت میں
”یہ ان میں شامل ہے آپ علی علیہ السلام کے، ان میں بھی یہ سب سنا ہے۔ یہ وہ
میں شرف ہے کہ وہ ان میں شامل ہے۔ علی علیہ السلام کے سوانہ میں بھی شامل ہے۔

میں اس لیے کہ اب ان کے لیے ایک ایسا ایسا ہے جس سے ان کے لیے یہ سب کچھ
 عید کے لیے بہترین ہے۔ یہ ایک ایسا ایسا ہے جس سے ان کے لیے یہ سب کچھ
 عید کے لیے بہترین ہے۔ یہ ایک ایسا ایسا ہے جس سے ان کے لیے یہ سب کچھ

[illegible]

ظاہر ہے اس واقعہ میں جو کچھ کارکنان، موافقہ، رازداری، تحفظ، دی کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس واقعہ کو جو اس میں متعلقہ افراد پر کسی ایسے اثر کا بھی نہ ہو جس سے اس واقعہ کی حیثیت میں بھی کوئی تبدیلی نہ آئے۔

تم احبابِ حرمِ حبیبؐ کی شہادتِ شہداءِ معبرہ سے آگاہ ہو کر
مردہ بک حبیبؐ خالِ حرم، سرِ شہداءِ آبِ حیاتؐ کی طبیعتِ حبیبہؐ
فرمانِ الکتہ الیٰ جلد ۴ ص ۱۱۰ تجھ کو محمد بن عمرؓ جانی کی سہیلہ بیاتید بی جلد ۹ ص ۱۳۹
۱۳۹ ص ۱۳۹ ص ۱۳۹ کے جن کی وفات یا ہجرت یا جدائی سے حالاتِ انوارِ اسرارِ انوارِ انوار
ان محفل کے کہہ سکتے ہیں کہ کیا کیو نہ ہو کہ اس کی حالت سے کہہ سکتے ہیں کہ
جانی کے کہہ سکتے ہیں کہ کیا کیو نہ ہو کہ اس کی حالت سے کہہ سکتے ہیں کہ

۱۔ ملا جیون، صاحب نورالانوار

(م ۱۲۰۰ھ)

۲۔ قاضی احمد، والد نظام شیخ ابو سعید سے اور ملا جیون کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ ۱۲۰۰ھ میں دہلی کے یہ مشہور قصبہ ”کھنڈ“ میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علوم سے فراغت کے بعد مسودہ روضہ شریعت اور سیرت نبوی اور پچھلے وطن میں درس دینے سے توجہ حاصل میں لگا کر دینی علمی کتابوں کی تصانیف کے پورے پورے ادنیٰ و اعلیٰ کے لحاظ سے پڑھنے لکھنے میں مصروف رہے۔ ایک مرتبہ دہلی سے لاہور چلے گئے مغل بادشاہ شاہ جہاں نے ان کو غریب عالمیہ کا نائب مقرر کیا۔ ۱۱۱۹ھ میں طریق سلوک و تصوف کا طائفہ بہ توجہ و حوصلہ سے غور و تلاش حاصل کیا۔ اس کے بعد دہلی میں رہ کر ۱۱۲۰ھ میں مشغول ہوئے۔ آپ نے اپنی چودہویں رسالہ ”اور تصنیف کا ایک میں صرف ”آداب احمدی“ متعلقہ الہامیہ و انبیاء و ائمہ و اشراف و اہل اللہ، قیام و توحید و شریعت و احکام و مسائل الکلیہ کے احکام و اصول و فروع میں مشہور کتاب ”نورالانوار“ کا شرح لکھا۔ آپ کی یہ کتاب دہلی کے پورے مروجہ مکتبہ منورہ کے کتب خانوں میں ہے۔ آپ نے ۱۱۳۰ھ میں رحلت فرمائی اور بیچوں دہلی کے بعد آپ کے حوالہ کی نوکری سے اٹھ گئے۔ آپ کو اپنے مدبر میں دفن کر دیا گیا۔

ملا جیون نے ”نورالانوار“ کے نام سے اہم مکتب (م ۱۲۰۰ھ) کی کتاب ”منازل“ کی شرح تحریر فرمائی ہے۔ خود بھی نقاش کے مصائب میں مبتلا ہے۔ اس میں مکتوب فرماتے ہیں:

”جب ہم امور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے دانا ہو گئے تو توبہ ہم امور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے دانا ہو گئے۔ ان کے قصوں میں ہمدردی کا بھی اظہار ہوتا ہے اور دعا دینا کے اور ایسے امور میں بہت سی باتیں ہیں۔ پھر جہاں تک یہ بھی بہت سی قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم ”تجمل باطل“ سے جو آفت میں ہے۔ اس صلاح پر ہمیں ملتا ہے جیسے ہمدردی کی حد ہے۔ یہ دونوں رسالت کے اعلیٰ فاضل ہیں جو اس کے بعد ایک عالم ہیں۔ یہ اور ہی اشاعت کے پیر ہیں۔ ان کی جہاں تک ہمدردی کی صفات و اخلاقیات کے بعد ان میں جیسے ”مقتدر“ کی جہاں تک انہوں نے صفات کی حد تک

میرا معاشرہ دینی اللہ عزوجل کے قادی

ملا جیوں

رہیت داری تھی اور شفا ص ۷۹ کا یہ

وہ بائبل "نہایت" نام تھی طاعت ہے۔ علی فائدہ ہے "مولا" کہتے ہوئے

پیارے والا

وہ کسی شخص کا ہے جو اس اللہ کی مخالفت ہے اور یہ شخصیں چہرے جیوسف
عشرہ کی مخالفت کرے

"الحمد لله وحده" كحده المصطفى في حبه القدر له في حبه
منه المصطفى المشهور هم في المصطفى الله عليه سلم "بينه على المصطفى
وهم في المصطفى من ۱۰۰ من قصصه به معجزة قد نقلت كما هو حقه من مولا قالا
الاصحاح من كتابه ص ۷۹ (بورالانوار ص ۲۹۹ ۳۰۰)

اور سورہ کی مخالفت کے مثل میں جہات کی مثال جیسے، مثال کی جہات کے "چپ کو اور قسم
سے قتل" کے جہات میں کیونکہ یہ حدیث مشہور ہے "تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہے
"بینہ علی المصطفى انهم علی من التکر"

"کونکے جہات" کے ہے "پہلے اور پکار کے اس پر مسم ہے"

وہ ہے پہلے جہات کی قسم پہ حضرت معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صبر و اویہ ہے کچھ ہم
کے مطلق تعلق یا ہے جس طرح اسلاف کے تعلق کا ہے "چپ کو اس کا چھٹیں کرے
مکرر جہات میں "اس باطن" کی مخالفت "معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم" "جہات" کا حکم ہے
آخرت میں "معاویہ" کی صلاحیت نہیں رہتا، جس طرح ایک ظالم کے یہ "حیو وراثت" کے
لالہ "فتح" ہو جائے کہ جہات میں جہات "آخرت" میں ہے "تو اس کا کار" کے
پہلے میں عید وراثت ہو جاتی ہے

"جہات" کے "چپ کو" جہات "تو اس کا کار" "الحق" معذرت
وہ "تو اس کا کار" "چپ کو" جہات "تو اس کا کار" "الحق" معذرت
معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم "مطلق" کرتے ہیں "تو اس کا کار" "الحق" معذرت
ظن کی بحث میں آئے ملا جیوں کے "حمد" "تو اس کا کار" "الحق" معذرت
مکملہ مروجہ و بکمل اور بالکل نیک وری طور پہ حضرت معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم "جہات" "تو اس کا کار"
مثال پیش فرماتی ہے کہ حضرت معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے جس کے متعلق

بدا محمد رضی اللہ عنہ سنانہ بن

قاسمی شامانہ بن بقی

کے ہتھ اور مٹھو سے جس کی قلمی اور منظر سے معاویہ کا لٹا پٹھے

”دور کے بے اہل حل و عقد تھے جن حضرت حسنؑ کے عہد میں یہ خصوص میں تقسیم تھے۔ ان میں سے کچھ حضرت حسنؑ کے ساتھ دور کچھ حضرت شام میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے۔“

حضرت حسنؑ نے ام مملی اللہ عنہیہؓ اور اس کے بیٹوں کو

”ان سے کہہ دو کہ وہ اس صلح کے دور ظنیوں قطعیوں میں حصہ نہ لیں۔“ (مجمع بخاری) کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت خلافت سے دست برداری اختیار کرنا چاہیے اور اہل حل و عقد سمیت ان کے ساتھ پہنچت ہی گئی

خلاصہ بن عبد الوہاب نے ۴۰۶ھ تکلیف میں کہ ”جمع الجمع“ م عبد بن جبریل
جمع الجمع و جمع الجمع جمع الجمع ۱۰۰ فی ربيع و جمع الجمع جمع الجمع
و جمع الجمع جمع الجمع و جمع الجمع جمع الجمع و جمع الجمع جمع الجمع
جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع
جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع جمع الجمع

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ان کی جہالت کے پیر سے کے جد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف پامٹ کا لٹا پٹھا کیا۔ ”فالتجارت والاوس باقی کی الاوس ۴ھ کا ہے جس میں مال کا، معاویہ م ”الحصانہ“ (بکری چھان) نکال کا ساں، لکھا گیا۔ امام اور علیؑ کے ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو سب سے صحیح ہے۔ لکھا گیا۔ ان کے اہل اطاعت سے، کچھ کچھ اور بھی جہالت سے پیروی کی تھی۔ ان وقت کے حرا اہل حل و عقد سمیت امت اسلامیہ کے کسی عظیم نشانہ تھا۔ اور انتخاب اس وقت بھی سب سے سب سے بڑے عزت و شرف سے، پٹھا کیا اور ان کی اجابت و پیروی میں آتے بھی اسے بٹکے تھے۔ بٹکے تھے۔“

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا لٹا پٹھا پڑا مسوہ اہل مدینہ کے مسلک سے انحراف اور اپنا پیکل اللہ صواب کے حق میں جہالت سے

یہ ام مملی اللہ علیہ و علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دونوں گروہوں کے مصلحتوں پر مشتمل ہے۔ یہاں تک کہ عصبہ و حبیبہ لکھا گیا ۲۔

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہما قادیان

قاضی شامی نے اپنی

حقیقت صحیح بخاری (ج ۱ ص ۱۰۰) میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے دیکھا کہ وہ دونوں
حکومت ایک ہو گئی (میں نے دیکھا کہ وہ ایک ہی اختلاف کے وقت ایک وقت سے نکلے گا اور اس
وقت وہ ایک ہی ہو جائے گا جو اس وقت کے دونوں دونوں میں تھا۔ یہ قریب ہوگا

اس وقت سے لکل جانے والے وقت سے مراد یہ اتفاق قرار دیا گیا ہے کہ اس وقت سے
کے اس وقت سے واضح ہوتا ہے۔ حضرت میں رضی اللہ عنہما اور حضرت میں رضی اللہ عنہ
کا اختلاف حق اور باطل کا نہیں تھا بلکہ حضرت میں رضی اللہ عنہما رضی اللہ عنہما ہی تھے
علامہ عیسیٰ بن عمر نے فرمایا ہے کہ

اور یوں وہاں اور حضرت میں صحابہ راہ کے دو زبان ہوئے تو ان کے بے اچھی
تو یہ بات تا ملاحت ہیں سب شک و اختلاف حق کے طلب ہو رہے تھے جس نے ان میں سے اپنے
وہاں میں عیب ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ وہاں سے پہلے وہاں سے ایک ہو گئی۔
ثواب ۱۰۰ سفینے (۱۰۰ نمبر) شرح شریعت (ص ۱۰۰)

یہ دونوں شائقین تھے کہ وہاں سے ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے
حکومت میں ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے
میں سے جو سر رہا خود (۱۰۰ نمبر) صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۰۰

اور حضرت میں رضی اللہ عنہما وہاں سے ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے
تو ان میں سے ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے
جس کا وہاں سے ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے
ان میں سے ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے اور ایک ہوئے

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا قہر

چاہ: بھید، العز، بھور، شہ، بھور

جلد چہارم کے تحت شائع شدہ ۱۹۷۶ء میں یہ عنوان منظر سے ہٹا دیا گیا۔

حضرت شاہ صاحب کو یہ دعائے بھی حاصل ہے کہ جس قدر کہ تم نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ ”رویت حاصل ہے بلکہ وہ“ بیعت سے قلمی رہا ہو، ملاحظہ ہو لہذا اور یہ کہ غالباً حضرت شاہ صاحب نے فرمایا ہے۔

[illegible]

’یہاں یہ بھی جانت لیا جاوے کہ بعض جاں نوازوں نے اشتعالی عناصر و تحریکات کی بنا پر کہتے ہیں کہ اہل ملت حضرت عثمانؓ کی کئی کئی بار حضرت محمدؐ سے معاہدہ بھی ہوا ہے۔ یہاں پر حق ہے۔“

مردوں و محتاجوں کے شریعہ و شریعت پر چڑھ کر چلنے والے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تو کھوکھلی پرکھیاں ہیں جو ان کے دل سے نکلتی ہیں۔ ان کے دل میں تو کھوکھلی پرکھیاں ہیں جو ان کے دل سے نکلتی ہیں۔ ان کے دل میں تو کھوکھلی پرکھیاں ہیں جو ان کے دل سے نکلتی ہیں۔

خطرات مہاجرین کے لئے بھی تو ہے، اس وقت سے لے کر خطرات کے معائنات و کتب
صحائف کے اندر حق پر ہیں تھے بد دعا جیسے "۔۔۔۔۔" سے تھے جس نے یہ وقت
مناجسہ چھوڑ دیئے تھے

۱۔ ہم مشرق نے جب ہمارے پرانی نوکیلے دیواروں کو ہٹا دیا تو ان کی جگہ پر نئے
مرد و عورتوں نے کھڑے ہوئے۔ وہ ایک عالم و دنیا سے قیام بخود ہمارے گھر + و
چٹاک میرے لئے، یہ مصلحت کے سبب اس مصلحت کی معروضہ تھا کہ یہ تھا اور واصل
تاجا جیسے کچھ پسند کرتے تھے

میں طرح پرچھل سوچ رہا ہوں کہ کیا اپنے پوشہ کے ساتھ ملتا ہے یا نہیں؟

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما **نفاذ بن** **شاذان** **ابن** **محمد بن** **ابو**

درشاہ شامی عالم کے تبارک و تعالیٰ کے علم میں لا فخر و عیال سلطنت سے مراد ہے اور
 وہ ہے مقررہ روایت کے پہلے سے اس کی طرف مصلحت سے القاب خطابات حاصل
 نے کے پنے بارشہ سے وہی سرور کا نہیں تھے جدا ان حالات کے تحت وہ درشاہ تھے جو
 بظاہر امام کی رائے اور صاحب مدنی کے تحت سلطنت حاصل ہوئے تھے۔ اس لئے اصل مسئلہ یہ کہ
 پلاوینا اسلام کہتے ہیں

بہرہ شک؟ کہ خطبہ مقررہ رضی اللہ عنہما کا اس میں تھا کہ واقعہ حاصل
 نے کے تحت بن یہیں ہوئے ہیں

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصل مسئلہ کے زیر پرچہ نہ صرف کہ مصلحت پر مبنی ہے بلکہ اور
 جو یہ ہو خطبہ کی تائید سے اس لئے ان پر بھی تائید ہے
 و مضمود کسی خطبہ میں کے ہیں (نکلیں ہیں)

بہرہ شک؟ وہ خطبہ پیش ہے کہ در شاہ سے کہ جناب میں یہ خطبہ کے بعد کے والے
 مرقاں و غمازی پنے پر دیکھ کر سمجھتے تھے خود بھی کہتے تھے اور یہ صرف بن کا سر میں
 ظاہر ہوا مشاہیر کی پیشہ سے تھا جو حضور علیہ السلام کے ساتھ رہنے سے

مخالفان و خاصہ مومنین و غیر مومنین و فوجی و انصار و تابعین و صحابہ و
 تفسیر و عباس و مومنین کے بارہ اسلام کا تھا کہ اس کے بعد اس میں بھی کاموں میں
 ظاہر ہوا مشاہیر مومنین کے لئے جو بعد کا لفظ استعمال کرتے ہیں

اور کچھ اس پیشہ سے بھی۔ یہ ضرور اور خطبہ کے القاب پر مشورہ بن اپنی مرضی و اختلاف کے
 مبنی ہوئے ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ ان میں بھی یہ پامانہ ور ہے

چنانچہ اس کمال جو شخص چلا جائے بلا صبر اور اس واقعہ سے نام شروع پہ آتا ہے اس
 فرق کے پہ ہر چند ہلاکت سے

اسی طرح ان کے لئے اس میں علیحدہ لفظ کافی حروف و دیگر لفظوں سے اس
 امام کا مراد ہے مجوزاً نصی کرنا

یہ ہے نتیجہ کیا؟ اصل مسئلہ ان خطبہ سے ہے کہ جن میں خطبہ حق جانتے ہیں یا یہاں
 سمجھنے والوں میں خطبہ حق کے متعلق ہیں اس میں وہی معنی میں ہونا چاہئے کہ وہ ان خطبہ سے
 لئے علیحدہ لفظ استعمال نہیں کرتے تھے

پیدا می شود. روشی که عنبر کما قندین

شاہ: بشیر العزیز، محکمہ تعلیم، لاہور

چہاں چہاں رہے تھے ۴۰ سالہ حبس کے بعد ۱۹۷۱ء میں حوالہ دیا گیا۔ یہاں سے کچھ عرصے کے بعد ان کے پاس ۱۰۰ سالہ حبس کی سزا سنائی گئی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی بیوی نے کہا کہ ان کی بیوی نے ان کی موت کے بعد ان کی قبر پر پتھر ڈال دیا تھا۔ ان کی بیوی نے کہا کہ ان کی بیوی نے ان کی قبر پر پتھر ڈال دیا تھا۔ ان کی بیوی نے کہا کہ ان کی بیوی نے ان کی قبر پر پتھر ڈال دیا تھا۔

ماتہ بن جعفر نے معاذ بن جعفر سے کہا کہ میں یہ بھی کرتے ہوں۔ اسوں نے مردوں میں سے
ساتھ غائب سے بے پائے میں شامل کرنے پر جو ایک مسلم کا گھر کی حفاظت، راقی
تھی۔ یہ تکرار بطور حدت و ثناء صاحب سے بھی راقی کا جواب دینے کے بجائے خود ہی
میں درست سمجھ رہا تھا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ یہ وہی ہے۔ راقی بھی قائل ہے۔ اس
وہی مردوں میں سے غائبوں کی صفوں میں شامل ہونے کا ہے۔ چنانچہ راقی نے کہا کہ
الذین فی قبرہم، ہاں کہ لڑکی تھیں، ہاں کو انکی بات تھی۔ حدت و ثناء سے راقی کا حکم
یہاں پر نظر ملتا ہے۔ تاہم یہ اس قسم کے حالات درست نہیں اور نہ وہ پانچویں کے ہیں۔ یہ
کا۔ یہی وہی ہے۔ ہاں کہ اس سے جو تھیں، ہاں کہ ان کے ساتھ تھیں۔

یہ مدت چلے۔ جناب معاویہؓ نے اس سے حکیمہ روخسہؓ کا پانا کر دیا۔ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر ان
 سے آئے اور اس علاقے میں آئے۔ وہ اس نے بے ترختہ سے شہید کی۔ یہ سب بھی مرید ہوا گیا۔ یہ
 ایک خوش ترغیب و اصلاح کا تھا۔ حکام و کرامت نے اس سے سنا ہے۔ اس نے اس
 کا بیان بھی کیا۔ (ابن حجر) معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی کو لکھا کہ تو میرے پاس آتا تو
 میں تجھے اپنا بیٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اور وہ بیان میں آئے۔ اس کا کوئی تو حشر اور بیان ہی کا
 خلف ہوا۔ یہ بیان ہوا۔ اس وقت وہ جو تیرے کو اس کی صداقت کے ساتھ بولتے ہوئے ہیں۔ سب
 اس بخت کے اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ یہ سب سب کو اس طرح

مجھے معلوم نہ تھا کہ معاویہ نے تجھے ٹھٹھا لکھا ہے۔ وہ تجھے بے قیوت بنا دیتا ہے جیسا کہ میں نے
 وہ کہہ چاہتا ہے تم اس سے اترتے ہو۔ وہ، انکی معاویہ اس میں جان و مال سے جو اس کو آگے
 سے پہنچنے سے لایا ہے وہ اس سے ہر طرف سے گھرے کی فکر میں رہتا ہے۔ سب سے
 بڑا اس کی فکر ہے کہ وہ اس سے تم اس سے ہر طرف سے گھرے کی فکر میں رہتا ہے۔

مکرم حضرت نبی رضی اللہ عنہ جیسا کہ گذشتہ (۱) باب کا نقل ہاں ہے۔ چنانچہ وہ

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنی۔

کے ساتھ تم بخت گاہی نہیں کرتے اور تم نہیں سمجھتے کہ کیا جان بختی سے و جہت

ہو۔ سوچا نہیں، جان پہچانیں جا جانے کے ہے اب اس سے پہلے

لیکن یہ تو یہ میں وعدہ کرتے ہیں کہ یہ سچ نہیں بلکہ سچ ہے۔ یہ سچ ہے

اس کا طائر مٹی سمجھا جائے (کہ حضرت معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو حکم دیا کہ حضرت علیؓ

ہو و نامہ کر کے (حکایت الامور) کا یہی ہو گا کہ کتاب میں صلی علیہ وسلم سب کو حکم دے کہ حضرت

معاویہؓ سے یہ سچا ہے کہ میں اس طرح نہیں سے جاسا میں ہی سے اس کا ہے۔ یہ

یہ غلطی و کتاب سے بہت کم ہے۔ جب کتاب اور حکم کتاب کا واسطہ ہو جیسی ہے اس سے چارہ

تقریباً تو یہ ہے۔ ان کو عربیہ نہ دیا جاتا ہے۔ میں ان کو نہیں دے سکتا۔ یہ اس کی طرف سے

کہنا چاہیے جیسا کہ ہے۔ اس کی کتاب میں ہمارے نام سے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

جہتیں "ہر جا خطا ہے جہتوں کے نقل وینا ہے، ان سے خالی نہیں ہے" "عبدی میں ہر

میں ۲۲۹ ۲۳۰ مقرر ہے سچ ہر جہت میں۔ یہ ۱۱۷۹ھ

یہ غلطی ہے کہ سوسو۔ کہ یہ حضرت معاویہؓ اور حضرت سعدؓ کے مابین یہ جھگڑا حضرت

علیؓ کی شراعت اور حضرت حسنؓ کی وصیت کے بعد ورنہ اس کا وہ رضی اللہ عنہ میں ہوں۔ بخت

تقریباً سے جب جب معاویہؓ نے اس کو جہت میں لیا۔ بعد ازاں اس کو لیا۔ اب حضرت

حسنؓ نے بھی اس میں اپنا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا حال دیکھ لیا۔ اس سے اس کا یہ سچا ہے

معاویہؓ سمیت بیعت بھی کر لی اس کے واپس ایک خط میں اللہ دیکھا ہے اس حکم حسن کے ساتھ

اس مسئلہ کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ معاویہؓ سے بھی ہوئے تو پھر بھی اس کو کہہ سکتے

کے ہوں۔ فرمان کی روشنی میں کسی صحابی تو دربار میں مسلمان سے بھی اس مسئلہ کی توجی نہیں

و حق۔ یہ جہت معاویہؓ کے مفصل جواب کے ہے کہ وہ اس کا مسند معاویہؓ رضی اللہ

عہد پر امتزاجات کا بھی ہے۔ اس طرح سے حضرت عمرؓ نے اس پر سے کہ حضرت معاویہؓ سے

اس کے لئے یہاں سے یہ سچا ہے کہ ہمارے میں اور معاویہؓ سے

واقعہ یہ ہے کہ "ہر جا خطا ہے جہتوں کے نقل وینا ہے، ان سے خالی نہیں ہے" "عبدی میں ہر

حضرت معاویہؓ سے اس میں حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ وہ اس کا یہ سچا ہے کہ

یہ سچا ہے کہ "یہ سچا ہے کہ" "یہ سچا ہے کہ"

کے جو بخت گاہی نہیں کرتے اور تم نہیں سمجھتے کہ کیا جان بختی سے و جہت

پیدا ہو۔ روضی اللہ عنہما قہین

شاہ: علیہ الرحمہ، بحوالہ: صفحہ ۱۰۰

”اکمل بیت کی محبت مرخص بیان سے صمد کو لازم مراد۔“۔ محبت اُن بیت سے ہے کہ مروجوں قصبہ نصف سورہ اسحاق پیچے دور کی سے دل سے ہے در راجح پیچے نلی اٹھو کی اس نے جاہت بد سولی کی لغت و امام ضمیمہ اور دل بیت کے ساتھ ”وکیل عدوت“ ان دفتر سے سے رہتا تھا اس چپاں سے اس ”شیطان“ سے بہت مرے در راجح پیچے

[illegible]

مختصین، اہل حدیث کے بعد صحیح روایت، بوقت کا سے کہ یہ روایت سنا ہے نظام سے ۶
تھے، اس تہذیب سے جان کوش چنا۔ روایت کے خط و نشان کے معاد میں جو مصعب و
اور قریبہ مکتبی کی تہذیب سے یہ بات حضرت مطاہر بن عبد العزیز کے دور میں آئے جس
کا حدیث تہذیب کی ہے کہ وہ مکتبہ تہذیب کی قیادت میں تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قیام

مقامی اخبار کے محکمہ

[illegible]

۱۴۔ مہاشیچرے انہیں حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھٹے ملک سے تیار کیا۔ اسے حضرت مروان نے انکار کیا۔ اسے جانے دیا۔ یہ کہی ہیں جو صحیح بخاری میں مختلف کتب حدیث میں پائے جاتے ہیں حضرت معاویہؓ نے ان القاب سے باخبر رہا ہے

مذکورہ کے لئے سب سے زیادہ مناسب جگہ (مختار)

۱۰۱۔ یہ تحریریں قریباً ۱۸۷۰ء کا، حد درجہ "معمولہ" ہیں۔ ان میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "شیطان" لکھنؤ میں "معا"۔

واللہ اعلم بالصواب صاحبہ حضرت مولانا محمد علی صاحبہ کے حوالے سے موصوف

[illegible]

کے مروجے (مخاطبین پر مشتمل ایک ایسے گروپ کے لیے)۔

مولانا حامد علی محمد میاں لڑا لوی "حیدر نظامانی" کے تحت لکھتے ہیں کہ

”یہ صحابہ اطراف میں بکھیر دیے گئے، ایک طرف حضرت علیؓ ہے، دوسری طرف حضرت عثمانؓ ہے، تیسری طرف حضرت عمرؓ ہے، چوتھی طرف حضرت ابوبکرؓ ہے، پانچویں طرف حضرت علیؓ کے خیمہ مبارک کا شمال ہے، لاکھوں ہونے لگے، ہم حضرت علیؓ سے شدید محبت فرماتے ہیں، یہ سب طاغوتوں کے حضرت علیؓ سے مطالبہ اور اختار کو جو نقصان یا نقصانوں میں سے ایک کے برعکس ہے، گناہ شیعوں کی طرف کیوں کریں، درحقیقت میں ہم مرثیہ کو ایک اچھی چیز سمجھتے ہیں، ان اختلافات میں حضرت اسماعیلؓ کا پہلا پہلو ہے، یہ حضرت علیؓ کا بھی یہی اور جو یہ مانا جائے کہ معاویہؓ نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے اپنی ہمت پر جو عقیقہ پہنا دیا، میں (۲۵)“

۱۳۔ حجتہ ۱۔ سال مولانا محمد قاسم نانوتوی

اشرفی ۲۹ ھ

مطلع ہمارے پیر کے مرید شیخ نصیب خانہ "میں ۱۲۶۱ ھ میں شیخ مدنی سے کلام شام کے باب آپ نے دلا ہے میں نے رضی اللہ عنہ کو شیخ حسین سے مشہور نام (محمد قاسم) کا کسی مصلوہ سے حواء مقصودینا تو فرما دے میرا "مختار" شیخ حسین "کے جملے خاندان والوں سے طرے سے اسیت کے پیش نظر ۱۶ ھ کے لئے مکمل ہو

آپ نے مولانا مکتوب علی نانوتوں سے مراد ہی کتب پڑھیں اور شاہ عبدالرحمن محمد علی سے حدیث کی مدد حاصل کی آپ نے ہمدردی سے دیکھائی پڑا جس سے ساتھ ناظر نے کے سلاموں سے قائم رہا۔ شیخ لہذا آپ کے یہاں ٹانگہ دیا میں سے تھے "آپ حیات و کائنات کی تقریر سے چارہ امتیاز و کمال میں مباحثہ ٹانگہاں پر چارہ امتیاز ہو چکا ہے برعکس اور قدرتی اہم نشانی ہے۔

"آپ کا ہمدردی سے آپ نے ہمیں کے ایک "شب" کی عملی تفسیریں سہنے پڑ "مکرم طفلی میں یہ شب بے پناہ تھی کہ کیا میں اللہ جل شانہ کی کو میں بیٹھا جاؤں وہ کے اندر ہے اور فرہنگی کہ تم جلد لکھائی طر مطالعہ کے گا اور بہت بڑے عالم سو گئے اور بہت شہرت ہو رہا ہے (سوانح قاسمی حصہ اول ص ۴۵)

حضرت حاجی مد اللہ مہاجر کی کے دیکھنے پر بحث تکمیل سوگئے کے بعد مائل "ح" میں ان کے بھائی بھی جوئے قصوف میں سہتہ رتی قرآنی کہ تو ہر شہد چار تھے

"جو" بنی کی اس تقریر سے بہت "اور عظمت لکھا ہے مولوی شہد احمد صاحب طرہ برہمویوں محمد قاسم صاحب سلمہ و جو قرا کر لاسو علم طاہر رہا "جملہ کو چار تھے "بجائے میرے بلکہ مجھ سے بہتر تھا ہے مگر چہ معاملہ ہو گئے سے اور بجائے میرے اور میں بجائے ان کے ہوتا "ان کی محبت ہمیت کی پوچھی ہے "میں نے اس میں رہا میں اس کو دیکھا ہے

(تکملہ شاہیر ہمارے پیر جلد اول ص ۵۵۶)

”میں نے کئی سالوں سے محنت سے کتابیں لکھ رہے تھے تو ان کتابوں پر رشید احمد ریلوں
 شکر کا سماں پیش ہو گا کہ یہ ہے کہ پامس“ (علامہ رشید احمد ریلوں کا نام)
 یہی نہیں بلکہ حضرت حاجی محمد ولد صاحب زادے ہیں کہ

”حق تعالیٰ شاہ جے ہندوستان کو بیخود مصلحتی عام کہیں ہو گئے ایک سال (سین) عطا
کئے۔ یہ چنانچہ حضرت شمس قدوسی کو مولانا رومی سالانہ عطا کئے گئے جنہوں نے شمس
قدوسی کے عطا شدہ کتابیں بیان فرمائی ہیں۔ مجھے میسر ہوئی تھو لاکھ سالانہ عطا ہے۔“
حاجہ قاضی محمد ابراہیم (۱۹۱۳ء)

حضرت حاجی صاحب نے جس پر غصہ ہوا اس کے متعلق میں آپ کو کچھ نہیں دے سکتا۔
 عجب درجہ پر غصہ ہوا۔ "شوش" ہوتے ہوئے آپ پہلا ہی ہوئی تھی آپ نے شریعت
 کا علم کیا ہے؟

جہاں شیخ نے مصحفیٰ پر مصیبت برپا کی وہاں جیسے جوشن کے پتھر کسی نے کھودے وہاں غلبہ سب سے ہو جاتا ہے۔ تے ہوئے بے ماتہ تپ کی بات پر پڑھا تھا جی۔ جی ہے کہ

میں کیا وقعت ہو رہی ہے؟ جیسے مکی ہے، جان بڑھتا جا رہا ہے۔
 آپ نے کیا کیوں نہ ہوئے کے بعد حضرت حاجی صاحب نے پراگشتہ سے سے فرمایا
 مبارک ہوئے ٹوٹے آپ کے قلب پہ بھائی ہوئے ہے، یہ اس کے لئے جو کچھ اللہ تعالیٰ
 علم کو دے گا وہ انت بھروسہ دیتا ہے۔ ”حاجی صاحب کی حوصلہ دہی میں، ۱۹۶۵ء

یہ وہی شعلہ توجہ و قیامت ہے جس نے پہلے مشاطہ تمسک و جس کی آہستہ آہستہ یہی شعلہ
 طرے سے ”تہذیبِ ہلشوش“ و ”تہذیبِ چوچوں“ پر عیسائی ملاحوں کی طرف کر دی جا رہی ہے۔ اس کی اصل بھی
 شہوت ہے۔ یہی کئے معلوم ہو رہی ہیں۔ یہ چنانچہ یہی ملاح ملاح حسن گیلانی ہر ملاح ہے کہ

بلکہ میرا لہجہ سوں۔ شہزادہ کی ہر اچھی بات دیکھ کر میںوں تجزیہ کر جانتا ہوں۔
 طرف منسوب ہیں، ان کا رُخ غور کرنا چاہیے۔ اس نمونہ کے ہاں جو تصویریں کی بدگئی میں پڑے
 جاتے ہیں یا ی اور۔ جی کے نمونہ کے ساتھ جو خطاطا لکھ سے شہزادہ، وہ یہ شہزادہ
 جی، میرا سلوک اور اس کے مشاہدات سے معراج کو۔ میں سے بھرت و نہ پتہ کچھ بھی
 سنتے ہیں۔ لیکن پتہ ہو سکتا ہے۔ موت کا دورا ہو، پتہ ہوا ہے۔ ہر وہ آپ اس کے لیے

پیدا ہوا، رضی اللہ عنہ سنا تھا۔

ماہنامہ عالمی ادبی

یہ ساری بحثیں اس ذمہ داری سے لکھی گئیں کہ ان میں سے کچھ بھی تکرر نہیں ہو جائے۔
خلیفہ چارہ سالانہ محفرت میں صاحبِ چناب، امام المیزان حضرت ابو یوسف نے بھی
ماہنامہ عالمی ادبی کی محبت سے مرثیہ جوڑ دیا۔ یہ محبتیں قصیدہ
ہمارے "میں" سے "تو" کی طرف سے یہ قصیدہ "تو" کی طرف سے ہو چکا ہے۔ ہاتھ سے
رہا شعاعِ شمع اور یہ ہے ماہنامہ عالمی ادبی کی محبت۔ ہاں کتاب "تو" کی طرف سے ہو چکا ہے۔ ہاتھ سے
۳۳ میں شامل ہے۔

شیخ الاسلام حضرت حسین احمد دہلوی نے "الطہارۃ" کے تحت میں جوڑ دیا۔
نظر چند اشعار کی نقل کر دئے ہیں اس قصیدہ سے میں حضرت مہمور ۲ سے بڑا مصلح اللہ علیہ السلام
اور حضرت سہیلؒ کو طور اور معنی کا ڈھنگ دیتا ہوں۔ مرثیہ سے جائزہ دے دوں ان مقامات کا تعلق محفرت
کے ساتھ ہے اور "تو" کی طرف سے بلکہ اس مقام کا تعلق ۲۷ سے چنانچہ حضرت مہمور ۱ سے میں

ماہنامہ عالمی ادبی اور چناب نیوز سہیل
کتاب ہوئے ہیں دیکھنا و آسانی دہمور

یہ قصیدہ سننا کے قابلِ فکر ہے۔

یہ سن کے آپ شہنشاہِ عالم ہیں
یہ سن میں سے کچھ آواز کے بار
الغرض جو آپ کی شہادت ہے
۱۰ عالمی بھی طریقہ صوفیوں میں شہر
۲۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
مجھے شہنشاہ کہیے میں "تو" میں ہمارا
۳۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۴۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۵۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۶۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۷۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۸۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۹۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے
۱۰۰ "ماہنامہ" میں "تو" سے میں سے

یہ شعاعِ شمع ہے کے بعد حضرت مہمور ۱ سے ہیں۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا قہر

مولانا محمد رفیع الدینی

حضرت ماری کی - اپنے طور پر - تعلیمیت و تحقیق - کہیں سے نہ لے سکتا کہ وہ جتنے
 نیک و صالحہ ہوں، حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے جس مشائخات کے شرعی
 تقاضے سے کہ توفیق اور نجات - یہ کہ جس طرح ممکن - ہو سکے۔ انہی توفیق و نجات کے لئے

یوں جمع معاویہ میں آئے۔ جس کے بارے میں موصوف سے چند نکارہ خط و کتابتیں
 آئی ہیں۔ معاویہ کا بیٹا چاند بن گیا۔ تمام غنیمتیں اس کے لیے حقیقت میں وہ غنیمتیں رہیں۔
 جسے غنیمت کہہ سکتے تھے۔ چنانچہ ان کے بعد بن نہر پو پویدہ بنیں۔ حلف نامہ جو کئے گئے اور
 ان کے معاویہ کے اعلان۔ ان میں رسی و آسٹن کا اثر تھا۔ ان کے بعد بن نہر بنے۔ اور
 رسی بنے اور ایمر معاویہ کا طور و نمونہ بنا لیا۔ ان کے لئے اہل منطق بن گئے اور ان کے صحابہ سمجھے ہیں
 خلفاء میں ہیں۔ لیکن معاویہ کے ساتھ تھے۔

نیل طوطے ہلکے میں بھی رقی سے ایک دیر بقاء یہ چنگیز خان - دربر چھوٹے
میں سے تھے نیل کی کے یہ مقلی میں - صفا - صفا کے صفا میں یہ را معلوم ہوتے
تھے۔ (قصہ السعدی ص ۹۹ طوطہ مار روایات شریہ طمان)

موصوف کبار و کتاب میں ان تشبیح کے چاروں کے جواب میں لکھتے ہیں کہ
 وردیجی ہے کسی میں۔ اور عیسیٰ چاہے بڑا ہے۔ معدوم جائز نہیں حضرت مہدی المصلحین علیہ
 السلام علیہ السلام کہتے ہیں وہ علیہ السلام۔ شد عقلاً۔ تے ہیں، پھر معاد۔ اور یہ پیدار عید علیہ
 السلام کو سب میں لینی ایک ہی علیہ السلام شد ہیں، جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں
 جی صاحب اہل مد۔ ان لوگوں پر و شہادہ جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں
 علیہ السلام۔ تو ان سے جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں جھٹکاں

[illegible]

در حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسی باب میں : غلیظہ را تہن جہاں ما خلف ہیں ماں
 مضید محبت اور لاؤگی مسکا چہ : را عورت ما یونہی کہ موجب ان کو حاصل تھی ، را ما نے
 مہ کے کا جب تعظیم ہیں چہ : ہے اور اسی عاقبت صوفی ہے : چہ جہاں ان کے : علیہ السلام کہ ہے

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قریب

کس کے پاس بھی سچہ سچہ رہی نہ تھی

[illegible]

طالبان نے ناچیٹا قصبہ جاسکنا، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مکتبہ کے قریب لکھنا سے ہمیشہ نہیں

حقائق قاسم احمر میں شائع ہو چکا ہے

(۱) مکتوب پانچواں شعبہ ۲۲ مرزا محمد مولانا قاسم علی صاحب

تھے۔ ریڈیو کا بیانیہ سچا سچا بیان دیا۔ اے تم سب کو سچا سچا بیان (خوف پرور)

پیدا می شود. روشی که عنبر کما قندین

عنوان: شیراز و جنگلی

[illegible][illegible][illegible]

مقام اور محاورہ کی، حضرت امیر کے ماضی و حال اور اس کی کتاب بھلائی ہے۔
 ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب ہے، جس میں اس کی ساری تفصیلات ہیں۔
 اس کتاب کے سبب ایمان سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھائیوں میں اور حضرت

میر کا قصہ شہا ہے۔ معاہدہ راہ ران کے ساتھ والوں آپ سے ملے۔۔۔ کس دوا دے گا۔۔۔
 فرمایا: "جہاں۔۔۔" تو یہاں پہنچے میں۔۔۔ میں ہاں اللہ اس میں بسبب شہا دوا میں حق میں نہیں
 اور یہ جیستی ہے کہ گناہ سے اسلام کا اس میں رہتا ہے۔۔۔ انکی اسلام سے خارج ہو جائے

ہاں میں سے یہ حق ثابت ہو گیا کہ یہ معاہدہ سے خطا ہوئی مگر تاویل

انقلاب سے۔۔۔ حضرت معاہدہ "آخر عمر میں اس مہارت" ہے۔۔۔ ہمارے امام ہو گئے

تھے۔۔۔ ہمارے معاہدہ کے بعد جو کچھ گناہوں سے تاباں تھے ان معاہدہ

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔۔۔

"میں یہاں حضرت معاہدہ میں معاف میں تھا تھاں میں کہ ویش" ہے میرے "میں

کے ساتھ میں معاف میں ایک ہیں" (مکتوبہ، ص ۱۰۱ اور جلد ۲ ص ۵۸)

طاہر سے "میں" کا بھیجی "میں" سے "میں" سے "میں" سے "میں" سے "میں" سے

فعل "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

حضرت میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

ہے "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

جہاں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

حضرت معاہدہ "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

حضرت معاہدہ "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں

پیدا ہو، رضی اللہ عنہما قادیان

مولانا شہید محمد گنگوہی

”موسوی دعائیہ نامہ“ اور ”موسوی دہلیہ“ کے جو نامہ ”آقا اور

ماری نکلتے ہیں“ (ترجمہ) شہید مولانا شہید محمد گنگوہی (رحمۃ اللہ علیہما) کے نامہ

کا مضمون ”اسلام اور مسیحیت“ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بدعت جیسے غلطیوں اور

دوسرے مسائل کے خلاف حضرت گنگوہی کا ”موسوی دہلیہ“ کا خط لکھا ہے، یہ

یہ انداز بھی ملاحظہ فرمائیں جو مولانا نے اپنے ”موسوی دہلیہ“ کا خط لکھا ہے، یہ مولانا

کا خط نہیں ہے، حضرت گنگوہیؒ کے ”موسوی دہلیہ“ کے

”موسوی دہلیہ“ کے خط میں حضرت گنگوہیؒ کے حالات سے متعلقہ باتوں

میں یہ حالات اور ”موسوی دہلیہ“ کے حالات سے جو فرق ملتا ہے، اس سے بہت شرمندہ

ہوں، کچھ نہیں ہوں، حضرت گنگوہیؒ کی حاضری کے شرعیہ تلامذہ سے اور یہ اثر کسی

مستند یا ”مستند“ کے خط سے جو شکوک و شبہات سے بچتا ہے، اس میں یہ عرض ہے، ”موسوی دہلیہ“

چشمی سے یہ بات منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں

”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

”مستند“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے خط میں منقولہ ”موسوی دہلیہ“ کے

[illegible][illegible]

۱۰۰ کی مسئلہ کے ذریعے میں ہفت روزہ گشتی حضرت صاحبزادوں سے دارم ہے تو ہو

۱۰۱ - حضرت علیؓ کے بارے میں ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میری طرف سے ایک نور نکل رہا ہے جس کی روشنی میں تمام کائنات روشن ہو رہی ہے۔

”حق تعالیٰ کے چیتے پیچھے مجھ معنی محمد علیہ السلام سے مراد میں؟ یا خوش عیب و قد پاک
 علیہ السلام حضرت و سرچہ قرب و بلاغت کے ساتھ ہوا کیا موجب ایمان و عداوت بر غمینان کے ساتھ
 یقیناً باوجود ان رشتہ کے کہ قلب میں ادا کی گئی ہے ان میں حضرت امام ہادی مدبر مرگہ کے کسی فیض
 نثار و ایک خاص خصوصیت کے ساتھ یہ درویش مذکور عطا ہوئی تھی جس کا اثر وہ تو نہ رہا۔ اے
 صاحبِ رحمت مشائخ و اہل ملی مجاہد یقیناً اس باوجود کے آپ سر جاتے و عام سے ہادی اور علیہ
 و انھیں دیکھ کر اس بات آپ کے عیاں کی تھی و علاوہ اس کے آپ باہر کشش بنایا گیا تھا پیشاب
 خلق ظالم و دشوار اور مصلحتان تو نہ دیکھتے و نہ سمجھتے کہ اس طرح اس کا کیا ہوا تھا و ہوا
 گاہ

پیدا سے روشنی اللہ عنہ کے ساتھ ہے

مجلس

[illegible]

آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت ^{نائب} چانسلر انٹرنیشنل یونیورسٹی جہان سے قلم

”میں تو حق ہی سے جو رشتہ احمدی جان سے نکلتا ہے اسے تقسیم نہ کر دوں گا۔ میں چاہتا ہوں
 کہ وہ جس حد تک وہ بات منسوب ہے میرے ساتھ جائے۔“ اوما قال: ط. یعنی خدا نے اس سال
 میں دلائل آشوبہ کے بعد ہر خدا کی جھگڑوں میں نہ تے ورتی بلکہ اس میں اقیانوس میں نہ تے
 ہی ہیں۔ سے مذہب و فتنے کے بیاہن میں رہا۔ اس لیے اسے شیعہ و جعفریہ علوم جاتی رہا۔
 مقتوہ بہت سے حکام ہیں مشعل ملیں کے ورنہ چاہتے تھے کہ جان فرما دے اور شیعہ
 معین فرما دے۔ بلکہ اسے یہ بھی پتا چلتے تھے کہ ”جو شیعہ ہندو نہیں ہے۔“

تا مبینی برام. یا مقرر = کا مقرر، بھیجی حق کے کہ

[illegible]

حضرت شہداءؒ کی روحیں طاعت بقیہ کے تعلق میں الہامیہ عاشق الہی میرٹھی لکھتے ہیں۔
 ”قیام بن مولوی امیر شاہ جان صاحب نے حضرت لدیہ مرہ سے یہ قصہ بیان کیا کہ
 میں یہ روزِ مسجود حرام میں یہ رنگ کے پاس مضبوطی کے پاس یہ وقت درویش سے
 اور بیٹھ گئے۔ اور رنگ جن کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا اس درویش کی طرف تھاپ ہو کر کہے گئے کہ
 یہاں تمہارے قلب میں کیا تھی؟ ہے ان بے جاوں سے بچنا چاہیے، چاہیے یا نہ ہو۔
 ہی فاش رہا کہے گئے تمہارے فکر میں یہ طریقت کی تھی۔ ان کا کہنا ہے
 اور انھیں ایسی ہیں وہ یہاں سے جس جوش تو مجھ پیانا۔ وہ اس وقت وہ درویش سے اہم ہے
 اور اس کے لیے شک آپ سے کمر بستہ ہیں، اہل درویش میں مجھے، یک عورت سے تعلق ہو گیا، جراثیم
 اس کے جراثیم میں سے اس کی شہید میرے قلب میں آئی۔ اسے اب جب بھی طریقت ہے
 قروانی ہے، انکو ہند۔ ان کو یہ دیکھتا ہوں کہ یہ وہی ہے جو کہ بھڑک رہا ہے۔“

مولوی امیر شاہ صاحب یہ قصہ بیان کے منتظر سے یہ حضرت (گنگوہی) کے
 مرثیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ہمدانیؒ کے پاس سے یہ بھی جواب دیا۔ ان کا جواب دیکھئے
 جب تک کہ یہ ان کی صاحب سے وہ تھا قیام تہ حضرت سے ارشاد ہوا

”یہاں یہ چھوٹا عیب نہیں ہے کیونکہ ان کے عیب ہر سے اور فکر کا طریقہ مشہور ہو
 ان کو بت چینی تھی۔ میرے حضرت ہمدانیؒ نے یہ کہہ دیا تھا کہ صاحب کے کہہ دینے سے
 یہ نہ بغیر آپ کے مشورہ کے میری نشست و برخاست میں ہوئی حالانکہ طاعت صاحب سے
 ہے، اس کے بعد جناب روح اللہ علیہ السلام نے ساتھ میں تعلق نہ دل رہے۔“ اس سے
 بعد ان کا ”آپ کا موٹا ہونے کا جوہر“ اور ”ہر رنگ“ کا نہت ہر رنگ سے

مطلب طہارے حق قیام شامیہ سے کہ میرے تہاں سے یہ ہوں

(۱۷ شہادہ دوم ص ۱۹۶ سے ۹)

مولانا محمد عاشق امیر میرٹھی حضرت گنگوہی کے انتخاب ادعوت ہر شکل میں ہونے
 کے بارے میں مولانا محفل الرحمنؒ کو آدھوئی کی کواشی شہادت چاہتے ہوئے لکھتے ہیں۔
 ”موسم مذہب میں ہر پہلو پر اس مجمع کا یہ آواز ہے کہ مولانا محمد اسامہ
 مشہور تہاں سے کہ ہر ایک کے پاس میں جتنا سنے اسے نہتہ طہارے سے جس کا ہر پہلو
 کا ہر ایک نے لہائی پیرا دھرتی سے مولانا محفل الرحمنؒ صاحب حدیث میں ہر ایک کو آدھوئی

بیدار ہو، رضی اللہ عنہما قلم

مولانا رشید محمد گنگوہی

حکیم الامت مولانا اثر علی تھانوی نے ایک خط میں گنگوہی کا یہ یہ تھا کہ
"اگرچہ برص تھا جب کہ میں ۱۱۸۰ھ کو شکار میں تھا کہ اس وقت پناہ دیکھ کر سے غائب رہا۔ خط
لکھوں میں وہیں کہ میں نے کہا کہ اس کا مثال ہے یہاں سے یہاں سے آئے ہیں۔
ایک دفعہ گنگوہی کا خط اس طرح تھا حضرت گنگوہی اور حضرت تھانوی سے مرید شاعر ہوتا
تھے اس لیے تھانوی نے خط لکھا، اس میں شاعر نے خط لکھا، حضرت تھانوی نے خط لکھا، تھانوی نے خط لکھا
اس لیے اس میں شاعر نے خط لکھا، یہاں سے اس خط میں وہیں کہ میں نے کہا کہ اس کا مثال ہے یہاں سے یہاں سے آئے ہیں۔
اس کے ساتھ چہ یہ خط اس خط میں وہیں کہ میں نے کہا کہ اس کا مثال ہے یہاں سے یہاں سے آئے ہیں۔
مولانا (تھانوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ مولانا کا یہ کہہ سہو یہ لوگ کیا نہیں گئے؟ حضرت
نے فرمایا تو کہ نہیں گئے، کہتے ہو "

(آداب تلامذہ ص ۱۰۰، خطبات، ۱۳۰۴ھ میں ۲۶۲، مطبوعہ دارالاشاعہ - کراچی)
حضرت تھانوی "تفسیر شریعت" کے مسئلہ میں حضرت گنگوہی کا ایک خط نقل فرماتے ہیں کہ
"نویسندہ حضرت گنگوہی جویش میں تھے اور تفسیر شریعت کا سلسلہ درویش تھا فرمایا۔ ہمدرد؟
عرض کیا کیا؟ فرمایا: "نہ فرمایا کہ وہ عرض کیا گیا کہ فرمایا ہے بھلا فرمایا نہیں؟ عرض
کیا گیا فرمایا ہے یا فرمایا؟

کہ تیس سال کا تھا حضرت تھانوی پچھراویہ سے قلب میں رہا ہے اور میں نے ان سے پوچھے
بھائیوں کا نہیں کیا پھر وہ خوش آیا فرمایا ہمدرد؟ عرض کیا گیا کہ حضرت سے عرض کیا
فرمایا: "نہ فرمایا، اس خط سے صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے وہی
بات آپ سے پوچھی ہے میری نگاہیں

یہ مسئلہ درجہ اولیٰ فرمایا اور کہہ دیں؟ عرض کیا گیا کہ فرمایا ہے مگر خاموش رہ گئے
تو کہنے لگے "فرمایا" میں رہے وہاں گئے اور بہت سے کام کے بعد فرمایا "نہ فرمایا"
پھر حیات کام پورا کرنا خواہہ اور حکایت ۱۳۰۱ھ میں ۲۶۵

منہ عام بن سونا عہدہ فقیہ متعالیٰ جیسے ہیں

"نثر الامام میر (مولانا محمد اسماعیل) کی اس مقدمہ میں وہاں سے قرآن میں مباح بھی
آپ علی کی ولایت کا کمال مصداق میں کرنا ہے آپ کہ عالم: "مرہنوں میں

۱۶۔ علامہ وحید الزماں خان

(۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء)

مشہور علمی اور غیر مقلد عالم ادب سراج صحاح سرمد علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں :
 "یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق تھا اور مصیبت بھی تھی کیونکہ ابو خیابان
 چار برس کا وارث اس کی مائیت قلب بھی نہ دے سکی۔ سرچند اوسیت کا اندام پہلے پہل چان
 کے ڈور سے تھا عمر چھ کو شاہیہ پختہ ہو گیا ہوگا اور سب آؤں اسلام پر تو اس کے تصور فکر کے وقت
 کے سب معاویہ سے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی کمال جزو کا سلام قبول یا اس
 یہ بھی ابو خیابان کا خاندان۔ خاندان نبویہ کا عیشہ شمس رہا ابو خیابان جو عرصہ سے
 لڑتا ہوا اور صدمہ ہمسایوں کو اس نے شہید کیا

اور اس کے بیٹے مولا یحییٰ بن ابی سہیل سے جناب امیر سوشل سیدیہ محمد علی مرحسی شریعہ اہل مقادیر
 یاد رکھنا کہ مولا یحییٰ بن ابی سہیل و مولا یحییٰ بن ابی سہیل نے تمہاری ڈھلوان مرقی
 و سرحد اہل اسلام میں ہے عظیم سے شہید کیا اس کا حال نہیں سے لگم لگاتا ہے پھر پھر کے ہو بھی
 ہا کے حلقہ ہوا ہے یا امیر ابن عبدالحق کے حامی ہوں کے دشمن کے اور بیشک و سب سے
 اور ہا کے باقی کے ان کی شہرت و فتوا کے لئے شریعت میں مسلم جہاد میں

مومن (مظہر کے معاویہ کے والد ابو خیابان تھے جو مظہر کے صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بہرہ یکتا سے ہے اور میں نے سب سے معاویہ کے معاویہ کے صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مشاہیر تھے ۱۰۰ھ میں دمشق میں اس کے بیٹے کی مائی کی مراد

ام بخاری سے و مولا یحییٰ بن ابی سہیل کے معاویہ کی صیادہ کیونکہ ان کی قصیدہ
 میں کوئی حد نہ تھی نہیں ہوئی بلکہ مہربانی اور اسحاق بن دہویہ سے لیا گیا تھا

مترجم نے اس میں بیت کا ایک نم کا ہے سے مانتا ہے کہ ہم مانتا کے حق میں کچھ نہیں ہیں
 کچھ بات ہے کہ ان کے دہلی میں انکسرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی اہل اور محبت تھی
 جب ہمارے حسن کا خیال ہوا تو کہہ لگے ایک لگا رہتا تھا جس کو اللہ نے عطا کیا

پیدا ہوا۔ رخصتی اللہ عنہ کے ساتھ

علاء الدين بن قسطنطين

۱۔ اتفاقاً کراچی کے معلق میں سے ایک شعلہ میں میپھ تھا، جو اسی میں ایک ٹھکانہ کی رپورٹ ہوئی۔ یہاں سے
پرس جاتے ہی واقعہ شہادت ۲ ٹھکانوں میں پھر پیا اور میں دیکھا یہ دورہ کرنے لگا۔ ہمارے عجب
جسم کا تجربہ کرنے لگے۔ اس سے وہ ٹھکانہ کی رپورٹ ہوئی۔ یہاں سے میپھ جاتا ہے۔ اس کی قسمت -
۳۔ آپ کے بعد پھر ہمارے ۴۔ اہل بیت ہوئے۔ ہمارے آپ کے معلق میں فرشتے تو پڑے ہم آپ سے
ٹھکانہ میں ہمارے پھر ہمارے آپ کے ہمارے ۵۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)

شہر لوگوں سے ماہی صحت کا کثیر کا محرم سے لیا ہے مگر وہ سے ماہی صحت کی شہادت
محرم میں ہوئی تو یہ نہیں خوشی کا محرم یا مگر محرم سے آج صحت کی شہادت سے
نکلتا ہے سب سب کو اور شہر کا جہازات کو اس کی شہادت سے لیا ہے مگر محرم
صحت کی شہادت کی شہادت سے لیا ہے مگر محرم سے لیا ہے مگر محرم سے لیا ہے
اور صحت کی شہادت سے لیا ہے مگر محرم سے لیا ہے مگر محرم سے لیا ہے

موصوف نے اپنی کتاب "یہ سچہ و سچہ" میں لکھی ہوئی ہیں۔
 "تجربہ" کے تمام اہل علم، روش "نامیں" قرار دے دی گئی ہیں۔ "صوبوں" کے حلق
 میں۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء میں۔

”میں نے یہ سچا ہے کہ اے کے مسعودیہ اور قصہ سے یہ سچا ہے۔ سائل
سائل میں کسی فریق کے سوا فرائض ہیں۔ بلکہ فحش و عداوت و عداوت و عداوت کیا ہے۔ سائل
حدیث کا ادا کرنے کے لئے کوئی نہ کرتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے۔ عامیہ عام کے لئے یہود و نصاریٰ
بمبلی ہیں۔“ (توحید الخلق - دوا کرتی)

اس تشکیلی و بنیادی بحث کے لیے اس کی ایک ہی مائیں ہیں
علامہ میرزا غلامی کے یہ دور و نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کون کون سے مسائل پر توجہ مرکوز کرتے تھے۔
میت و متحرک، چنے کے بے سبب ناکان و صوبوں میں تھکے ہوئے تھے۔ دور رس کے بے شمار صحاح
میت اور شارح موقوفہ ام، لکھنا و محض حیثیت سے کام نہیں کیا بعض نظریات نے اس کے مختلف
دور کے متعلق یہ سمجھا ہے کہ وہ پہلے مادی حلقی تھے پھر مذہبی رنگ کے غیر مقلد ہو گئے
پھر مسند اہل حدیث، بھی ڈیرا پر مدد ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

۱۔ مولانا محمد انور شاہ کا تئیسری

۱۔ التوفیق ۳۵۲ ھ

فقیر لقا۔ محدث محقق، محقق جامع معنوں، معنوں حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری
۱۳۹۹ھ/۱۹۸۷ء ہجری قمری کے علاوہ مولانا کے مقام اور ان کے معنوں مولانا، معنوں
تو ان کے نام پر ہوئے۔ آپ کے آراء و اقوال پر کئی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے بارے
میں کئی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں کئی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ

محمد، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا
محمد، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا، مولانا

مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ

مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ
مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ، مدرسہ

يُطْرَقُ بِهِ رُفْعُ الْفِعْلِ عَنْ كَيْفِيَّةٍ إِلَى كَيْفِيَّةٍ

مجلس الشورى

قرائت کے بعد اعلیٰ کتب خانہ دار نظامیہ پبلشرز، اسلام آباد، پاکستان میں شائع ہوئی۔

پڑھ لکھنے کے سوا اس نے بیچا پس (۱۲۳) برس کی عمر میں شاہوں کی اور سلطان عساکر اوسے
اور پانچ صاحبزادیوں سے تدار میں دیا آٹھ سال ۵۶۰ھ ورنہ ان کی عمر سن ۴۷۲ھ ۱۰۸۱ء ۴۹۱
سن ۱۹۶۳ء پہنچیں وفات پا دی

آپ کے وصالی پہ علامہ سید عیسیٰ مدظلہ نے یہ تقریر کی تھی کہ:

”میرا حکم کن ہے اسحق بن مضر کا کہ تھے: ہر مٹاؤں اس سجدہ کی تھی جس کی اوپر کسی نے
 نہ کیا لیکن سجدہ کی جگہ شوخی ہے اس میں کڑاؤں سے معمور ہوتی ہے وہ جس کا نظم و قواعد
 حافظ اور نظم و حفظ میں باہر سے نکال تھے عظیم حدیث کے حافظ و محدث تھے، عظیم
 عرب میں سجدہ پر یہ معقولیات میں باہر شوخی سے بھرہ مد اور ہر وقتوں میں ظالم تھے اللہ
 تعالیٰ اپنی کواشوہں جس میں ان کا مقام اعلیٰ ہے ہم تک ظہر و باطن کے اسی خیر
 ہے قال اللہ و قال انہوں نے جو چاہیں کہ

مذہب و مصلحت کے یہ معاملہ اے، بائبل اور رسالہ بھی یہی کہتا ہے، یہی ہے جو ہماری زندگی میں رہا ہے۔ یہی ہے جو ہماری زندگی میں رہا ہے۔ یہی ہے جو ہماری زندگی میں رہا ہے۔

[illegible]

مرد مسوول! کیا ہے "یہود" کے خصلت مراد وہ جس کے علم کے قائل ہے کہ جو

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنی عاصمہ اور شاہانہ بن

حضر مروان کتاب اللہ کے کاری، زمین کے تقیر اور اللہ کی حمد کا فرائض کے لئے بنے

تھے ہیں

حاضر بنی عاصمہ کے کارکن اور عیسٰی مقام ہیں۔ بنے ہوئے تھے ہیں۔

”وکان بعدہم للفقہاء عثمٰنی حضرت مروان بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے

۱۲۱۱ء میں بنے تھے۔

”خبر ج میں اہل الصبح کلمہ سادہ بن مروان بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

۱۲۱۱ء میں بنے تھے۔

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے

عاصمہ بن عاصمہ کے لئے بنے تھے

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

(اللہ بصر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے)

مروان بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے

اکابر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

حضرت معاویہ بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

مروان بن عاصمہ کے لئے بنے تھے

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

”عمر بن عاصمہ کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے اور ان کے لئے بنے تھے“

لیجے خطرہ معاہدہ یہ مسمی اللہ عتد کی شہاں میں جہاں جی اور قسطنطنیہ کی جی ہے

مجلس علماء الفقه في الهند

(مذہب اعلیٰ کے لئے اس کی مطبوعہ اور اشاعت آتی ہے ۱۹۹۱ء)

یہ کسی عالم کا عاقبت نہیں ہے بلکہ ابوسعیدؓ اور معنی و مقصد کا بیان ہے۔ جس کے بعد
باقاعدہ تجزیہ و صورت میں ایک فنی (جسے شرعی عقیدہ حاصل ہے) حشیہ سے اس سے تبا
ہے جس سے یہ قار کے لیے بھی یہ واقعہ مخصوص حضرت عادیؓ کے لیے میں مطلوب
مستحقان کا نام حنا شکر کا ہو جاتا ہے

مجھ پر اس وقت بھی قہر رہے۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ میں نے اپنے ایک شخص کو ہلاک کر دیا تھا۔

میداد احمد، رئیس المد عبثہ کا قاتل بن

اور کچھ نہ کہتے تھے۔ کچھ جیسے امیر معاویہ سے ملائے جا چاہتے تھے کہ انھیں پرست کرنا اور رسول
علیؑ پر عذر دینا جو نبی ضرورت میں شرم و خجالت اور سزاوارتہ و رزق مسکین پر بے حسد اور رسول
اکملؑ پر عذر دینا جاسکتا ہو۔ ان کا جواب دیا کہ تم جو تھے تمہیں کچھ نہیں کہتے تھے وہ جو ہیں وہ
انکار کا اس قدر ذرا نہیں کہہ سکتے تھے۔

اور صلیب پر چڑھ کر مسیح بنی ہوئے۔ جس کے بعد وہ اپنے شاگردوں کو بھی صلیب پر چڑھ کر مار مار کر قتل کر دیا۔ اور ان کے بعد بھی کئی لوگ صلیب پر چڑھ کر مار مار کر قتل کر دیے گئے۔ اور ان کے بعد بھی کئی لوگ صلیب پر چڑھ کر مار مار کر قتل کر دیے گئے۔

۱۔ یہ اعمال و افعال بندہ کو تے فکر و خیال سے بے پروا کر دیتے ہیں۔

ان کے مریوان نے صحیفۃ الومرہ میں ممبر رسوں پر بیخود مہر چھوئی جس سے حسینؑ اٹکے
رسوں کو گم یاں بنی تھیں۔ جس رزلت پر پیش پٹی میں قوت کے ختم و سیر سناویہ بعد میں

ت کے لئے باپ میرے سے حضرت علیؑ م مومنین کا شرمندہ کو بیٹا م نکاح بھیجا تھا اور اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ میرے مومنین میرے صاحب ہر شخص حکومت چھوڑ دے جب کہ اہل اسلام کے انہیں ہم کو ملے گی حتمی کی ہر کسی یہ یزید نے جس نے باپ میرے صاحب حکومت علیؑ نے فرمایا کہ (یہ رسول اللہ ص ۵۵۲)۔

موصوف ہی کتاب میں بلاشبہ کی بجائے فاضل کے انداز سے لے میں آج سے
(ذاتی و دینی) حضرت علامہ اور حضرت علامہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاں روشن رہا۔ بتاتا ہے
"جو سچو عالم و عالم کی کتاب ہے وہ کتاب ہے جس میں فاضل کی جی میں کچھ پڑا ہے۔ جس میں
اور جو دنیا کی آفت و امیر ہو یہ کتاب کی عمدہ ترجمہ نقلیہ ہے۔ اندر گزشتہ کتاب کی ترجمہ کرنے
کے بعد کتاب دار میں یہ آفت و امیر (علاقہ میں ۹۲)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۲۰۔ شمس العلماء خواجہ حسن نظامی دہلوی

(۱۲۷۷ھ تا ۱۳۵۳ھ)

خواجہ میر محمد الدین صاحب گیلانی کنہ کی زبان میں خواجہ حسن نظامی کی نگاہ میں آتی ہے۔
یہ نظم کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو جس کا حکیم فیض آبادی نے اپنے کتاب

میں

خواجہ حسن نظامی مرحوم جو حضرت نظام الدین اولیاء کے خیر دوست اور حواریین میں سے
تھے۔ یہ شعر بھی اس کی شخصیت سے ہے۔ اس کا شعر ہے: خواجہ میر محمد علی شاہ
سے یہ بیت ہے: حکیم صاحب کنہ کے اس شعر ہے:

نظم علی جان مرحوم کا یہ شعر ہے:

میر بھی چلے، لکیر بھی چلی اور ملک بھی درخویدہ جاسے ہیں صحافت کا جنگ بھی
حسن نظامی، بلایا کے بہت سے ہیں۔ اس کی مشہور تصنیف ”قلمی بزم
اسلام“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ”آپ کا تصنیف کے اس قدر نظمیں تھیں کہ
کاغذ رنگ ہوا کے بے کافی رہا تھا۔ آپ شریعت اور شیعہ مابین مکیب تھے اور آپ
نے پوری طرح طبیعت کی شکایت سے کام لے کر کوئی گروہ کی سے ترقی دے کر تے بہت سے
اور وہ آپ کا ”ارواحوں میں“ ہے۔ اس ملک مدد سے

وہ دین کی شہادت سے اس کا شہادت کیا کہ کسی نے پوچھا

”معاذ اللہ“ کے تھیں مہاراجا یا پانی سے تو اس سے جواب دیا

”قوتیہ پکا کنگ دہلی“

اس شعر سے جو نقصان ملتا ہے اس سے اس کی نظریہ سمجھ سکتے ہیں

وہ نظم ”مستطابہ شمس الدین“ میں اس طرح ہے: ”میر شاہ قاسم“

خواجہ میر محمد الدین صاحب، خواجہ حسن نظامی کے جانشین ہیں۔ رضی اللہ عنہ چکی کا قلم ہاتھ

تھے۔ اس سے سمجھ سکتے ہیں

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

عظیم صاحب کو اس طرح کی لکھی گئی کہ اس پر ہندوؤں کے لئے کات جہاں ہے۔
خوبص صاحب کی جی ہاں فقیر اور ماں دیکھتے تھے پھر پانچ^{۴۹} نے حالانکہ خوبص صاحب مرحوم کے
کی فکر وہ پھر کو کیا جائے تو اس میں ایک نام دھوٹ پٹی جان سے بھرا ہوا تھا۔
لیکن وہ بڑے تھے۔ تھوڑی سی شادی تھی۔ جناب پر معاف نہ ہوئے کہ وہ پٹے تھے
عظیم قبیل عالم راہ کے بعد خیال تھا کہ وہ ہندو اور متنی جان کا بیٹا ہے۔
اس کا جیوں نے ایک یہ واقعہ دیکھا تھا۔ اس کا تھوڑا خوبص صاحب لکھی کے ساتھ سے
عل کر کہ وہ ہیں ہو گئے۔

خوبص صاحب سے نہیں تو ہاتھ آئے۔ جناب "میرزا محمد" تو یہ کہ بھی آپ میں بھی عظیم
صاحب کے نظر سے کے مطابق تو یہ بہت تو جناب میرزا محمد کے لیے دھوٹ افکار سے کہ وہ ہے
پاک ہادی محمد کے ساتھ تھے کہ شرف سے مشرور ہیں۔
"کوئی یہ پوچھے کہ حضرت علیؑ کے دے میں تھا" یا خیال سے تو یہ ہے۔ ان
ان کے دے میں یہاں چیتے ہو "وہو" "حسن" "جسین" کے بھی آپ تھے تو اس میں تا ہے
کوئی پھر رجسٹر تھے۔

مگر عظیم صاحب نے یہاں سے لکھے کے بعد خوبص صاحب نے یہاں سے لکھا۔
"اس قدر سے جو بھی باطن نکلتا ہے۔ اس میں اب نظر ہی بخوبی ہے۔"
اس سے معلوم ہے کہ خود اس جہاں کے ایک بھی یہاں "دار" اور "دست" صاحب سے
اور لکھا ہے کہ وہ بھی اپنی طور پر دیکھے متوں میں نہیں سمجھتے۔ اور وہ خوبص صاحب سے اس قدر
توں۔ یہ لکھا اپنی جگہ مطمئن رہے۔ "خوبص صاحب سے شاعر۔ اس میں ایک پہلو" اور
جس کا پاس قدر تمام کے اس کا یہاں سے دہشت ہے "گنگا" بھی کچ سے
جس کا جو ہوتا ہے کتا ہے سی سے بہت
"وہاں سے جیوں کے رگ جو غم سے ان جان کا غم ہو تو اور کے ہو
نام اس میں ۵۳۵ ۵۳۶ مطبوعہ بنان پٹنہ رور گاؤں (شریہ)

خوبص صاحب نے یہاں سے لکھا۔ "اس کے ساتھ خوبص صاحب نے غنائ کے تین میں" تو اس کا
"اس" تھے یہ ہے۔ "میرزا محمد صاحب" اس گئے چلے خوبص صاحب نے رضی اللہ عنہ
تو میں نے مرعوب ہو گئے۔ (موسم) کے تو میں عادی تھی لکھتے ہیں "اقوال" کے مسئلہ عنوان

بدامعہ رضی اللہ عنہما قدس

ثمین حسن علی

کے قہقہے "رے جی" اور "چہ حضرت علیؓ" بجا کرتے تھے۔ اس کے بعد ارموزِ شامی میں مقام حضرت
حسینیؑ کو تحریر کی ہے جس سے آپؑ کی دہائی کے دو چوتھے اہل ان نظرات کا پتہ پڑتا ہے اور ساتھ ہی
اسے نیز "ایک مجلس بعد، مکان ۱۰۶۰-۱۰۷۰" کی تاریخ "حرب و غم مدہ سلام حال مسلمانین
میر سلاطین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف "تہذیب" کے حوالے سے
"امام شیعہ بنو ہاشم" سے "یوں پھر صاحب کونین" کی تاریخ "یہ وہ زمانہ ہے کہ
۱۰۶۰ء میں جبکہ اور طالع و مناسبات" کی جگہ سے "چنانچہ یہ صحت ایک شخص کا وجہ
ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ سنا کہ یہاں پہلے ہیں، اس پر حیرت و تعجب میں آتے ہیں ان کے اختلاف ہے
وہ کہتے ہیں کہ "یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جس کی جعب عصبی (بے شک بہرہ رمت ہرے
عصب و سبقت کے گئی) کے مطابق ہو سکتا ہے کہ وہ واسطے کے قیامت کے دن جوئی جنت
میں آئے یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا یہ کہنا کہ اس کا قلم بھیجے دے"

کو یہاں پہلے سے مراد ہے

بدشہد کی تھیں رحمت ایک قوم ہے اس کے اس کا اندر نہیں لگاؤ تھا کہ تھیں
بھی۔ "یہ وہ تھا کہ ایک فاسق و فاجر تھا کہ یہاں پر کاروبار تھا کہ جس نے وہ وہاں رہا تھا کہ اس
مہدیؑ کی شکل ملتا ہے کہ اس کا نام یہ تھا کہ اس کے جہد گھر سے نکلا اور اس سے لپکا گیا کہ اس سے
وہ اس کی شکل ملتا ہے کہ اس کے جہد گھر سے لپکا گیا کہ اس سے لپکا گیا کہ اس سے لپکا گیا کہ اس سے
چند گایا ہے کہ اس کے جہد گھر سے لپکا گیا کہ اس سے لپکا گیا کہ اس سے لپکا گیا کہ اس سے

(اس صاحب کی شہادت میں اس کی ایک کاپی تھی جس کا ترجمہ بھی کیا گیا تھا اس سے)

اسے کتاب "رہنمائی" سے اس کا ایک کاپی تھا کہ اس کا ترجمہ بھی کیا گیا تھا اس سے

یہ دار کچھ میرا ہے اس کا نام اس کی ہے

"نعت جبریل" یہ کتاب اس کے ہے کہ اس کے نام یہ تھا کہ اس سے

امام و سپہ سالار حضرت امیر المومنین علیؑ (جی ب)

یہ صاحب کے حوالے سے ہے کہ اس کے نام یہ تھا کہ اس سے

کہ اس کے "مولانا" یہ ہے کہ اس کے نام یہ تھا کہ اس سے

یہ وہ تھا کہ اس کے نام یہ تھا کہ اس سے

یہ وہ تھا کہ اس کے نام یہ تھا کہ اس سے

اصول کے ذریعے مل کر ایک ہی شہر بن گئے۔

حضرت امام حسنؑ نے بھی اور حضرت علیؑ نے بھی، بن خاندانِ ہند میں ایک نئے شہر اونچے بن
عدی وجہ و خدمت سے بہار میں اسلام پھیلانے کے لیے گئے تھے۔ ان کی قیامی حکومت قائم
کر کے کے بعد سے اس عمارت معلوم ہوتی ہے اور بھی طرح طرح کی بدعتیں اور شرک و کفر کا یہاں
نے سب اسلام جیسے پر مہمانوں کو سب میں داخل کیا۔ انہیں ان کے لیے جو اور یہ معاویہ کا نام ہے
معمولوں میں تھا۔ سب کے لیے جو ان کے لیے یہ ہے۔

جندہ شہر کے بعض مقامات پر بھی گورنر کے اس کتاب کے واقعات لکھے گئے ہیں۔
وہاں اور حاکم بن سے ان کو سب پر ہوا۔ وہاں میں بھی شیعہ جماعت کی طرف سے اس کا ذکر
ہوا تھا۔ مجھ کو اس کے دیکھنے کی ضرورت تھی۔ اس کی گھر میں حالات کی وجہ سے اس کا گھر اور
صاحب شیعہ لکھنؤ بن و پانچویں کی یہ ہے جس میں سب سے پہلے گئے تھے اور یہ کہ کامیابی سے
واقعہ کتاب کا خلاصہ لکھ کر بھی لکھا اور اس پر اس کا نام ہے۔

اس کتاب کو دیکھ کر بعض لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ میں شیعہ ہو گیا ہوں۔ اس واقعے کا لکھنا
میں اور اس کے کہ میں پانچویں ہوں اور حد تقاضا کر رہا ہوں اور حاکم بن میں اس کا نام ہے۔ مجھ کو شیعہ ہونے
کے کسی اصول سے لگتی نہیں ہے۔ اس میں ملتا ہے کہ تمام اصول حق و عینیت کے
میں ہے۔ اس کی کوئی چیز اور شیعہ جماعت کو وہاں بیت سے لے کر باقی جماعت دینی ہے۔

(صاحبہ شہر، ۱۹۸۵ء، مطبوعہ مکتبہ طیبہ، شہرہ، دہلی، لاہور، انڈیا، ۱۹۸۵ء)

نہ صرف اس طرح کے سب سے اپنے بن اسلام کی حالت مرے آئین کے بارے
یہ ہے کہ جو حسن ظاہر کی کتاب پر جسے ناکوں مسلمانوں کو ملتا ہے اور اس کی
نہ صرف اس کی بھی ہے اس کی پانچویں ہے اس کی حالت مرے کسی حال میں اور
تصاویر تو بولتی ہیں کہ اس کی چاروں طرف مسلمانوں کی گزیریں

✽ ✽ ✽ ✽ ✽

پیدا معہ روضی اللہ عنہ کے ساتھ

مسئله ۱۰۰

مَعْلُومَاتِی، مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحَسْبُ عَلَمٍ لِّی فَرَحِیہُمْ عِلْمٌ بِسِرِّی

لیکن نابینا اسلام حضرت محمد بن عبدالمعزؒ کا ہمیشہ رہی سنت ہے جس سے ایسا نہ نکلتے
خلافت کے عدم رہنے کی وجہ سے نہ اندھا یا مساجد اسلام نابینا نہ تھکی و نہ مرمت نہ
ہوئی اور ان کی سچا سچ خبر سے ہی جگہ جگہ یہ کہیں ۱۲۱۰ء سے یہ مساجد (لاٹھیاں) سے
تیرتے نہ رہے سچا نہ کہ جگہ جگہ جھڑی سے اور ہر جگہ سے کھائی اور حسانت عمر بن
عبدالمعزؒ کے گناہی رہتی ہے

۲۔ رگ علیل موسیٰ کا یہ کہ اس عظیم تھا کہ مساوات منہام اور دوسرا منہام منہام
الانام نے بھی اس کا منہام منہام

ماجدہ خدایہ کے سب سے بڑے اہل علم جوانوں نے اسلام آباد آیا تھا یہ تھا۔ حالت رشتہ
اسلامیہ حسن و عافیت کے ساتھ۔ انہیں بھی حکومتی شخصیتوں کے ساتھ۔ اس میں
تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی یہ وجہ ہے کہ یہ بھی بلکہ حکومت کی یہ وجہ ہے کہ اس میں
تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی یہ وجہ ہے کہ اس میں تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی یہ وجہ ہے کہ اس میں
تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی یہ وجہ ہے کہ اس میں تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی یہ وجہ ہے کہ اس میں

۱) جو اصرار ہے کہ ان باتوں پر صواب اللہ خدا جب دے وہ اسے نہیں دیتا کہ آپ بلا سنجیدگی میں
اس پر مطالبہ کیا گیا تھا کہ محتاط نہ کریں اور جتنے قصص میں اسوں میں اسرار و معجزات و اربعوں
کو لکھی جنہوں چاہے ہیں بد زعمیہ متین خطر سے معاویہ میں اللہ عزوجل ان کا رد کر دے اور فرما دے ہیں
اور تھیلے سے اُتار دیا۔ اسی طرح اس کتاب میں بھی جو کچھ ہے اس سے بد زعمیہ
جانے کر کوئی لگا کر دے جس سے (امجدی جلد ۱ ص ۳۶۱، ۳۶۲)

[illegible]

بیدار ہو، رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن جاؤ۔

اس جلسے میں شیعوں سے کچھوں صفحہ سیاہ ڈالے اور مرے ہم ننگ بن کاغذ خنجر کشیں۔ ان کا چند قائل ڈاؤن سب ہیں ہیں

معاویہؓ پہ جوا ہر کے شرعی رائے لاگو نہیں ۲ صحابہ رسول اللہؐ اور معاویہؓ صحابیت ۳ مولیٰ اور معاویہؓ ۴ رۃ قتلاں معاویہؓ ۵ جس اور اہل بیتؑ کی شہادت

راجم انکرونگ کے سامنے اس وقت بنی تائب ممبر معاویہؓ ہے اس میں حضرت معاویہؓ، حضرت ابی سعید و جندب رضی اللہ عنہما، جس مختلفا سے وہاں پہا میں نقل کے میں یہاں سے متنبہ کیا، انکو مٹا ہے یہ قاضی نے کیا ہے

اور ان کے ساتھ بنی تائب کے معاویہؓ سے رجوع کر کے، اس علیہ السلام کو قتل اور تو یہاں نہیں تھا اور یہاں اس قتل کے دوران میں تھا کی اس معاویہؓ سے وعدہ کرنا بنی تائب میں نہیں آتا

وہ یہاں سے معاویہؓ سے رجوع کر کے، اس علیہ السلام کو قتل اور تو یہاں نہیں تھا اور یہاں اس قتل کے دوران میں تھا کی اس معاویہؓ سے وعدہ کرنا بنی تائب میں نہیں آتا

اس واقعہ کی میں پوچھا کہ کیا یہاں سے رجوع کر کے، اس علیہ السلام کو قتل اور تو یہاں نہیں تھا اور یہاں اس قتل کے دوران میں تھا کی اس معاویہؓ سے وعدہ کرنا بنی تائب میں نہیں آتا

پس اس واقعہ کی یہ مطابق معاویہؓ کا یہاں سے رجوع کر کے، اس علیہ السلام کو قتل اور تو یہاں نہیں تھا اور یہاں اس قتل کے دوران میں تھا کی اس معاویہؓ سے وعدہ کرنا بنی تائب میں نہیں آتا

میں یہی مسئلہ یہاں سے رجوع کر کے، اس علیہ السلام کو قتل اور تو یہاں نہیں تھا اور یہاں اس قتل کے دوران میں تھا کی اس معاویہؓ سے وعدہ کرنا بنی تائب میں نہیں آتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان

ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں ہے۔ میں وہاں سے نکلتا ہوں اور آتا ہوں۔ طاہرہ نے کہا کہ اس وقت کے قاتل نہیں۔ یہ وہی ہے؟ سائل کے نیچے اور اس زمین کے اوپر نصرت کے قاتل۔ سے تو؟
البتہ کہ تو کہہ رہی تھی جو نعمت اللہ علی الطاہر۔ طہانہ یہ نہیں ہے اور ہم اس پر
کے سب سے بڑے ظالم کو کہہ رہے ہیں۔ کہنا کہ یہ وہی ہے جس نے کہا کہ یہاں چلیں، میں
جو تک نہیں رہتا۔ یہی ہے؟ یہ یہ تھا کہ زمین سے نکلتا؟

گھر میں رہنے کا تھا؟ کے قاتل نہیں۔ یہ نصرت کا لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی ہے
یہ یہ بھی شہادت ہے کہ اس پر پاب ہے مقدمہ قائم نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ اس نے کہا ہے
یہ صرف نصرت ہیں اور اسے جس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
حدود میں اس کی نہ تھا کہ اس نے کہا ہے کہ میں اور یہ تو عیناً نہیں کہ میں نے کہا ہے کہ
یہ ہے وہی ہے جو اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس

یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس

یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس

یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس
یہ کہ اس نے کہا ہے کہ میں اللہ اس پر نصرت کرنا نہیں اور اس

جملہ نکل چکا تھا اسے بعد میں یہ صرف غریب حاصل ہوئی مدد سے بھی براعتوں میں بھی قریب
یا گیا یہاں اس کا تجربہ بہت شایع ہو جاتا ہے

مولانا قاضی مظہر جمیل صاحب برکات مولانا محمد نثار جہاں گھر آتے ہیں کہ

”سنا ہے کہ میراں میں رہنے کے بعد راولپنڈی میں پرکار و رہائش کی مشق دیکھ کر
نئی آفتاب سے اوردت گری گئی ہے؟ وہی ختم ہو چکا ہے۔ اس میں میں نے قدم
نہیں ڈالے۔ ظاہر ہے کہ قریب میں جگہ بہت زیادہ عام بات اور اکثر تجربے کے لیے اس
پہلو سے حضرت مولانا کو بہت ہی محتاط اور بات چیت پسند ایک محکمہ نکل کر رہا ہے جو
۱۰ سال سے میں نے خورائے گاؤں سے عامے ایک دفعہ پر چند دفعہ میں نصیحت اور حضرت صاحب
رحمی علیہ السلام کے رجحان حضرت صاحب سے ہو کر رہا ہے۔“

حضرت علیہ السلام نے بھی اپنی صف کے وہ میں ہیں اور حضرت مولانا رحمی
علیہ السلام کے چہ صہب ہوئے ہیں جہت سے اس سے سراج ہیں میں حضرت علیہ السلام سے ان
کو پاس سے ان کی مجلس میں اگر صف میں بھی حضرت مولانا رحمی علیہ السلام کو جگہ مل جائے
تو ان کے لیے معاف اور عیش فرمے ”کہ مولانا رحمی علیہ السلام کے لیے معاف کرنا۔“

حضرت علیہ السلام نے حضرت مولانا رحمی علیہ السلام سے قاریہ امتحان نامہ یہ تھا کہ
سب سے پہلے مولانا محمد نثار جہاں سے توفیق نکالتا ہوں میں سے ہے۔ یہ مولانا
”مظہر قاری“ کا قصہ ہے اس لیے ایک مضمون حضرت مولانا عبدالحق صاحب قاری
مہدی کی برکت و شہادت کے تحت تاج پائیں جو موصوفے کی مضمون پٹی سے
میں ”تھوڑے وقت میں در عنوان مظہر معمولی کتابوں“ صفحہ ۳۷ پر نقل فرما دے جسے پتہ میں
چنانچہ قاضی مظہر صاحب ۱۹۸۳ میں ”سیدہ خلافت“ مجموعہ تفسیر آیات قرآنی کے مقدمہ میں
رہے مولانا رحمی علیہ السلام نے قاری قاریہ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ کے نام
”سیدہ صاحب قاریہ“ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ میں
پہلے سیدہ صاحب قاریہ کی قاریہ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ میں ”سیدہ صاحب قاریہ“ میں
حیات دہشتہ ”لاہور وستان میں اشاعت ۱۹۸۵ء اشاعت دوم ۲۰۰۲ء جبکہ پاکستان میں
اشاعت ۱۹۸۸ء مطبوعہ ۲۰۰۲ء تحقیقات اہل سب جاس پانک حکم پورہ لاہور ۱۹۸۸ء مطبوعہ ۲۰۰۲ء
فروری ۲۰۱۱ء میں حضرت قاضی صاحب کے ایک عقیدت مند مشق محمد سعید جان صاحب کے آئے

پیدا ہو کر، ریشی اللہ عنہ صلوٰۃ علیہ وسلم

عنوان: عربیہ اسلامی فلسفہ

اپنے تاج پر "ایہ بدست و نظیر" لکھ رہے ہیں۔ ایک تو یہ بات گنہگار صرف حصہ چلو ملک اس
تعمار و قاعدہ ہائل سب کا عقیدہ ہے کہ قرآن میں "کر" کے توالی ہی کے عرب نے سخت مر سے
اس سے یہ بات لکھی "خود ہی واضح ہو گئی ہے۔ بدست و نظیر وہاں کے حکام کی "عقیدہ" ہے؟ اگر
نہیں ہے، چودھویں صدی میں پہلی مرتبہ "کر" کی عربی لہر "واحد" کی تمام پہلی عالم کے توالی
"خود" "عقیدہ" کی حیثیت سے لکھی گئی "عقائد" کا "نفاذ" کسی طرح ہوتا ہے؟

اور اس سب کے عظیم کام اور بلند علمی مقام کے پیش نظر بالکل یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سب کے
حکمران تھے اور حضرت معاویہؓ کے یقین تھا کہ جسے یہ بہ ہوگا کہ حضرت سے غیبت میں
میں صرف سوال (نہی بیوقوفی) میں صرف اس کی نظر سے معاویہؓ کو جھکا رہا ہے تو اس کے لیے
سنا ہے اور اس میں ہے کہ لیکن مولانا محمد منظور رحمانی ہمدانی نے کسی شام صاحب مولانا
مظہر حسین ہمدانی سے کہا کہ معاویہؓ کا بوقلمون و مفتی محمد سعید عثمانی نے یہ کہتے ہیں
اسے تسلیم کرنے سے پہلے کہ یہ سب ان کی کاہنہ (اسی) میں ہے کہ یہ وہ ہے امیر قوی
۱۳۱۷ھ تا ۱۳۲۷ھ میں تھے۔ ان کے مالوں کے حوالہ سے جو بعد میں سب سے سب سے مل گیا تھا
وہ ہے لیکن اگر علماء کی طرف سے ان کی کوئی دلیل نظر سے نہیں آ رہی ہمدانی کا کہہ
نا کہ "معاویہؓ کا کبھی بھی یا نہ ہو سے صحیح سمجھ کر ہی نہیں کیا ہے" اس طرح ان کے بھی شیعہ
یا غیر شیعہ طور پر ایک پہلے فقہ صاحب بن شام میں "تخلیص" کے سر تحریر ہو گئے۔ ان کا نام
اور تعلیم کی وقت نشان اور قلم ہے کہ ان کے بارے میں حضرت معاویہؓ سے کسی حد تک کی شان
میں ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

منظروا سلام مولانا، مہدی الاور محسن علی ندوی بھی مام اہل مفت کے ذریعے بھٹ قوس کی "تسعين" فرمے۔

تصویر کاٹ کر یہاں سے طبع اور حقیقت پسندیا کو کثرت شامشیر کے طویل
 تاخیر کے دو جہ حضرت مرثیہ دوسرا عادی کے درے میں جنوں نے میٹر مرقع راتیا
 چلی لارہا ۱۰۰۰ کے شمس کے مائیکو مٹر علی کی کیفیت و نسبت جان گئے سے ۱۰۰۰ م
 ہے اور معظم ہوتا تھا کہ اب یہاں اس کی تعلیم و عظمت کے مٹا جلا مٹو سے علی یہ نام
 کے بھی پڑے۔ تاکہ اس کی محبت سے مراد تھے (پہلے جے جے احمد دوا مئی ۱۹۲۲)

حضرت تہذیب کی طرف سے حضرت سجاد علی رضی اللہ عنہ کے درے میں امام اہل بیت کے

اس موقع پر مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے کہ ان کے یہ تصوف اور سلامت طبع حقیقت پسندی کا مظاہرہ ہے۔ حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان یہ وصیت کے فرق ملاحظہ فرمائیے۔ چاہے سوائے یہ ہے کہ کیا حضرت معاویہؓ کی "تفسیر" کے بغیر حضرت علیؑ کی تفسیر۔ ہر نسبت سے ان کے سوائے چاہے سوائے کیا کہ سوائے کی "تفسیر" و "تفسیر" کو سلامت طبع اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ ہے؟

جو حقیقت ہے اسے صحیح فقہ قرار دے گا۔ ملائمت طبع و تحقیق پسندی کا مکمل تقاضا ہے۔¹⁷
 ایک دوسرے کا علم یہ ہے آپ کو بتا دوں کہ عبداللہ مکمل ہے اور اپنی حدود سے رہا نہ ہو تو
 شہادہ کے لئے اس کی اپنے آل و صلہ سے حادیہ رہا نہ ہو اور اصل بیت پر نہ ہو بلکہ اس کا قب
 فی طبع کوشش نہ ہو جس کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ بمقام شہادہ ہی بھی واقع ہوئے ہوئے
 ہے۔ امام اہل سنت پر وہ بھی جو علیٰ کفی فارغ ہوئی کتب کی ترجمہ بھی حضرت معاویہ کی مدعا کے
 ہے۔ صرف بتانا کہ امام وہ ہے جو "مختصین" کے لئے کوئی "مردہ" اور "عبداللہ" اور یہ ہے کہ
 مقتدا قرآن و حدیث چاہئے اور اکتفا نہ کرے۔

[illegible]

اس لڑائی کے متعلق اہل مفت کا مقصد یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی طرف سے جو فتوے جاری ہوئے ہیں، ان سے معاوضہ و فتنہ نہ اڑاتے اور ان کے ساتھ دے باجی و طاغی و ملگرسر خطا نہ ان کے۔ اور یہاں نہ بیکس نہ یونکہ نہ بھگی ہوئی ہیں۔ دوسرا حوالہ اہل بدعتوں کا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جو خطہ فتنی ہے، اس خطہ فتنی کے سبب موجود ہے۔ اس کی خطا و کوتاہی ہے۔ ہمارے کہنے میں جس پر غفلت و شرمان کی طرح مواضع

یہاں سے، برقی اللہ عزہ عنہما قہ

سوال نمبر ۱۱۱

فليس هو سكا فطره ما ويرسى الله عشر ليلة القدر في شجيرة من شجر الجنة من شجر اللد

عقلمند کی صلاح و ہیئت کے لئے اور چھٹا شبہ چھبہدہ حق سرگئے^{۱۰} (حکما نے راۓ دینے سے ۲۳)

حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان کی فرقہ و تشیع کے متعلق حضرت مولانا

مشکور احادیث نے بھی حضرت کو ائمہ ثلاثیہ سے قراباتی ثبوتوں کی روایت، ساری باقرات کے ضمن میں نقل

۱۔ جسے کچھ سے پہلے پہنچا دیا۔

”مذکور علی۔ تعمیر اور ترمیم کی طرف سے بھی کام میں آیا اور صرف مذکور علی اللہ

عمر کے لیے جو ہے یہ شخصیت کے بارے میں نہیں حضرت علی مرتضیٰ سے ان

تو پانست؟ بنوں کیلئے حرم؟ صفت سوال میں بھی حضورؐ کے معاذ بہرحمی اللہ عنہ کو حاکم فرما ہے

تو ان کے لیے معاف اور عیش گھر

من و نوب شہید ہے۔ ہمارے شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ:

امور میں بھی جادہ تھی، سے انحراف نہیں کیا اور ہمیشہ مسئلہ ۱ خط و اتھار سے بھی مسئلہ

۳۰ کا کاپی اٹل سہ = ۸۸/۱۰۰ ص ۷۱ کے ساتھ دیکھئے

۱۰ لاکھ روپے کا چھوٹا پتھر کا پتھر ہے۔ یہ ایک سال کا پتھر ہے اور یہ ایک سال کا پتھر ہے۔

نہی بھی تہذیب کا نام ہے۔ اسے اشیاع یا مے یونانی کی طرح کسی مخصوص جنس یا صفت سے نہیں جانا سکتا۔

معنوں کی وضاحت اور اس کی وجہ کے سبب عواموں میں متحدہ تھے ان سے کئی عہدہ لیا اور کئی

[illegible]

(امام اہل سنت حضرت علامہ محمد عہد انکسورہ روفی ٹھکڑوی حیات و خدمات عس ۱۹۶۱ء، ص ۶۲)

فہرست موصوفہ: ۱۰۰ باب نہا یوں جس بعض امور کل عمر میں، جس کی وجہ سے

ہیریاں بوقت نہیں سے اب جتنے مٹو گئے صحابہ کے سلسلے میں کیا یہ رد شرعی قطعاً باطل صحیح ہے

سُئلَ سَوَالُ بَعِيْرٍ لَيْسَ بِرَحْمَةٍ مِّنْ رَّحْمَتِي وَنُصِيْبٌ مِّنْ نُّصِيْبِيْ وَتَقِيْبٌ مِّنْ تَقِيْبِيْ ۚ

بلا مبالغہ ہے کہ روایات کی سیر ماضی میں سے صرف ایک نظر سے جھانکنا یہ رسمی انداز ہی ہے جسکو جیست کے

ما تھو جہ سے ٹنڈ پڑا۔ اس سے ”جائی جائی“ کہتے ہیں۔ ”خا“ اور ”کھ“ ”کھ“ کے مقام

اگر تپ میں رکھی یا کھانے کے شرابی تقسیم و تقبیل سے پہلے یا اسے سبب سے پہلے

انسان کا مقام و مرتبہ بھی لفظ انور کے ساتھ شرطاً بیان کیا ہے۔ اسی جملہ میں ہے

”میں نے ہانسیٹ کو ملکا ہے“ اور اس عقائد پر رہ گئے بھی حاکم جیٹس میں ”میں نے ہانسیٹ کو ملکا ہے“

پیدا می شود. رضی الله عنه و آله

میرا محمد باقر خان

”بھتیجیوں! میں بھی جگر لٹکا رہی ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ اب وہاں ہشتر سے یہ جملہ دور ہو رہا ہے۔“

ہمدی یلقباً "کفایت" کے شرعی حکم کے شجاردہ اولیٰ محرمات سے

عبداللہ ابن ابی الحسن علی مدوئی کا یہ تجزیہ درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ "جملہ" منقرض عربی کی محبت

عقیدے میں "مکمل رہ" کی ہیئت سے بچر تصور کے اثر کے تحت صارف ہو گئے

ٹاج کی بیوہ ہے کہ نظر ملے گی۔ کہہ رہے ہیں ہمارا دل صحت کے کس قسم کا علاج ہو

فارس، اپنی مائیں پر اللہ کی رحمت سے بہرہ ور ہے۔ اس کی شہادت بھی لکھنے پر مجبور ہوئے؟

”بعض لوگوں کا یہ ہے کہ ان کا غور سے سمجھنا ہی نہیں ہے۔“

حالات کے مذاں و طبیعت جس حار و نیت کی مختلف پیر و شوخی سے ملکہ بولانا مرقوم نے پیدا علی مرقوم اللہ

اچھ کے جوہر لالچے تکھے میں افسوس چھڑ کر معلوم ہوا کہ اللہ کی نجات سے حارِ بیست کی مستی ہے

مرد و پادشاهت سے بالکل بیٹ کر ہم سے وہ اسی طرح محبت و عقیدت رکھتے تھے جہاں ملت

داشعوا ہے۔ والکے مجھے قتل علیؑ میں ایک دوسرا مہمات یہ سوراہے کے قلم سے غلوں جھلک نظر آں۔“

لہذا اسے طرابلس پہنچے جولائی ۱۹۶۳ء کو اسے ماسکو میں ملازم محمد عبدالغفور قادری نے بلکھونی میاں سے

اسماء بنت ابی بکرؓ، صبر و عزم کا نادر نمونہ ۶۶۷ء میں بطور اوارہ شخصیات ۶۷۱ء میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ۱

[illegible]

رَبِّی اللہ عَزَّوَجَلَّ: "محبیب الطریقین" امریکی، قمری ہیں۔ "ابوبکر" سے پہلے پہلے

”عبدالغفار ایک بچہ ایک ہو جاتا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما مکہ سے پہلے شرف ہے

انعام جوے مخصوص نظر آتا ہے۔ اے آگاہ میں درج ہے

حضرت علیؓ نے ایمان اسلام میں جو نئے اور پہلے حلقے بنائے ان کے بعد تمام مسلمانوں سے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا اور اس وقت تک کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو

۱۸۔ تے کس مرہ بہرہ آئے حضرت خنوں نقبتہ رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ حضرت عمارؓ

رہیں اللہ رحمہ اللہ! رشتہ اٹا لیں، حاکم اور چار بیٹے اور بیٹے کی سر سے لٹکیں۔ ریت مٹی ہیں۔

اور وہ ہی حضرت علیؓ سے تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا مقام ٹھیک کیا۔ چنانچہ اس نے ایک کتاب ”عقب قدام“ تیار کی جس

۱۰۔ مکتبہ کے چھترتہ کتب خانہ کے قصبہ میں بڑی اصحاب مکتبہ سے

۱۰۔ کیا جاننا غلط ہے؟ نہیں، یہ جاننا ہے کہ جس کو یہ سمجھنا چاہیے۔

[illegible]

لفظ "موجود" موجہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے

جب یہ لفظ "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے

یہ لفظ "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے

تقریباً یہی صورت حال ہے کہ "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے

یہ لفظ "موجود" کے معنی میں یہ لفظ "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے یعنی "موجود" کے ساتھ ہے

$\mu_{\text{H}_2\text{O}} = 9.1$

یہ کتابیں تو ایسی امت مسلمہ کے حضرات عوامی ریحی اللہ عنہ لکھی تھیں اور مرید کے
باجو یقیناً حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح "رضی اللہ عنہم" رضی اللہ عنہ کا نام عزائم
احسنی اور احسانوں کا مجموعہ ہیں۔

گوئی مذاق ہی حضرت علیؓ کے گفتگو میں رنگ کر چکا ہے۔ جیسا علم و فضل اور لطافت و باوقار نے شمسائیں کو شہر چرخ میں کر کے حضرت مہدیؑ کے عہد کے شہر سے سجایا ہے۔

☆☆☆☆

۲۳۔ سید قطب شہید (۱۹۶۶ء)

سید قطب کا اصل نام صرف سید ہے، ان کے چھوٹے بھائی کا نام محمد قطب ہے۔
 قطبؒ کا خاندان ۱۴۴۰ھ سے لاہور میں رہا۔ سید قطب اور والدہ کا نام قطر حسین عثمان
 تھا۔ سید قطب ۱۹۲۳ء ۱۹۰۶ء میں لاہور کے ضلع "نسیمیو" کے "موتھا" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔
 بعد میں ان کے والدین اپنے گاؤں کو چھوڑ کر لاہور کی ایک وہابی سنی "محلوان" میں آئے، جو کہ
 سید قطب بچپن کا علم و حفظ قرآن مجید کے پیر ۱۹۲۹ء میں دارالعلوم (لاہور)
 میں آئے۔ ان کے والدین نے ان کو ۱۹۳۲ء میں "پیشہ" میں داخل کیا۔ ۱۹۳۵ء میں شہر میں
 گئے اور وہاں سے "پیشہ" کی حاصل کیا۔ پھر عرصہ "درت تعلیم" کے تحت سرکار میں
 ملا۔ ۱۹۳۵ء میں انھوں نے "مدرسہ" کے "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۶ء کو اسلامی
 تنظیموں کے "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۶ء کو اسلامی تنظیموں کے "پیشہ" میں
 سید قطب نے "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۶ء کو اسلامی تنظیموں کے "پیشہ" میں
 ایک کتاب "الحدود" احمد عبد الحلیم نے لکھی ہے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام
 پر آئے۔ ان کی "درت راقم" کے نام سے اس کا "پیشہ" ہے۔ "درت راقم" کا نام
 ۱۹۳۸ء میں "پیشہ" میں داخل ہوئے۔

محمد تمیم بن علیؒ محمد بن علیؒ کے نام سے منسوب ہے۔

"حدود" ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 اس کتاب کے ساتھ "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 یہ "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 "حدود" ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 اس کتاب کے ساتھ "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 یہ "پیشہ" میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔
 "حدود" ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی۔ ۱۹۳۸ء میں پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما قدس

سید قطب شہید

میں نے کہا کہ مجھ کے بعد یہ مهم شہداء کی پیش چھپ چکا ہے اور جب تک کہ میں وسیع پیمانے پر
تقسیم ہو رہا ہے اس کتاب کے بیان کی قطعاً دوں میں تڑھے رہ چکے ہیں یہ انگریزی
جز۔ سوشل سسٹم کا مطالعہ کے نام سے "میں نے اس کتاب کو سوشل سسٹم" کا عنوان دیا تب
سے ۱۹۵۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ قاری، ترقی، انڈیا، اور روس میں بھی ترجمہ چھپ چکے
ہیں اس کا ترجمہ "اسلام کا تصور" بتائی گئی نام سے ملاکا۔ جی ٹی مشن، لاہور۔ شائع
کیا ہے۔ ترجمہ ہوا ہے "اسلام کا تصور" اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب (مبارک) نے
یا ہے۔ (پیارے وطنی، مکتبہ دارالعلوم، لاہور، پاکستان) (۱۳۲۰ھ)

"پیارے وطنی" کا مقدمہ جناب علامہ صاحب نے لکھا ہے۔ عنوان: "مستقبل اور تصنیف" علم
دار ۱۹۹۸ء لکھنؤ، پاکستان میں شائع ہے۔ ۱۹۶۸ء میں "اسلام کا تصور" لاہور میں
پہلی بار شائع ہوا۔ رضی اللہ عنہما قدس۔ "پیارے وطنی" شائع ہوا تھا اس
وقت سے اب تک عرب میں اس کی کئی کئی شہداء شائع ہو چکے ہیں جس میں مصر کے
مطابق مختلف مطابع میں اللہ علیہ وسلم کے متعلق "کئی قابل ذکر" شائع ہو چکے ہیں۔

مطالعہ معارف، جی ٹی مشن، لاہور، پاکستان سے متعلق اس کتاب میں مولانا، سید ابو الاعلیٰ مودودی
صاحب کی شہداء، خلافت، اور "اسلام" کے حیرت انگیز مباحث ہیں جن
پہ شہداء ہیں جو کہ "اسلام" اسلامی کے ساتھ تعلق رکھنے والے مکتبہ مودودی، لاہور
کتاب میں اب بھی شائع ہیں۔ اس وقت نظر آتا ہے

مکتبہ مودودی کے مطابق "کئی شہداء" میں سید قطب کے "پیارے وطنی" کے بارے
میں کہتے ہیں: "میں نے ۱۹۶۸ء میں اس کتاب کی تالیف سے اتفاق کیا ہے اور یہاں کی طرح
میں وہ لکھتا ہوں ہے۔"

یہ جواب کے بعد کے ہونے والے "کئی شہداء" کتاب کے مضمون کا ہے
یہ وہ ہے کہ سید قطب نے مولانا مودودی کے "کئی شہداء" کا مکتبہ مودودی سے

مکتبہ مودودی کے جواب میں تصنیف کیا کہ

"کئی شہداء" کے بارے میں "کئی شہداء" سے جان لے لی گئی ہے اور یہاں چھپو گے
مولانا مودودی نے لکھا ہے ہیں کہ "میں نے سید قطب کی کتاب کی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے
کہ دونوں کے مابین ایک ہی میں ہیں قرآن و حدیث" (حوالہ مودودی، ص ۵۸، ۵۹)

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قیام

سید قطب الدین

(۱) تمقال سے واسطہ پکڑو گھر نہا، ص ۹۹ تا ۹۹، جز اولیٰ

یہ ہارٹی پڑت کا عرصہ جس میں اللہ عظیم کا ہر بندہ اس لیے والوں کو جسم ویت کے ساتھ
 دوسرے کی طرح دیکھتا ہے جو کچھ وہ دیکھتا ہے اسے سمجھتا ہے + ایک کیسی ہوئی ہے

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى من العجائب والبركات
والنعمات والكرامات والفضائل والجلالات والجلالات والجلالات والجلالات

رسوله و حبيب و حجة في سيرة من دونه
 من يدع جده في نفسه في عظمه
 اتهم بـ (نظ) على لآله يأتياكم لا
 لأبوة محابية في سيرة و لجهاد في تحقيقه
 في سيرة و لجهاد في تحقيقه
 في سيرة و لجهاد في تحقيقه

[illegible]

فقیہ الشیخ علامہ ربیع بن ہارون عمیر المدنی کی ایک دوسری کتاب کا نام العیاض ماہر

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہما **سید قطب شہید**
 بعد عروسی عمر بشتی تھی اس سے ہیں بااں کسمبائی تو یومی حدودہ تاریخ ۱۸ چم چا (اسلام
 ڈانکا مہد ۱۲۸۳۲۹)

(حضرت قاسمی صاحب سید قطب بنی مدورہ و بروت پہ تہذیب و سائنس کے لئے ہیں کہ)
 قطب عمری و مدویہ مہارتوں سے اپنی تہذیب لارہ آتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 ہودہ خلافت کے قبل نہ تھے اور ان کی جگہ تیسرے سر پہ نظر رکھیں وہی رضی اللہ عنہ خلافت ملی
 چکے تھے۔ اس کا نام پر کم مدورہ تھا۔ ان کے سے ملائے مہارتوں نے چاہا تھا کہ گورنر اور ہاشمی
 سید عثمان صاحب کا خیال اور ملتی جلتی تھی (سید صاحب) سے بیعت کرتے ہیں کہ یا آپ
 وحشی کی نظر سے جو قطب عمری کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے در سے
 تمل لکھا ہے۔ اس کی سے توجہ آپ رحمہ اللہ ملت سے یقیناً حارب ہیں اور وہ سب حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت رضی اللہ عنہ کے بھی کاؤ ہیں۔ یوں حضرت رضی اللہ عنہ
 مد عنہ سے اپنی وصیت میں ہیں چھ جملہ القعد صحابہ کے مد خلافت کے پہے پیش کردہ
 تھے۔ وہ حضرت بن نضر و بکر و اس کے ہیں ان کے جتنی بولنے کی ہوتی صاحب اللہ
 جتنے علی اللہ علیہ السلام کے ساتھی تھے

کہا کہ حضرت عثم رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ کے خلافت کے لیے ان ہی کسمبائی
 پیش سے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس میں سے متنا کر دیا تھا اور انہیں اس چوتھے صاحب
 میں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صاحب کے پہے منتخب ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وصیت
 اس وقت سے تمام کیا۔ اس میں رضی اللہ عنہم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اصرار ہو گیا
 کہ یہاں حضرت رضی اللہ عنہ مد عنہ اور وہ سے بھا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مد سے
 پھر تہذیب میں جو شک مدنی خلافت میں مالیت کی یہ قرار دے رہا ہے یہاں معلوم ہوتا ہے کہ
 قطب عمری نے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ مدورہ کے تہذیب
 اللہ رضی اللہ عنہ اس میں اللہ تعالیٰ و انہی میں سے کس کے قلوب سے داخل راجع ہوتا ہے جسوں
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدورہ و بکر و بکر ہاشمی

و انہی میں ہی عوام سید قطب کے ہیں پیش و ان کے ملا۔ جہاں پھر ان
 نام سے کہ واضح طور پر اس کا دیو کے مدورہ ہی مدورہ کے ان اور اس جتنی کہ گروہی
 سے چاہے جو قطب عمری کے ساتھ کس خلافت کی طریقہ سے متاثر ہوئے ہیں

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما قدس سرہ

(مفتی محمد عارف صاحب کے علمی جائزہ کا علمی تجزیہ، ۳۶، ۳۷، طبع نومبر ۱۹۷۱ء)

تحریک سرہم اہل سنت و اہل حق پکوارا

فاسی صاحب نے تو "امروزہ" کے حوالے سے شارح حضرت عثمان عی مد عنہما تو ہیں
تا۔ یہاں سے جب کہ اصل میں یہ ہے کہ حضرت عثمان عی اللہ عنہ کی خلافت کا نقشہ اس طرح
چھپا ہوا ہے کہ اس میں بھی "خلافت راشدہ" کے حوالے کی مسکن نہیں ہے، خلافت کے بعد
احمد رضا خان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور دیگر مولا اپنی مرضی کے مطابق چلائے
میں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہاں سے صاحب ہوئے تو حضرت عثمان عی مد عنہ
کے خلیفہ بن گئے کہ وہ جو لوگ ان کے مولا بن گئے تھے ان کو بھی "مولا" کہہ دیا، جس سے
مولا کا معنی ۵۹ء تا ۶۴ء میں ان کے مولا بننے کا ایک مستقل کتاب کی مناسبت سے

مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے
مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے، مولا کا معنی ہے کہ میں اپنے مولا بن گیا ہے

فاسی صاحب نے تو "امروزہ" کے حوالے سے شارح حضرت عثمان عی مد عنہما تو ہیں
تا۔ یہاں سے جب کہ اصل میں یہ ہے کہ حضرت عثمان عی اللہ عنہ کی خلافت کا نقشہ اس طرح
چھپا ہوا ہے کہ اس میں بھی "خلافت راشدہ" کے حوالے کی مسکن نہیں ہے، خلافت کے بعد
احمد رضا خان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور دیگر مولا اپنی مرضی کے مطابق چلائے
میں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہاں سے صاحب ہوئے تو حضرت عثمان عی مد عنہ
کے خلیفہ بن گئے کہ وہ جو لوگ ان کے مولا بن گئے تھے ان کو بھی "مولا" کہہ دیا، جس سے
مولا کا معنی ۵۹ء تا ۶۴ء میں ان کے مولا بننے کا ایک مستقل کتاب کی مناسبت سے

فاسی صاحب نے تو "امروزہ" کے حوالے سے شارح حضرت عثمان عی مد عنہما تو ہیں
تا۔ یہاں سے جب کہ اصل میں یہ ہے کہ حضرت عثمان عی اللہ عنہ کی خلافت کا نقشہ اس طرح
چھپا ہوا ہے کہ اس میں بھی "خلافت راشدہ" کے حوالے کی مسکن نہیں ہے، خلافت کے بعد
احمد رضا خان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور دیگر مولا اپنی مرضی کے مطابق چلائے
میں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہاں سے صاحب ہوئے تو حضرت عثمان عی مد عنہ
کے خلیفہ بن گئے کہ وہ جو لوگ ان کے مولا بن گئے تھے ان کو بھی "مولا" کہہ دیا، جس سے

فاسی صاحب نے تو "امروزہ" کے حوالے سے شارح حضرت عثمان عی مد عنہما تو ہیں
تا۔ یہاں سے جب کہ اصل میں یہ ہے کہ حضرت عثمان عی اللہ عنہ کی خلافت کا نقشہ اس طرح
چھپا ہوا ہے کہ اس میں بھی "خلافت راشدہ" کے حوالے کی مسکن نہیں ہے، خلافت کے بعد
احمد رضا خان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور دیگر مولا اپنی مرضی کے مطابق چلائے
میں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہاں سے صاحب ہوئے تو حضرت عثمان عی مد عنہ
کے خلیفہ بن گئے کہ وہ جو لوگ ان کے مولا بن گئے تھے ان کو بھی "مولا" کہہ دیا، جس سے

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

عمر حضرت عبد الرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما ان سے سے حضرت معاویہ سے ان سے
میرا رشتہ بنا دیا یہ وہ شریعت پر چلنے والے تھے اس طرح میرے کا حامی و معاون
موجود تھا۔ (ترمذی ص ۱۰۲) میں نے فرمایا: "تم بتاؤ" بھی "نہ پے تو میں اور کفر
۲۲۔ حضرت سے ہار بنی کوئی "سوانح" سے مجھے بتائیے (۱)

نہ انہوں نے کے غارت کیا اور ان کا وہاں اسباب ہتھیاروں سے ہار بنی سے
لے (امویہ کی صاحبزادی) وہ بھی غلط ہے حضرت سے۔ یہی اللہ عزوجل نے تو انہیں ہار بنی بلکہ
عالم میں یہاں لائے ہیں یہی حضرت سے ہار بنی کے۔ یہاں سے لے لے

ہاں ہار بنی کا ہمارا اس کے ہر کسی تھا جو حضرت کے وہاں سے ہار بنی کا ہار
موجود تھا کہیں کہیں انہیں اپنے ساتھ لے کر شہر میں داخل ہوئے۔ یہ تجھے میں لازم تھا کہ یہی
تجھے ہار بنی سے لے کر

حضرت عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ سے جواب میں ہاں "پہلے میں ہار بنی سے ایک کام
نیچے پاتوئی مگر اللہ علیہ السلام طرح کی وجہ لکھتا ہے۔ ہار بنی کو خود ہی طرح کسی ہار بنی
ہاں میں گئے۔ طرح انہوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتا تھا۔ ہار بنی کو خود ہی طرح کسی ہار بنی
جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی ہار بنی کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص
مقرر کیا تھا۔ ہار بنی سے ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔

اللہ عزوجل نے یہ تجھے آدمیوں کو جس طرح کی اور کی ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔

حضرت معاویہ سے ہار بنی حضرت سے چاہتا تھا کہ آپ لوگ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔

ہاں میں سے ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔

یہ سنا ہوں کہ وہاں ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔ ہار بنی لکھتا تھا۔

میرا معیار رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

سيد قطب رحمه الله

نقل و حرکتی ہے

پھر میں بالائے سجدہ یہ کہہ کر مکرر دعا کرتا ہوں کہ: اے اللہ! میری غلطیوں سے مجھے نصرت فرما، میری غلطیوں سے نصرت فرما، میری غلطیوں سے نصرت فرما۔ آمین

یوہی کی ولادت حضرت معاذیہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں جبکہ عثمانی غلی و خلیفہ
عراقی ۱۵۵۹ء کو ہوا۔ ۱۵۷۱ء میں مدینہ منورہ کے وقت اس کی عمر تقریباً تیس سال حسب
کے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ۱۵۷۹ء میں بھی گریہ و فطرت معاذ رضی اللہ عنہ
کے عہد خلافت میں بیٹے فیضیہ اور بیٹیاں (جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی
خود پروردگار میں تھیں) نے یہ حق ”کہا کہ اگر کتاب سرائی (ادبی و علمی)
سازگار ہوگا۔“ ہے یہ کام ہی ۔

۱۰ اسعمر النہ من علقہ ہذا فی ۲۵ مثل ہذا الجہر . ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶

واقعہ یہ ہے کہ متعلقہ اہلہ و عیال نے جو روایت موسوعہ اور سنن حضرت سے بیان کی وہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن اس میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا لقب

سید قطب الشریعہ

ماؤں میں قیامت کا مہم جوئی، میڈیکل فیملی کی طرف سے خطبہ پڑھا گیا ہے۔

۳۷. سب سے بڑا خطبہ عظیم یہ ہے کہ انسان اپنے اظہارِ دل کے لیے صحیح یعنی

معينة: S^2 و σ^2 م ر م ح ك ه ق ط ي ف ج ل

١٠٤٢

١٠٤٣

١٠٤٤

١٠٤٥

١٠٤٦

١٠٤٧

١٠٤٨

١٠٤٩

١٠٥٠

١٠٥١

١٠٥٢

١٠٥٣

١٠٥٤

١٠٥٥

١٠٥٦

١٠٥٧

١٠٥٨

١٠٥٩

١٠٦٠

١٠٦١

١٠٦٢

١٠٦٣

١٠٦٤

١٠٦٥

١٠٦٦

١٠٦٧

١٠٦٨

١٠٦٩

١٠٧٠

١٠٧١

١٠٧٢

١٠٧٣

١٠٧٤

١٠٧٥

١٠٧٦

١٠٧٧

١٠٧٨

١٠٧٩

١٠٨٠

١٠٨١

١٠٨٢

١٠٨٣

١٠٨٤

١٠٨٥

١٠٨٦

١٠٨٧

١٠٨٨

١٠٨٩

١٠٩٠

١٠٩١

١٠٩٢

١٠٩٣

١٠٩٤

١٠٩٥

١٠٩٦

١٠٩٧

١٠٩٨

١٠٩٩

١١٠٠

١١٠١

١١٠٢

١١٠٣

١١٠٤

١١٠٥

١١٠٦

١١٠٧

١١٠٨

١١٠٩

١١١٠

١١١١

١١١٢

١١١٣

١١١٤

١١١٥

١١١٦

١١١٧

١١١٨

١١١٩

١١٢٠

١١٢١

١١٢٢

١١٢٣

١١٢٤

١١٢٥

١١٢٦

١١٢٧

١١٢٨

١١٢٩

١١٣٠

١١٣١

١١٣٢

١١٣٣

١١٣٤

١١٣٥

١١٣٦

١١٣٧

١١٣٨

١١٣٩

١١٤٠

١١٤١

١١٤٢

١١٤٣

١١٤٤

١١٤٥

١١٤٦

١١٤٧

١١٤٨

١١٤٩

١١٥٠

١١٥١

١١٥٢

١١٥٣

١١٥٤

١١٥٥

١١٥٦

١١٥٧

١١٥٨

١١٥٩

١١٦٠

١١٦١

١١٦٢

١١٦٣

١١٦٤

١١٦٥

١١٦٦

١١٦٧

١١٦٨

١١٦٩

١١٧٠

١١٧١

١١٧٢

١١٧٣

١١٧٤

١١٧٥

١١٧٦

١١٧٧

١١٧٨

١١٧٩

١١٨٠

١١٨١

١١٨٢

١١٨٣

١١٨٤

١١٨٥

١١٨٦

١١٨٧

١١٨٨

١١٨٩

١١٩٠

١١٩١

١١٩٢

١١٩٣

١١٩٤

١١٩٥

١١٩٦

١١٩٧

١١٩٨

١١٩٩

١٢٠٠

١٢٠١

١٢٠٢

١٢٠٣

١٢٠٤

١٢٠٥

١٢٠٦

١٢٠٧

١٢٠٨

١٢٠٩

١٢١٠

١٢١١

١٢١٢

١٢١٣

١٢١٤

١٢١٥

١٢١٦

١٢١٧

١٢١٨

١٢١٩

١٢٢٠

١٢٢١

١٢٢٢

١٢٢٣

١٢٢٤

١٢٢٥

١٢٢٦

١٢٢٧

١٢٢٨

١٢٢٩

١٢٣٠

١٢٣١

١٢٣٢

١٢٣٣

١٢٣٤

١٢٣٥

١٢٣٦

١٢٣٧

١٢٣٨

١٢٣٩

١٢٤٠

١٢٤١

١٢٤٢

١٢٤٣

١٢٤٤

١٢٤٥

١٢٤٦

١٢٤٧

١٢٤٨

١٢٤٩

١٢٥٠

١٢٥١

١٢٥٢

١٢٥٣

١٢٥٤

١٢٥٥

١٢٥٦

١٢٥٧

١٢٥٨

١٢٥٩

١٢٦٠

١٢٦١

١٢٦٢

١٢٦٣

١٢٦٤

١٢٦٥

١٢٦٦

١٢٦٧

١٢٦٨

١٢٦٩

١٢٧٠

١٢٧١

١٢٧٢

١٢٧٣

١٢٧٤

١٢٧٥

١٢٧٦

١٢٧٧

١٢٧٨

١٢٧٩

١٢٨٠

١٢٨١

١٢٨٢

١٢٨٣

١٢٨٤

١٢٨٥

١٢٨٦

١٢٨٧

١٢٨٨

١٢٨٩

١٢٩٠

١٢٩١

١٢٩٢

١٢٩٣

١٢٩٤

١٢٩٥

١٢٩٦

١٢٩٧

١٢٩٨

١٢٩٩

١٣٠٠

١٣٠١

١٣٠٢

١٣٠٣

١٣٠٤

١٣٠٥

١٣٠٦

١٣٠٧

١٣٠٨

١٣٠٩

١٣١٠

١٣١١

١٣١٢

١٣١٣

١٣١٤

١٣١٥

١٣١٦

١٣١٧

١٣١٨

١٣١٩

١٣٢٠

١٣٢١

١٣٢٢

١٣٢٣

١٣٢٤

١٣٢٥

١٣٢٦

١٣٢٧

١٣٢٨

١٣٢٩

١٣٣٠

١٣٣١

١٣٣٢

١٣٣٣

١٣٣٤

١٣٣٥

١٣٣٦

١٣٣٧

١٣٣٨

١٣٣٩

١٣٤٠

١٣٤١

١٣٤٢

١٣٤٣

١٣٤٤

١٣٤٥

١٣٤٦

١٣٤٧

١٣٤٨

١٣٤٩

١٣٥٠

١٣٥١

١٣٥٢

١٣٥٣

١٣٥٤

١٣٥٥

١٣٥٦

مستند^۴ و اظهارات^۵ و همچنین^۶ مصاحبه^۷ دکتر حسن بنی. ق. ۱۳۹۲

غلام حسین کی زندگی سے جو اخلاقیات ہم سب کے لیے ہیں، ان کی طرف سے جو تعلیمات ہم سب کے لیے ہیں، ان کے لیے ہم سب کے لیے ہیں۔

[illegible]

۱۱۱ د جبر ۱۱۱ مامناشیہ وفاقا ۱۱۱

مسیحیوں نے مسیحیوں کو بلایا۔ پھر یہودیوں نے مسیحیوں کو بلایا۔

لقد علمت ان الله تعالى في كل شيء بصير

میں نے وہیں اپنے پہلی فلم بنائی اور تقریباً ۱۹۷۰ء کو اسے ساجد خان کے ہمراہ میں دلی صلیح کا مقابلہ کیا۔ تو اس معاہدے کی حالت میں لاٹکائی قوم میں یہ کہوئے اور یہ جتنے میں اس کا کہہ کر رہا ہے

وہی کہتے ہیں کہ اگرچہ معافیہ بالناسم^۵ حضرت عطاء اللہ علیہ السلام

فوجیوں کے ساتھ ناچنے لگے۔ (مختصر انصاف ص ۱۰۲ باب ۱۲)

کے ظلمیں اور مصائب کا جبہ وحی جہ ندامت اور حیف سبب نظر آئے گی ہے
مذکورہ بالا "کا" جو نہ وقت فتح و نصرت و ہائے غلیمت پر مبنی ہو بلکہ ہر حال میں جاری رہتا ہے؟

سید نقیب (م ۹۶۶) نے اسی عہد پر ترقیم میں تصدیق کی ہے۔

ثم يرى الحسن والحسين ظهور حبات مناديه منه مدعى في التفسيره في مكرهه.

۱۰۸۴ عتق جاکو، صرفاً نهما : لا حکم فیہا من میر (احبار العدول) ص ۲۶

یہاں سے رضی اللہ عنہما کا نام

سید قسب خیر

کیونکہ جس اوراں معادلی تھے

سید قسب بکھڑے معادلی رضی اللہ عنہما کے ایک دوسرے خطبہ کا نام ہے جس کے

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

”خبر کسبہ فی اهل المدينة“

ہاؤں حضرت سے اس خطبہ سے ذات چھٹا کے کہ ہے سید قطب، اس خطبہ میں
اس سے وہ مہم جوئی میں رہتا ہوں الواقع خطبہ جسے اللہ میں یہ حضرات ان خطبوں سے یہ
طاہت بنا چکے ہیں حضرت حادیہ میں اللہ عنہ حوالہ ہے "ہوئے اللہ کے در سے خلافت
عالم کی بھی پہلے خطبہ کی تشریح کے ضمن میں یہ بتا دیا جاتا ہے کہ یہ حضرت کے اقتدار کی پہلی
طور ہلاک ہو گیا ہے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ و تبارع امت غلبہ منتخب ہوئے اور اہل کوفہ
اور اہل مدینہ بھی ان سے جدا ہو گئے۔ اس خطبہ میں شامی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے عظیم
سیاستدان اور مہم افروزمندان اور اہل مدینہ کے سامنے اس طرح کا خطبہ کیوں کرتے تھے؟
پہلے خطبہ کی روایت اور اس کی حیثیت واضح کی جا چکی ہے۔ اس دوسرے خطبہ کی حیثیت
بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہے۔

یہ ابن شہر (ص ۱۱۷) سے اس کی پہلی سندیں ملتی ہیں عربی کے ایک اہم صحابی سے
اسے نقل کیا ہے اور یہ ہے۔ اس خطبہ میں کہا ہے کہ میں نے بیان کیا ہے انطاکیہ اور اکثر ممالک ان ممالک
میں جہاں خلافت عرب میں ختم ہوئی حضرت بھی اس کے بعد ہی ہوئے کا بیعت کر رہے تھے۔
یہ خطبہ بھی کہ اس مدینہ اور کوفہ میں ان کا تھا کہ اس سے ہیں وہ اس کو اس آواز میں
سے ہے اور منصب خلافت کے لئے پلہ ہاں کہ وہ اس سے ہیں اور قیام ہے، یہ "تو اس" کا محال
کے بعد اسے مسجد میں جا کر پڑھنے میں اسے مروت کر کے پیش کرتے ہیں۔
اس روایت میں نا ہی اور واقعی حیثیت تو اس طرح سے ہے کہ اس کے اس کا منہ
تس سے یہ سید قطب اور اس کی اس کے نقل میں خطبہ کے "ہر" کو اس کے اس سے
قابل ہیں جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے تحقیق مصوبہ کی ہے۔

☆☆☆☆

پیدا ہو۔ رسول اللہ عنہ کے ساتھ یہ

هو الامام جواد عليه السلام

طاہرہ دین سے قصاص یا حشر کے حق کا فرض تھا لیکن مسد خلافت کا یہ قدم رہنے ہی نہ پایا۔
 بخلاف میں جتنا سوچے کہ قاتلین کا پتہ چھوڑنا یا بھی؟ کا حکم خلافت کا وسیع و عریض تھا اور غالباً
 یہ حکم کے لئے ہونے لگے۔ علیہذا یہ امر درست تھی تیرے عوام میں بیہوشی پھیل رہی تھی۔ یہ
 یہ کہ حشر کے غنائ کے خون کا قصاص چاہتے تھے۔ اس لئے امیر معاویہ کو ان کے خلاف
 پورے جوش سے ناپاؤ اور باقی قاتل کو لے کر انہیں کاہنہ ۵۵۲ء

”میں نے اپنے شہر میں معاف راہی اللہ کو کہہ دے اور وہاں جاؤں گے۔ یہاں سے ان کے
 سامنے میرا رعبہ بنی، تجھے بھی شہر میں میرا معافیہ ہے۔ یہ قید تھی اور سربوئی بدعت کو بہت پسند
 کیا کرتا تھا۔ اسے بھی چارہ پہنائے۔ میں چند اور چند بھی اور پھر کھل گئی۔ انہیں اس وقت صرف
 شمشیر تھا۔ میں نے مرچے تھے وقت انہیں جو چاہتا تھا اس نے طلاق معاہدے سے کوئی لاواؤ نہیں ہوا۔ اور
 اور حاکم نے بھی انہیں اس وقت بھی حاکم سے بدچل سے رات میں میں ملحق آئے جا

جب حال بد ہوا، مگر کوئی قویہ نہ ہوگا۔ یہ جان پر مشل ہے، تمہاری ماہ کے تمام کام بنے بیٹا تمہارے۔ اسے راضی صاف کریں، گناہ و شتموں سے بچنے کے سارے مروجہ میں کھڑا ہو جائیں۔

نیکس ان قحطی کی وبا کا شکار ہیں۔۔۔ صحتی ندرت کی بے جا مدد سے ان کا
چنا بھرا ہوا۔۔۔ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ شہریوں کی طبیعت اور اس کے مقابلے میں
بے چارے مردہ کو شمع کی تاب نہ لکھا (حوالہ نمبر ۹۹)۔
موصوف کی کتاب میں لکھتے ہیں۔

[illegible][illegible]

یہاں سے روضہ العرس کے ساتھ ہی

مناشیہ شہید ہے

دو شاہ جلالی روپوں کو ہوا سلاخی و ست کا تصور مست چٹا تھا

۲۔ اس سے پہلے بیت ساری حد و اعلیٰ رہا ہے کے طے پانچویں خرم تھا۔ اب حکمران خاندان میں طبع سے ہو گیا عوام عین قرار کیا ہے کہ جو کچھ عوام طاقت کا چکر و رقت پیچیدہ ہے

۳۔ اس کی ملکیت کے استحصال تمام کروڑ پاہ کے ساتھ شروع ہو گیا اور جادوئی و فانی قمر اہل راہی کے باعث وہاں تنقاس امر کی ملکیت کا لفظ آتا ہے

۴۔ سلاخی ہوئی اس میں یہ عمر۔ دھوپ کے لیے تھا شیر بھر یہ ان مساعی کے لیے رہا تھا۔ ۵۔ شرف و عوام کے لیے تھے لیکن عمر و عین صحت و ان کا قیوں عوام منکر رہتا ہے ان پر اہم و عین صحت کے لیے تھے۔ یہ سہما ہو گیا ہیں اہل ہدیہ راہ

۵۔ اس میں سے لے لیا۔ اس کی طرف اس جرم میں۔ وہ نظر رکھتی ہے سلام میں آتے ہیں۔ کئی سزاوارتوں کو دے گئے تھے عین عدلی مانتھیں سیت دست تھی۔ اس کرنے کے جرم میں گھر کر گئے اور عید الرحمن بن حسان لای جرم میں بھر مٹاویہ نے ان کو دے دیا۔ یہ سزاوارتوں کو دے گئے

۶۔ اس میں سے لے لیا۔ اس کی طرف اس جرم میں۔ وہ نظر رکھتی ہے سلام میں آتے ہیں۔ کئی سزاوارتوں کو دے گئے تھے عین عدلی مانتھیں سیت دست تھی۔ اس کرنے کے جرم میں گھر کر گئے اور عید الرحمن بن حسان لای جرم میں بھر مٹاویہ نے ان کو دے دیا۔ یہ سزاوارتوں کو دے گئے

۷۔ اس میں سے لے لیا۔ اس کی طرف اس جرم میں۔ وہ نظر رکھتی ہے سلام میں آتے ہیں۔ کئی سزاوارتوں کو دے گئے تھے عین عدلی مانتھیں سیت دست تھی۔ اس کرنے کے جرم میں گھر کر گئے اور عید الرحمن بن حسان لای جرم میں بھر مٹاویہ نے ان کو دے دیا۔ یہ سزاوارتوں کو دے گئے

۸۔ اس میں سے لے لیا۔ اس کی طرف اس جرم میں۔ وہ نظر رکھتی ہے سلام میں آتے ہیں۔ کئی سزاوارتوں کو دے گئے تھے عین عدلی مانتھیں سیت دست تھی۔ اس کرنے کے جرم میں گھر کر گئے اور عید الرحمن بن حسان لای جرم میں بھر مٹاویہ نے ان کو دے دیا۔ یہ سزاوارتوں کو دے گئے

۹۔ اس میں سے لے لیا۔ اس کی طرف اس جرم میں۔ وہ نظر رکھتی ہے سلام میں آتے ہیں۔ کئی سزاوارتوں کو دے گئے تھے عین عدلی مانتھیں سیت دست تھی۔ اس کرنے کے جرم میں گھر کر گئے اور عید الرحمن بن حسان لای جرم میں بھر مٹاویہ نے ان کو دے دیا۔ یہ سزاوارتوں کو دے گئے

☆☆☆☆☆

۱۷۱. (ص ۷۷)

۲۲ حضرت معلویہؓ نے اپنی مطلب درود کے لئے مجھ سے دعا کی ہے۔ (ص ۱۳۵)

۲۳ حضرت معاویہؓ شہداء میں تھے، شہداء بختیاریہ میں تھے۔ (ص ۱۵۱، ۱۵۲)

۲۴ حضرت معاویہؓ کے والدین ابی سہیلؓ و عاتقہؓ نے ان کا نکاح کیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایک عورت کے ساتھ تھے۔ (ص ۱۵۱)

۲۵ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۲۶ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۱۵۲. (ص ۷۷)

۲۷ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۲۸ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۲۹ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۰ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۱ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۲ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۳ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۴ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

۳۵ یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں، یہ کہیں نہ سمجھیں۔ (ص ۱۵۱)

موصوف نام یہ بھی ماحولہ کی وہی کتاب ہے جس میں ۱۵۸ صفحات ہیں۔
 ’مسماویں کے پائے سے طبعہ نکلتی ہے، اس مسماویں کی رصا مندرجہ حاصل ہوتی
 ہیں۔ پائے سے طبعہ نکلتی ہے اور پائے سے طبعہ نکلتی ہے۔
 ہاں یہ ہے کہ ہاں میں مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 صفحہ سے ملے ہیں۔ اما کائنات کا رشتہ خدمت میں شامل ہے۔
 مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 موصوف ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں۔

’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰

خلافت مکتوبہ میں دوسرے سلام ۲۰۰ کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰

’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰
 کے بعد ’مکتوبہ سے حاصل کی گئی خلافت میں دوسرے سلام ۲۰۰

۲۸۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی فاضل دیوبند

(p 910/10 p. 47)

مولانا مہدی احمد ایک فاضل عالم ہوئے ماطہ علوم و ادب کے کرامی قدر فضلاء میں سے ہیں۔ قدیم
و جدید دونوں گاہوں میں سائنس و ادب کے تمام شعبے کے علاوہ شیخ الحدیث جوہر کے
اور علامہ العلوم کی مجلس شریعت کے مہتمم رہے ہیں وہ بین الاقوامی شخصیت کے حامل و علمی
پائے پر اور ثقافت و کتب کے مصنف ہیں جن کی کتاب مسلمانوں کا غریب و غیور ہے۔
اسی کتاب میں علامہ کی غیرہ کے حوالے سے حضرت معاذ رحمہ اللہ کے علاوہ مطب
و کتب کے بارے میں بھی "یہاں جو جمعہ" کے تحت بیان کیا ہے جس میں یہ جلیل القدر مصنف صاحب تفتیش و
ماضی سے چند کتابیات ملاحظہ کریں۔

”لوگوں تو میرے معاً چاہیں، ہمیں دینا ہے شام کے والے چلے آئے ہیں۔ یہاں سے لوگوں کے عداوت، حاصل اور قائد مزاج سے انہیں طرح کا قاف تھے۔ پھر یہ کہ وہ بے حیائی، بیعت، ہوش، کھانا تھے اس لیے ان شام سے بہت دوس تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علیؓ کی خلافت سے روکے کے لیے بھی کچھ نہ تھا۔ یہ غیور غلام کے نقاد کی دعوت سے لڑا۔ لڑا۔ میں پر کسی لگاں۔ پھر ای سندھ میں جب اسیر معاویہؓ کے سامنے آئے، اسے ہرگز کے حضرت عثمانؓ کے ٹوٹے ہوئے دانتوں کی تاروں کی مادی میں بنی ہوئی انگلیوں کا مظاہرہ جمع عام میں یا دوحال تھا کہ بوڑھے اور جوان، انہیں دیکھ کر کچھ نہ دیکھ سکتے تھے۔ وہ ملک تھے کہ جب شب غیور کے غویں بے آواز کا جہر لکھیں بے پناہ جہاں کا کوئی کے ہاتھ بے طاقتوں سے تھک رہا تھے۔“

تو معاف کر دے گا۔ اور سب سے بڑا سزا ہے کہ اس کے لیے بھی کوئی عیب نہیں کہ
 جس کو اے سلام، کی شاعر اور خدمت تمام کی نہیں

نہیں ان تمام معاملے باوجود رائے ڈاکٹر نے اپنے لئے خط لکھا کے مزید میرا سا حال ہے۔

گراں میں حضرت عثمانؓ کے قصاص پہلے ظاہری جو یہ تھا تو یہ عام حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

ظاہری خلافت پر پھر سنا یہ کہ بات ہے اس کا اسلام کی گنجی حد میں نہیں ہے، چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے اس کو قبول کیا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں پر خلافت کا بیڑہ نہ تھا بلکہ اسے ملنے سے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے بہتر سمجھا جاتا تھا۔

حضرت شی کی باتیں کھا پاب لکھو وصال سکھوں میں ہاتھ پہنے کہ ان سب میں سب سے
بڑا ہے تو یہ اور خاندانی صحبت کا ظہور ہے یہ جی و فیض چھہ حقیقت نہیں ہے یہ جی جیہہ جامہ کی یکہ
مبارک سے ہو گیا مئے سوسویشہ میں مئے نے لہذا مہاراجا کی محلی ٹوٹوں کو یہ لہذا جس سے
یہ وہ مہاراجا کے تمنا حضرت معلو پوئی جیہہ کی شان میں دیو صاحب کو تشکوہ کے کی
یہاں ہے؟ تاہم یہ حقیقت ہے کہ آپ نے جس مئے کے بعد چتہ و لہذا مہاراجا کے لہذا سلطان
سے تھے اس سے آپ کو لہذا مئے اور فی طرح مختصر مئے علی اللہ سپہ مئے مئے مئے مئے مئے
یہ وہ مئے مئے آقا ب مئے و مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے

تاہم خواہ یہ اور خواہ میں ہو مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
اللہ ان میں کہنا سکنا حضرت علی کے لہذا مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
کی طرح اس مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے

مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے

مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے

تاہم حال میں اس مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے
مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے مئے

شدید صدمہ پہنچا حکومت یمن نے جمہوریہ کے قیام کے بعد مکمل طور پر اسلام کے خلاف تمام اہل تشیع کے خلاف
یہ نظام سے راستہ تھا اب اس کا قطعی و یقینی ثبوت اس کی شخصیت سے ملتا ہے

یہ امر کا سب سے بڑا مخالف حادثہ یہاں تک کہ یہ معاہدہ یمن کے معاہدے کے خلاف تمام اہل تشیع کے خلاف
جمہوریہ یمن کے لیے کیا گیا ہے اور اس کی مخالفت میں حکومت نے اس کے خلاف تمام اہل تشیع کے خلاف
یہ معاہدہ نہیں کیا بلکہ صلیبی اور صلیبی کے لیے ان کی اپنی ہی ہے جسے ہمارے حکمرانوں نے تسلیم
میں حیرت کی مثال لیں یہی اس کا بڑا ثبوت اور اس کی مخالفت میں حکومت نے اس کے خلاف تمام اہل تشیع کے خلاف
اور اس کا ایک مخصوص واقعہ ہے کہ گورنر کوئی اور اس کے ایک خاص طور پر اس کے خلاف تمام اہل تشیع کے خلاف
تو اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف

یہ معاہدہ یمن کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف

اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف

اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف
اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف

(تالیف: ۱۹۵۵ء)

۴۔ (مترجم: میں وہی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق) حضور اہل بیتؑ پہلا توں کہ حضرت علیؑ ہیں
یہ ہیں اور حضرت معاویہؓ کا چہرہ قتل ہے۔

مہرِ راسِ سرورؐ کا ہر انورؑ۔ حضرت علیؑ کا چہرہ اور حضرت معاویہؓ کا چہرہ
خطاؤں کی جگہ کی تھی اور اہل بیتؑ میں وہ ایک ملک ہوا تھے۔

راہل کے دھڑ سے۔ ہر وقت کا بظاہر راجح معلوم ہوتا ہے۔ حضور اہل بیتؑ کا چہرہ
حضرت علیؑ کا چہرہ۔ اور حضرت معاویہؓ کا چہرہ۔ (المحیطی المصنوع) کا چہرہ
سمجھا جائے۔ غزوہ وائل کے لیے غزوے اور ان کا چہرہ ہوتا ہے۔ حضرت علیؑ کا چہرہ
پہلے اور حضرت معاویہؓ کا چہرہ۔ (تالیف: ۱۹۵۵ء، ۱۹۸۶ء)

۵۔ مجھے معلوم ہے کہ حضرت معاویہؓ کا چہرہ ہوتا ہے۔ ہاں
۶۔ میں نے حضرت معاویہؓ کا چہرہ دیکھا ہے۔

۷۔ میں نے ایک بار بیت کا ایک چہرہ دیکھا ہے۔ یہ وہی ہے جس کا
معاویہؓ کا چہرہ ہے۔ اس کی روایت واپس آجائے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔

۸۔ میں نے ایک بار حضرت معاویہؓ کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔

۹۔ میں نے ایک بار حضرت معاویہؓ کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔

۱۰۔ میں نے ایک بار حضرت معاویہؓ کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا
چہرہ دیکھا ہے۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا ہے۔

۳۰۔ مولانا حامد الانصاری غازی فاضل دارالعلوم دیوبند

(۱۲۲ھ / ۱۹۹ء)

مولانا حامد الاحمد غازی صاحب حضرت امام غفرلہ عنہ کے والدین کے تواسے مولانا
احمد صاحب کی خدمت میں بحکم الاسلام تاسیسات صیہ صاحب کے مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں
شوریں کی طرف سے دارالعلوم کی صدارت تقریب کے لیے منتظم منتخب ہوئے "دارالافتاء دارالعلوم دیوبند"
فی مشہور تصنیف کے تحت "دارالعلوم دیوبند" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ بلاشبہ مولانا صاحب "شیراز دیوبند" کی
خصوصی شاخ "دارالعلوم دیوبند" میں تکیہ، صیہ کی طرف سے
پاکستان سے لے کر پاکستان کے لایو کے بھی ثابت کیا ہے۔ اس وقت "دارالافتاء" قائم
اعمال ہے۔

مولانا حامد الانصاری غازی صاحب کی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں
"مطلب یہ ہے کہ اس موضوع پر اس قسم کی کتابیں نہ لکھی جائیں
جس کی کتاب میں مشہور علماء کا جو نام لکھا گیا ہے اس سے جو بڑا بیچارہ
کے ہیں وہ نے دے دے دور کے مصنفین کے علاوہ کے تحقیقی کام کے لیے ہندو قرآن پائیکس کے
نام کا ایک مضمون میں "مطلب یہ کہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں اور
اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ مصنف نے اس موضوع پر ایک نئے اسلوب و طریقہ
کتاب تفسیر قرآن میں "نور اللغات" سے تا بہرہ و حضرت مولانا رضی اللہ عنہ
سے لکھا ہے۔ انکس میں سے بلاشبہ ہے۔
حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کے بچے "نور اللغات" سے لے کر "دارالافتاء" دیوبند
میں انتخاب کے لیے اس کام میں تہہ نہیں ہے۔ یہ قرار ہے کہ یہ میں نہیں ہو سکتا۔ اس نے
علامہ "دارالافتاء" دیوبند میں حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی پوری شہادت کے لیے اس میں
میں وہ کتاب قائم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں "دارالافتاء" دیوبند کے
میں شہادت ہے اور عظمت پر قائم ہے۔

میرا یہ حوالہ اس کی

[illegible][illegible]

خطوطِ حجاز کا حوالہ لے کر، بی جا ماری کہ اس "مشرقی" پر "مشرقی" سے لفظ کے معانی یہی ہیں۔
 بعد از نوید مجہد مسکن یہ جا نہیں ہے بلکہ یہیں ہے کہ اس کا کھانا بھی یہی ہے۔۔۔ یعنی اللہ کے
 دروازے کے حوالہ سے یہ ہے کہ اس سے جانتے ہیں

 $\frac{1}{2} \text{ } \frac{1}{2} \text{ } \frac{1}{2} \text{ } \frac{1}{2} \text{ } \frac{1}{2} \text{ } \frac{1}{2}$

اس کے سامنے منظر تھا جس نے اس کو دھڑکا دیا۔ اس نے یہ سب اللہ اور اس کی شہادت سے تنگ
 نہ دے گا۔ میں حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کے سامنے بیٹھ کر یہ سب عرض کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ
 خارجیہ کا یہ بہتان بہت پرانی ہے۔ اس کی کھوج اس کے عقیدہ کے نکلنے سے ہوئی ہے اور اس سے
 بچنا ہر مومن مسلمان کا فرائض کی کام ہے اور ان کے پیچھے نہ پڑنا۔ ان کا کام اسلاف سے

حدیث ہے "مَنْ رَافَعَ رَأْسَهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ كَفَرٌ"

فرہادی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس کے سامنے ایک مشاہیر علماء متعلمین بنائے تھے
 انھوں نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ سب کچھ اس کے عقیدہ سے ہے اور اس کے عقیدہ سے
 اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے اور اس کے عقیدہ سے اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے اور اس کے
 عقیدہ سے اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے اور اس کے عقیدہ سے اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے
 اور اس کے عقیدہ سے اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے اور اس کے عقیدہ سے اس کے سامنے یہ سب کچھ ہے

"وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ"

نور اللغات کے "یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ" (نور اللغات ۱۳)

نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"

نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"

اس کے اہل اسلام کے اہل اسلام کے باطنی و ظاہری عقائد و عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد
 اور ان کے عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد
 اور ان کے عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد کے باطنی و ظاہری عقائد

نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"
 نور اللغات کے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا رُءُوسَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ"

پیدا سے روشنی اللہ عنہ کے ساتھ

المجلد الثامن عشر

جائے بلکہ ان کے بعد کام چھوڑ دینا نہیں گئے

۲۰۰۰

شماره ۱۰۰ - شماره ۱۰۰ - شماره ۱۰۰

حضر مولانا نعمانی کی یہ دو قوسوں میں یہ صرف حدود چھ خدا "رنگ" ہیں بلکہ ان کی وسعت
مگر چھ کی دینوں میں بھی ہیں

نئی بات کا بھلا تو اصول لاشیٰ پڑھے والا اب غور بھی سمجھ سکتا ہے۔ یہ ایک طرف
مراستہ چٹھاؤں میں ہے جس میں خطا صواب دونوں کا خیال ہے اور دوسری طرف الباقی سے جس
ظانہ مرتد سہراں کا چکر چھڑ جاتا ہے جس میں پٹھاؤں خطا صواب کا خیال نہ نکارتا
خود مانی بیچتا بھی نہ پڑھتا ہے جس وقت غلط بھی حلال ہے سمجھتا بھی حلال ہے
کام ہے یہ ایک طرف بصورتِ حاکم بھی ایک طرف مانتا ہے یہ جو ہر دو طرف حلال بھی
صداق ہوئی ہے۔ بھلا دوسرا میں یا مانتا ہے؟ کیا صحیح قیاس کی ہے جو یہ مثال تائید
یافتہ ہے کہ کسی فرقہ "میں کچھ حلال" صحیح اور صحیح "میں کچھ حلال" صحیح اور صحیح ۱۹۳۵ء

۱۱۱: نا عبدالمصطفیٰ سائیکو، ص ۱۰۲، کتاب جنگی، ص ۱۰۲، ۱۹۹۲ء میں مکتوف
۱۱۲: جیل شائع میں جب کہ خط میں حلقہ کی حالت سے عموماً بعد ۱۹۹۲ء میں واقع
ہوئی نظر ہے بلکہ مکتوف میں یہی حلقہ کی نظر۔ گانا میں یہی ہوگی۔

[illegible]

بابت معصومین کاٹیں تو کائنات میں بڑا ہلچل مچے گا۔ شہداء و شہداء کے بچے اور عورتیں

میداد من روضی اللہ عنہ سقاہ

مجلس الشورى

”وہ دھنیا پر چڑھ کر ان کی غلط بہت جوڑتے ہیں اور حلاف، قلعے

[illegible]

یہاں کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چنانچہ ماضیہ ضعیفہ اللہ عنہ وہاں رہا تھا۔
وہ خود بھی ہوئے کئے مرزا مسکین سے خارج تھے۔ یہاں خود پادشاہی کا خیال ہے۔ یہ بھی
واضح ہے کہ حضرت اہل السنن وجماعت روافضی کی طرح کہہ رہے تھے کہ انہوں نے انہوں کو مصلحت سے
تسلیم و مصمم نہیں سمجھتے بلکہ کسی حکام کی سے بھی اگر وہی غلط ہو جائے تو وہ غلطی کی غلطی ہی کہتے
ہیں۔ انہوں نے اسلاف حدیث سے ان کے مخالفین سے ان کے مخالفین کی بات کی ہے۔

علامہ محمد علی قزوینی سے اپنی مشہور تصنیف "تکلیف و آلتا بار" میں اس قسم کے حقائق کے بیان اور ان کے شرعی کا جو تفسیر اس پر مبنی نقل کی ہے وہ جس مقام پر اس نے "سند" کا ذکر کیا ہے اس کا اطلاق ہے وہ ہے

حضرت عائشہؓ حضور کے بارے میں اسے سچا بتائیں مہاجر ملک میں حضرت سے اپنی خطا سے (جو جنگ حمل میں شہرت کی بناء پر راجح ہوئی تھی) کہ جو سچا گریا تھا۔ اور اس معاویہ و ابنہ العاص کے بارے میں بھی لڑتا ہوں کہ ان دونوں سے حضرت علیؓ سچا یا آپ مصلیٰ سے جس کے حق و حجامت کی تھی جو خلیفہ حق تھے اور حضرت علیؓ امیر المومنین سے ان سے کسی طرح جسکس نہایت چاہیوں سے سچا ہے (صحیحہ، ج ۲، ص ۲۶۲)۔

۱۔ کہ سہیل ملت اس پر متفق ہیں۔ حضرت علیؓ خلیفہ راشد تھے، اور جو لوگ ان سے ہمہ جنگ
وے اور جنگاوی تھے حضرت معاویہؓ سے حضرت علیؓ سے بدست، ان کے قتل کی و۔ دہ خلیفہ راشد
سے ۲۸ سال بعد درج ہے ۴۴۶ھ

[illegible]

مہاراجہ کے سامنے چہ خدام اللہ تھے اور ان کا شمار طوائف و برصغیر القلوب میں ہوتا ہے
حضرت صاحب رحمہ اللہ صوفی و سنی کے بعد مشرب و اسلام کا رنگ لے چکے ہیں۔ حضرت
ابو یونس کے بھی صاحب ہے۔ اس لیے کہ اسے ہر جہاں مقبول بنی میں عام ہے۔ اس وقت اسلام
قبول ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام بھی شیخ کا ہے۔ اس لیے کہ اسے ہر جہاں مقبول ہوتا ہے۔ مولانا عبد الرشید
میں ان کا شمار کیونکر ہو سکتا ہے؟

یہ دیکھ لیں کہ لارے کے چوتھوں حضرت شیخ و مطلقاً اور "موتھ القلوب" میں شمار ہوتے
ہیں۔ اس لیے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ لقب ان کے لیے ہے۔ جب مدت سے اور سے
بطور تحفہ سوال ہے۔ اس لیے کہ اس کی صورت و تقاریر میں کلمہ ہے "تغیر کرنا" لفظ فنی ہے
"تغییر کرنا" کے معنی میں بھی نہیں صاحب۔ ولس اور مولانا صاحب کے کلموں
فہم پہ چلے ہیں۔ اس لیے کہ اس کے مقام میں رہے ہیں۔ ان تمام لفظوں میں حضرت صاحب رحمہ اللہ
ہمارے میں کہ "اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا

لہذا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب سے بھی حیدر بنی تھا۔ اس لیے کہ اس کا مطلب
ہا ایک وقت کی میرانی کے ہیں۔ اس لیے کہ اس کا مطلب ہے "تغیر کرنا" لفظ فنی ہے
"تغیر کرنا" کے معنی میں بھی نہیں صاحب۔ ولس اور مولانا صاحب کے کلموں
فہم پہ چلے ہیں۔ اس لیے کہ اس کے مقام میں رہے ہیں۔ ان تمام لفظوں میں حضرت صاحب رحمہ اللہ
ہمارے میں کہ "اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا

مولانا عبد الرشید صاحب: "اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا"
"اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا"

"اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا"
"اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا"

مولانا عبد الرشید صاحب: "اس کا پورا پورا مین سید ثابت اس میں نہیں تھا بلکہ دوسرا تھا"

پیدا ہو۔ رُفِعی اللہ عنہ صفاً

موسىٰ بن عبد الله بن محمد بن يحيى

۴۔ جسے بعد ہجرت کی مسکن کے ساتھ یہ نام دیا ہے یہ موصوفہ کا حصول "فی اللہ" کا ہونا
پہلی وقت "عبد ربیع" کہہ کر علیحدہ درجہ دیا ہے تو کہیں "ابو ربیع" یا "ابن ربیع" کے ہونے
کے لئے یہ حجاز ہے یہی لقب علیہ السلام کے لئے تھا مگر اس سے پہلے وہ "ابن ربیع" یا "عبد ربیع" کا
مصر، شام و مکه کے اشراف و خیرے کا لقب تھا "ابن ربیع" کے الفاظ میں کوئی اور نام بھی ہاں تھا

”نہا ہے، جس کا تعلق کھنے پانے سے تھا اور ان مقبروں پر بڑی حد تک قیامت سے ہالکے اور مایوس کے سوا کوئی اور ہی نہ تھا۔ باغ میں چھوٹے چھوٹے عمارت نما فرما دیئے گئے تھے۔“

یہی سچ ہے خاصہ کہ تو اس ایمان کلمہ خاتمہ (خواتین دور رس ۱۹۸۲ء)
حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے معاویہؓ کا "توسعہ" کے خلاف میں رد لکھنے کے، جو
معاویہؓ سے معاویہؓ سے رابطہ نہ ہو سکے اور آخر انکی بھی "امامی مزار سے ای

4

[illegible]

مولانا حافظ جبر محمد میاں ٹالپو ”درسا ہے المصوب“ کی ایک عبارت پر افسر افس کے جواب میں تلیق ہے۔

میں نے اس وقت میں کسی اور جگہ سے اس کا تعلق نہیں تھا یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 یہ مقام ہاچی سٹ کے علاقے سے دریا کی شہر کے علاقے کے لئے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 گوچر معدوم دریا کے علاقے سے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 شہر کے علاقے کے لئے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 کے لئے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 کے لئے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔
 کے لئے تھا۔ یہ ۹۹۹ سالہ مقام کے تھے۔

$$\frac{1}{2} \nabla_j \nabla_j \nabla_j \nabla_j \leq \frac{1}{2} \nabla_j \nabla_j$$

وہ محمدی کے لیے پیش نماز، حضرت مخدومؒ یہ پیش نماز مکرری

پڑھیں مگر میں انہوں میں جب رہا مگر کیا ہو حضرت جہاں یہ بھی اللہ عزوجل نے مقرر
ہو یہ وہ عہد ہے جس کا ایک شریعتی شخص نے حضرت کے علاوہ آپ سے حجت وہ عہد ہے
ان پانچ حضرات کو حضرت کے معاویہ رضی اللہ عنہ دھوکا دے رہے تھے اور ان کے

بچے حضرت کے معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بن گئے تھے اس معاملہ میں آپ کو چاہیوں
میر محمد، علی محمد عزوجل اور یہ ہیں جنہوں نے حضرت کے علاوہ آپ سے معاویہ رضی اللہ عنہ
جسوت ہوئی تو اللہ سے کہتے ہیں اور یہی ہوئی تو آپ سے کہتے ہیں جب کہ آپ یہ کہہ دیں
اور حضرت سے خوب واقف ہیں کہ یہ فائدہ اور خاصہ کو جاننے میں اور اس کے لیے جانے
تکلیف بھی آپ کو خوب معلوم ہیں۔ سوئی چور اور آپ نے فرمایا ہے اس کا آپ کو خوب جانتے
ہیں۔ ان کا نام بھی ہے کہ آپ کا حکم میں اطاعت کرنا اور آپ پر سلازم ہے کہ اس معنی میں
کا۔ یاں تکلیف (مجلد ۱ صفحہ ۵۷۷-۵۷۸) صحت اشخاص الطوم بتیہ لعل ۱۰

برید کی خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں جس عہد عثمانی (علی و عثمان)
اور ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
عام سے ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
قادیانی ہے گویا وہ حضرت معاویہ کے عہد میں ہیں۔ ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
حضرت معاویہ کی کوئی اور چیز نہیں (کے ساتھ رہا) تاہم جب حضرت معاویہ کو ان
اور ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ

وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
ہے کہ اس میں ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ

شیخ نے حضرت رضی اللہ عنہ اور ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
کا کہتے ہیں کہ اس عہد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی اللہ عزوجل سے دعا کی کہ ان کو سناؤ وہ جہاں سے معلوم
ہوگا کہ ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ

شہداء ہیں ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
لیکن ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ
ہر سال میں ان کے ۱۱ھ ۱۲ھ ۱۳ھ ۱۴ھ ۱۵ھ ۱۶ھ ۱۷ھ ۱۸ھ ۱۹ھ ۲۰ھ ۲۱ھ ۲۲ھ ۲۳ھ ۲۴ھ ۲۵ھ ۲۶ھ ۲۷ھ ۲۸ھ ۲۹ھ ۳۰ھ

میرزا محمد وید و محسنی اللہ عمر مسکن قدس

مولانا محمد عین محمد، لکھنؤ، اردو

۱۴ ایضاً حضرت بابائے کرامؑ کے مرقعہ شریف میں لکھا ہے : طبع دیر جمادی الاول ۱۵۹۶ء حرمین کی طرف سے

رہا کرتے تھے اور انہوں نے متعدد جگہوں پر ۱۹۹۷ء میں جہازیں گرنے کا

۳۰ - ہمارا کئے ہوئے ہے۔ تعالیٰ صبر علیہ و آلہ و سلم کیا لایا ہے؟ بدلتی رہے وہ عیسویں۔ ہنگی پڑ رہی ہے۔

جب اس صوفی نے اس معاملہ سے پیش کیا کہ حضرت علیؓ نے اس طریقہ علم کی شانِ اقدس میں اس طرح کی توجہ کی ہے تو اس نے

مبصوف ہائی؟ مٹھلی احمد علیہ علیہ السلام شام میں کتاب لکھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا: "اگر یہ کتاب

ہیں مگر، علیحدہ سے حسب ذیل "تخلی" بھی جاری ہے

[illegible]

صَحْبُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَايَا مُتَعَدِدَةٍ
بِ(صَحْبِ خَاصِّ) تَابِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي عَمَلِهِ وَارْتِثَ (صَحْبُ)

میں نے چاہتا ہوں کہ یہ سب باتیں، جو اللہ تعالیٰ نے میرے حروفِ شبانوں میں مسجوب پر جانو

میں نے کہا: تمہارا بچہ اپنا کھانا کھا رہا ہے۔

$$1-\frac{1}{2} \cdot \frac{1}{2} + 1-\frac{1}{2} \cdot \frac{1}{2} = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} = 1$$

مکتوبہ اعلیٰ فتح پور، ۲۱ مئی ۱۸۵۷ء، قلم: مولانا محمد علی صاحب

ہر ایک جہاں پتھر اسی گستاخی پر خاموش کیلے ہیں؟

سید فیاض: مجھے "تجلیاتِ معنویہ" بہت پسند ہے۔ یہ کتاب علامہ محمد تقی عثمانیؒ کی "الارٹھی" کا سفر اور نظریاتی

یہ کتاب وراثت کے بعد عصرِ ایک و ثانیہ بعد از یہ کتاب کے استقامت

نیجیم احمد، حسیہ، رب فیسیں اور فیضی کے ساتھ شائع ہوا ہے

☆☆☆☆☆☆

۳۴۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

(مر ۳۰ ذی الحج ۱۳۴۳ھ / ۲۶ جنوری ۲۰۰۳ء)

مولانا قاضی مظہر حسین ؒ۔ مئی ۱۹۳۴ء۔ ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء بمقام انجمن "جمع چیل" مولانا ابوالکامل محمد حسین ؒ بن مہ کے ہاں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۳۵۹ھ میں "راحمہ" اور بعد سے "دورہ حدیث" کی تحفیں کے لیے والدہ یا اساتذہ کرام میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا مفتی محمد رشید مدنیؒ، مفتی نور علی قادریؒ، مفتی محمد طیب قاسمیؒ، دربارہ شریعت و فقہ شریعت شامل ہیں۔ جب مولانا محمد حسین احمد مدنیؒ سے بحث و خلافت کا فیصلہ حاصل ہے۔ بعد سے فرحت اور وطن مراحت کے بعد "ادب" میں ابتلا سے ملے کی کامیابیوں کو اپنے گاہ میں ایک کتاب "کائنات کے سلسلہ میں" پر لڑائی کے دوران پیدا کی، جو ان موصوف کے ہاتھوں لڑا، جو ان کے نتیجے میں ۹۴۱ میں شریعت و فقہ سمیت ۱۰ سالہ غیر تہذیبہ بنی ۱۹۴۹ء میں آٹھ سالہ ۵۱۰ کے بعد رہا ہے

موصوف خراسانیوں "عقیدت" بیان سے جو لکھتے ہیں

"یہ کتاب اپنے کاوشوں پر اپنی میں ہوتی فریق کا لکھ، کیا یہ جوانی سے (جو دوسرے موزوں سے آپ کا تھا) پہلے تھ پڑا یا تھا میں نے کیا کیا؟ یا حسب میں سے فارسی سے لگی۔ وہ بھروسہ نہ ہوا میں نے نہ کا تعاقب یا تو میں نے مجھ سے یا نہ مجھے چھوڑا، میں نے اس چھوڑا۔ یہ ۶۰ وہ کیتالی میں وفات پا گئی، میں نے شیخ لاد حضرت مولانا و مرزا علی صاحب کی خدمت میں جنس سے یہ سارا واقعہ لکھ دیا تھا اور یہ بھی سنائی کے بعد عرض کیا تھا کہ کیا میں مرحوم کے ورثہ سے معافی مانگوں؟ نو شیخ لاد اب سے مراد یہ ہے کہ میں نے دین سے دست نکش کر کے قارئین کی کتاب کی وضاحت معلوم کی ہے ہیں (شف خارجیت میں ۸۰)

موصوف حضرت علیؑ کے ساتھ مصافحہ کے باوجود حضرت معاویہؓ بھی مدعو نے "تہذیب" کی "عقیدت" کو لکھ دیا، مگر غلط کہتے رہے، وہیں غلط "عقیدت" ہے ہیں جو اپنے وراثی اللہ موصوف سمجھتے ہیں اور طرہ تماشہ یہ کہ خواہش کے باوجود چھوٹا چھوٹا ہے

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے انتقال

مولانا کاظمی مظہر حسین

میں لکھا کہ انہیں نے اور ہمارے صاحب کے شہر میں بھی طعن ہو جائے گی
موصوف سے قتل کا قصہ سہ دوسرے کے بعد ان کے ہاں سے بھائی صاحب کا بھی منظر حسین
نے بھی معین، مریدانہ یہاں ایک ہندو جوہر بن حکیم چند رائے کی چھالی رات کے
وقت ہلاک کر کے آراؤ علاقہ میں فروکش کیا رکھی تھی۔ یہاں سے گھر کی طرف مراجعت کے
دوران ۱۹۳۶ء میں پوسٹ میں غارتگ کے نیچے میں اٹھال گئے۔ کاظمی مظہر حسین صاحب اپنے
والد گھر کے اٹھال پہنچے اور ان میں صاحب کا لہجہ "یوں کیا ہوا ہے"

"حق تعالیٰ نے بدولی کو اس اصلاح کے لیے بھیجا۔ میں بھی اگلے ہیں۔" تکیہ
صورۃ مصیبت ہوئی یہاں سے اٹھالوں کے لیے رحمت ثابت ہوئی۔ مولانا مرحوم نے ۹۹ برس
سے تجاوز ہو چکی تھی۔ چند ماہ سے آنکھوں میں کوتاہی ہوئی تھی۔ اس لیے ہاتھ
میں رکھتے۔ ایک آنکھ میں کچھ جراثیم تھیں جس سے ہاتھ بکھرتے تھے۔ یہاں سے عمر پوری شفعہ
لگی بہت ہنسنا تھا اور حق کا بھی حامی تھا کہ یہاں ایک جون ۱۹۳۶ء میں آپ پر حواش کا زلزلہ ہوا۔ ایک
گھر کے سب سے بڑے اعراف مع غنم رہتا۔ گھر میں رہا اور ہمارے مولانا مظہر حسین صاحب
شہید مرحوم سے تھا۔ ان کے ڈھنگ میں ایک منسوب ہندو جوہر بن حکیم چند رائے کی چھالی
درخت سے وقت ہلاک کر دیا۔ مریدانہ یہاں صاحب مرحوم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ان کی وفات
ہاں سے سلامتی ہوئی۔ مریدانہ یہاں سے خلافت کا دعویٰ میں چلے گئے

قدسے میں سب سے زیادہ غائب علی سے مولانا مظہر حسین ایک ماہ و ہفتا
میں قیام کرنے کے بعد جلی عائم کے قتل نظر سے نہ گریں۔ ان کی وصیت میں ان کی طرف
بائیں لوائے موضع مہاسید تحصیل کی مروجہ کے لیے ایک چکر آرام کے لیے ٹھہرے۔ مہاسید
عہد انہیں صاحبوں کے دوسرے قتل بقدرہ سستی سے کھلا لائے گئے۔ یہ بھیجا پوچھیں کہ
"میں ان دونوں میں سے کون سا رہتا ہوں؟" آپ (مولانا مظہر حسین) آپ و رحمت کی خدمت
چیں۔ ان میں رہتا۔ مسیت گہرا میدا ہوئے تھے۔ پوچھیں گے ان ہی پر اس سے کاموں میں نہ ہو
یہ ترقی کے کاموں کی پوچھا۔ ان اور ان میں ان میں معید رحمت عالم راہ

کے "مہاسید" سے ۳۳، ۱۹۲۹ء

مظہر حسین صاحب کے والدین کا انتقال بھی ۱۹۳۱ء میں ہوا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی
چھ "پسے" کے ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئی تھی ۱۹۳۲ء میں ان سے علی نے ہندو مت

”اس جلت اہل بیت کے لئے (احمد رضا کی کتاب میں مولا کا عید محمد صاحب مدظلہ کا شامل ہوا ہے) میں نے یہ لکھ دیا کہ اس کتاب خلافت کا یہ ہے۔ ”کتاب کا بیٹا سے برائی تھی نہ کتاب میں طرفہ نہ تھا۔“ (الحق چاہیے کہ اس کتاب کی تصنیف نے جولائی تا دسمبر ۱۹۹۸ء میں ۶۵ء اور انگریزی کو مولا احمد صاحب مدظلہ کی کتابوں ”خلافت کا یہ ہے“ اور ”تحقیق مزید اور حقیقت خلافت کا یہ ہے“ کے مطالعہ کی بدولت تھی۔ جو وہ دن تھی کہ عین اہل نظر سے اس کی وجہ ہو رہے تھے۔ ”یہاں پر صاحب باطنی فکر یا مدظلہ کی باتیں میں ہم باتیں سے یہ خود اہل حق کی تحقیق کا یہ ہے۔“ اس میں ہوتا چتا ہے مومنوں میں ”انہی صاحب فاروقی دینی و دنیاوی حاکمات راشدہ جتنی بھی کلمہ کی حالت سے۔ وہ غالباً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مولا احمد صاحب مدظلہ کی کتاب سے متاثر ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی رائے میں ان کی فکر کا نام مولا احمد راشد قرار دیتے ہیں اور اس لئے میں وہاں سے لے کر آتا ہوں کہ قرآن مجید کی مستوی قرآن کا ارتکاب بھی کر لیتے ہیں۔ (مولا احمد راشد اور حضرت مولا سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ ان کی کتاب ۲ مئی ۱۹۹۹ء میں ۶۸۹ء)

مولا سے جس صاحب سے یہ بھی ہے کہ مومنوں میں ”انہی صاحب مدظلہ کی فہمیت نہیں ہے۔ ہم خود نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہیں۔“ یا کہ خلافت راشدہ میں ان کے ہاتھ میں دینی بھی ہے۔ ان سے اس میں سمجھنے سے کہی مارتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ ہیں۔ (حوالہ دروس ۵)

”راستی میں بھی اگر فاروقی صاحب کی یہ کتابیں دیکھیں تو شرم نہ ہو جائے۔“ (حوالہ دروس ۵)

”یہ صاحب کی کہانی کا اہل حضرت عمر فاروقی مولا سے ہی کا تھا۔“ (تالیف کا یہ ہے کہ یہ کتابیں میں نے دور سے حضرت کے مسمیٰ مسمیٰ اور حضرت مولا احمد مدظلہ کی حقیقت کا یہ ہے کہ وہاں بھی لکھا ہے۔ یہ صاحب مدظلہ کی ہی ہے۔ اور حضرت ۲۰۱۰ء میں صاحب مدظلہ کی کتابوں میں ”انہی صاحب مدظلہ کا یہ ہے“ کا تعلق ہے۔“

”مولا صاحب مدظلہ ان میں بھی ”مولا“ کے نام سے آئے ہیں۔“ (روایت میں ہے کہ) ”جنت میں سے ایک سائے میں ”راشد“ کا بھی پتہ ہے۔“ (اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ”اللہ ان کے نام بھی ہوئے۔“ (ابن ابی حنیفہ کے جہ میں دینی کا معنی تھا)

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا قہر

سورما کا ملکی معیار

نے والا نکال دے ہم لے چکے ہیں کہ کیا کسی نے اس حدیث کو ان میں سے کسی ایک کا معنی مطالبہ
 نے والا نکالا ہے؟ درحقیقت یہ ایک عجیب سا بیان بھی معلوم ہے؟

پیامد: رضی اللہ عنہما

من الامام قاضي عسقلاني

اور مسکن، پھر ہر طرف بڑا مصعب ہے۔ یہ سارا نوالہ بد بوڑھی ۶۳ ۱۵۹۱ء

[illegible][illegible]

مہموی ٹھیکہ دار جس نے صاحب کے یہ مضمون مسرت و شغاف سے شائع کئے ہیں اور
 ۳۔ یہ اختلاف پانچ برس بھی بعد لکھا ہے اور آیت میں بھی "الکھلفاء" نہیں ملتا اور ہر جہہ میں
 "مصلحت" کا ذکر نہ ہوتا ہے۔

[illegible]

(موصوف و یلویں چاہی ہوئی کی خدمت میں عرض ہے)

ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قبضہ ہاتھ میں آئے۔ اہل بیت عظام سے
دعوتِ جبریتہ نکلتی، انھیں میں اور اہل سنت میں کثرت آتا ہے۔ یہاں سے جبر سے

نکلتے ہیں شیعہ اور خارجی میں کثرت آتا ہے۔ یہاں سے خارجی راہبوں سے کچھ تم جبر سے
نکلے۔ شیعہ و جبریتہ کی تحریک اختیار کی ہے۔ یہاں سے اہل سنت سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
اہل سنت کے ہاں شیعہ و جبریتہ سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے اہل سنت سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
اہل سنت کے ہاں شیعہ و جبریتہ سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے اہل سنت سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے

صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے

مگر صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
مگر صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
مگر صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے
مگر صدر اسلام سے جو اہل عقائد اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق ہیں۔ یہاں سے کثرت آتا ہے۔ یہاں سے

۱۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۲۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۳۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۴۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔

۵۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۶۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۷۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔
۸۔ ۹۹ء تا جنوری ۹۹ء۔ اس منصب پر علیہ السلام کا رہا۔

یہ امام رضی اللہ عنہ کے تلامذہ بنے

و اما قاضی عکرمین

مکتبہیں امام جلال الدین نے قائم کیں۔ امام جلال الدین نے کہا: "ہر مصلحت عطا ہو گی"۔

شیخ لاویہ لایا اور علی صاحب نے ایک خط لکھا کہ میں نے اس کے

بہت سے دوستوں کو بھیجتے رہا ہے۔ آپ نے بھی بھیجے ہیں اور وہ ساری بھیجے ہیں۔

میرے کہ تمام یہ مستحق ہو جائے۔ پھر آپ کا جو خط بھیجی ہے کہ میں اس کو

بھیجے گا۔ آپ نے اس کے بعد آپ کو بھیجا ہے۔ یہ امام جلال الدین

یہ امام جلال الدین نے بھیجے۔ آپ کی یہ حالت ہو جیسے امام جلال الدین کے یہ خط

کے قائل ہے۔ (ص ۹۳)

قاریں امام احمد بن حنبلہ کے ۱۸۰۰ ہجری میں امام شہاب الدین بن علی (میرزا جلال الدین)

میں نے خط لکھا کہ میں نے امام شہاب الدین بن علی (میرزا جلال الدین) کے

اے اللہ! میں نے امام شہاب الدین بن علی (میرزا جلال الدین) کے

تکلیف جسمی کے مغز شہاب الدین بن علی (میرزا جلال الدین) کے

خبر۔ حضرت مولانا قاضی عکرمین رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ ہیں۔

۱۰ جنہوں نے امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے تلامذہ ہیں۔ امام احمد بن حنبلہ کے

پیدا می شود. روشی که در آنجا

مولا علیؑ مظہرِ فطیمہ

اور مسجد و مہل میں حضرت جلیب جانیؒ کے یہ معلوم ہوئے کہ یہ دو پہلو حضرت علیؑ کی متعلقین کے یہ ہیں یا دوسرے صلحیہ کے حضرت ابی جہلؓ کی شاخ ہیں۔ چنانچہ اہم

[illegible]

(مکر صدائوں کے نظر سے بچنا قرآن تفسیر کے پانچوں اس شعبے ”غزوات“ کی ہے)

[illegible]

میں اس بار مجھے غمی سے نہ تھا مجھے چاہی جیتے کہ مشرفی حالت میں نصیب ہوئی اور لوگوں نے مجھے ان مجبورہ کو میں نے اس کے لیے توبہ الی اللہ کے طلب میں جبر سے الیہ رکتا ہے وقت پر دوام بہش و اس دور میں محسوس ہوا کہ وہاں کے مینو میڈر سے چار لاکھ روپے ہوا ہے پتہ چلا کہ اس سے جن کے مراد و ماں میں بھی ان کے طلب ہے۔ لیکن اس سے قطعاً علم

آج ہفتہ واروں میں، پیش راستہ شہاب علیؒ کے متذکرہ سے بڑا ہوا ایک جگہ تک
سائنس نے یہ ممکن بنادیا ہے اور یہ بھی محسوس ہوا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت
تقریباً اسی گئے یہ بھی محسوس ہوا۔ یہ مقام حدیث ہے، کچھ بڑھتا تھا، علم ہی وہ تھا کہ
جو خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر اس کے بعد آئے تھے۔

میں میں نہیں بیٹھا میرے ساتھ چا سائیں ہیں یہاں کی تھا ہے حضرت عمر فاروقؓ
نے عدم الہ کا جھوٹا ہے ہاتھ میں اٹھایا ہے ورنہ جے ہیں یہ امام احمد انورؒ ہوتا
ہے یہ بطلان کلمہ ہے یہی ہے جھوٹا احمدؒ حضرت ابو جہر صدیقؓ سے بچے ہاتھ میں اٹھا کر
حضرت صدیقؓ کی شخصیت بہت بڑی و اتکار اور علم و ہوشیاری سے لکھ دیکھ کر اس کی اس
کے بعد نکلتا تھا حضرت عثمانؓ کا۔ یہ شریف انہیں گئے اور بعد میں حضرت عثمانؓ کی لکھ کر
بچہ یہ یہی ہے امام احمدؒ حق جو میں نے چاہا میں نے ۲۰۰۵ء کو اہل سنت میں ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ
میں ملا۔ جے کے دوران میں احمدؒ اور انہیں ورنہ راست محمودؒ میں احمدؒ کے اپنے کلمہ سے

یہاں سے دینی امور سے متعلق

مولانا کاظمی مطہر حسین

سرمایہ کی شرائط ہے مہار میں اہلین اور الصاویں جیسے تھے سے بیرونی کرے کے ساتھ
بسموعیوں صاحبین اپنے علم، عقل، روحانہ، جویب وین، حضرت علی المرتضیٰ، مہار میں
دوئل میں سے ہیں۔ چاہے انہوں نے جو کچھ حاصل سے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، لیکن انہوں نے انصار میں۔ آپ تیسرے طبقے سے تھے۔

ان کے لیے حضرت علی المرتضیٰ کی بیرونی لارم تھی جو ان کے مہاجرین وین میں وہ سے
دور۔ غلبہ سے کے ہم سال، روئے لکھ قرآن حضرت علیؓ کی بیرونی حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ سے لایا۔ اس لیے انہوں نے ان کے اسوئے کا لکھ سے وہ لکھ کی حالت میں بلکہ
جائے اطاعت کے لکھ یا خواہ، فانی ہی ہو تو اس صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے
وقت و لکھ یہ لکھ ہے؟ (حاجی فتح محمد وین ۱۳۶۷ء)

حضرت کاظمی صاحب دیر سے مقام پر لکھتے ہیں

حضرت علیؓ کی طاعت شروع سے ہی ان کا تہہ مستحق تھی اور ایک صیغے سے بھی
آپؓ پروردگار نے کیا تھا لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد بھی حضرت علیؓ
کی خلافت تسلیم نہ کی بلکہ شر تو چھڑا دیا ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے تہہ میں تھے جن کے
یہ اللہ تعالیٰ سے بھی سے کے لیے شرط لگان سے مہاجر بن وینا جس اسلوب
سے بیرونی مہاجرین مدعوئی صاحب آ آپؓ کے یہاں قرآن کی کتاب کی وہ حبشہ سے
تو لکھ مہاجر بن انصار کی بیعت سے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لارم نہ تھا کہ
وہ بھی شاف سے کے علیہ مہاجر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی غیر شرع اطاعت قبول سے
(حاجی فتح محمد وین ۱۳۶۷ء)

”جس بات سے میں انکار سے کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جسے حضرت علیؓ
خلافت تسلیم نہیں کی (حوالہ درودین ۲۶۲)

”حال اہل بیرونی وقت سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علیؓ کی حالت میں
لیکن کی وجہ اس کے حضرت علیؓ سے فانی کی شجہ قبول فرمائی (حوالہ درودین ۱۳۶۷ء)
”وہ آخر وقت تک آپؓ سے ملنا نہ سمجھیں بلکہ علیہ مہاجرین میں بیعت جو کچھ
خلافت کا نام سے (حوالہ درودین ۱۳۶۷ء)

یہاں سے، رضی اللہ عنہ کے ساتھ

[illegible]

نہیں چونکہ یہ الفاظ سخت ہیں۔ سید کو سند کا پتہ نہ تھا۔ میں اس پر رنج و جلہ کرتا تھا۔ کسی وقت، عین صبح جب وہ ادا شدہ رقم لے کر آیا تو اس نے ”تجربہ“ کے جے کے ساتھ ایک نوٹ لکھ کر میرے پاس رکھ دیا۔ ”عبرت پر اے بی عمر و برت تمہیں“

”اگرچہ علامہ شریعتی نے طرزِ استدلال سے جس نے حضرت علیؑ کی ہر بات کو غلط قرار دیا ہے اور ان کو ازمایا ہے مگر جب ان کے استدلال کے پیش نظر حضرت علیؑ کی شخصیت و غلاف بھی گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی عالم میں تھی وہاں حضرت علیؑ کی ہر بات سے قطعاً قطعاً بھی (بقائے) ائمہ تھا۔ کے نام اور سیدہ کے خلاف کسی کو گناہ

اگر تمسک کرنا چاہو ماضی، فیچر، ہر کے الفاظ کی جگہ اجتہاد کی خط کے الفاظ لکھنا تو حضرت علیؓ کی دعوت و حوائج پر مشرور ہونا ضروری ہے، اور الفاظ، روئے ملک، یونان، بیتا، بی خطا، حق کے نام و نامی، حق سے سب سے، سب سے، حضرت علیؓ کی دعوتوں، ماضی حق کے نام و نامی میں توازن، اس کے حکم کے تحت اجتہاد، اختلاف، مشورہ، کیا حیثیت بات رہی ہے؟

[illegible]

جدید عبارت توحید ہے کہ "ان طرح بھی وہی قدرت ہے" ان کے خیال کے مطابق یہ
 اور عقیدہ توحید کی اور تفسیر ہے اور یہ ہے ان کے خیال کے مطابق یہ عقیدہ توحید کی
 یہ ان کے خیال کے مطابق ہے " (مشق ۳ صفحہ ۴۸۴) (۴۸۶)

چچا قاسمی صاحب سے "پٹ" "سرا" "ن" صاحبہ قریبی فخریہ کے کہانہ جن میں غلط سے ان کی سر "صورت" فخریہ اور نام سے ۔۔ حقیقتاً اس لیے بتوں اور طرح عبارت تبدیل

پیدا ہو۔ رسول اللہ عنہ کے ساتھ

سورما کاٹکی معطر حبیبی

نے کہا: "اور میں نے یہاں پر بھی ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔"

”موصوف نے مراد ”پہنچی“ تیار کے اسے سمجھ کر امرتسن اور گن و گن رہے
چائے تو پھر بھی قافس صاف ہے ”تو میں سمجھا“ کا وہ دم سے موحائے گاہیل تو میں
آج غم سے میں قافل کی ”مراد“ کا تیار نہیں ہوتا بلکہ عرف اور تیار و تیار ہوتا ہے۔ میں نے
اور اسے لفظ جوق میں ”تقسیم“ ہے با ”تسلی“ پوائے۔ میں اس میں کسی قسم کی توجہ
کا رہا ہے۔ ”تقسیم“ مراد ”تقسیم“ ہے۔ ”تسلی“ کا یہ لفظ ہے۔

یہ دیکھ کر مجھ پر ہنس پڑا۔ میں نے کہا: "یہ تو کمال ہے، ابی کا بڑے سے چھوٹے اور چھوٹے سے بڑے کا۔"

[illegible]

یہاں سے مراد ہے کہ جو شخص اپنے لیے دنیا کی چیزوں کو چاہتا ہے، وہ اپنے لیے دنیا کی چیزوں کو چاہتا ہے۔

یوں حسبِ ہمدردانہ توفیق و طرف سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے کئے
بعد ان زمانہ میں اس نے خلیفہ کا چہرہ بھی مستند نہیں رہا بلکہ ان کو عزت و کرامت کا حکم ہوا کہ ان کے خلاف
قرارداد سے (خانقاہ حیدر آباد میں ۱۳۵۵ھ تا ۱۳۵۹ھ)

”یہ دونوں فیصلے آیت انگیز کے خلاف ہیں بلکہ ان کو عزت و کرامت کا حکم ہوا کہ ان کے خلاف
قرارداد سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے کئے جائیں۔ چنانچہ خلیفہ کا حکم ہوا کہ ان کے خلاف
کے مقبرہ علیہ السلام میں لایقیناً محنت و کوشش سے “(مقام حضرت علیہ السلام ص ۱۲۰)

موصوف کے ورثہ میں بقیے میں ہے
”مسند میں صاحبِ مکتبہ نے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی آمد و بقاء کے بارے میں
کا مصداق نہایت خوبصورت بیان کیا ہے یہ نظریہ اختیار کیا کہ جس سے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی
اجتہاد سے عطا ہوا ہے۔ جس سے بعد چہرہ کی کھائیں گے۔“ (مقام حضرت علیہ السلام ص ۱۲۰)

یہاں تو قاضی صاحب نے بھی کے بعد چہرہ کی کھائیں گے۔“ (مقام حضرت علیہ السلام ص ۱۲۰)

ورثہ کا مقام ”مکتبہ“ کا لکھنے سے مراد ہے کہ
”دیکھیں پھر ۱۳۵۹ھ کے مقابلہ میں ان کی چہرہ کی خطا نے کے ساتھ اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔“
جس کی وجہ سے وہ ۱۳۵۹ھ میں

حال رہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے مقدر کر دے علیہ السلام حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی آمد و بقاء کے بارے میں
امریاں اور حکم دے گی کے حالات تو پھر نہیں کے ہیں وہ احتیاطی خطا کا کام نہیں دیا جاتا ہے؟
موصوف کی یہ عجیب تصدیق ہے۔ وہ یہ طرف حضرت علی کی عزت و کرامت کی طرف
نہیں مڑتا ہے جس کے مقابلے میں چہرہ کی کھائیں گے۔“ (مقام حضرت علیہ السلام ص ۱۲۰)

قرآنی میں کے مقابلے میں، جس دو بہ نسبتاً اتنے ہیں

میداد منی روضی اللہ عنہما قدین

مبارک اور کائنات پر نظر سے ملتا

فائدہ نظر تیرا عورتوں کی ہے۔ چنانچہ ان کے فیصلہ و حکم میں اور اسے خلاف روئے ہوئے ہے۔
 اللہ تعالیٰ کے مقدر و حیدر حضرت علیؑ کے مظلوم راہبینا سخت ماحول میں گناہ اور سرگرم
 جہنم میں بلکہ جہنم میں صالح و فاضل تھے (العلی و اللہ)۔

حضرت یہ ہے کہ صحابہؓ اور حضرت علیؓ کے ہم عصر اور محمدؐ تھے جس سے اختلاف سے کاتب حاصل تھا، جس عرب و مصر کا بھی کتبہ تھا۔ بعد کے حضرات کا نام میں سے ہوں جو بھی حاصل نہیں ہے حضرت حکیم بن علیؓ کا نام ہے، وہ آیت مسطور ہے۔

حکیم بن علیؓ کے معاویہؓ اور خلافتِ نبوت سے قبیلہ نجد کے علماء مشہور ہیں۔ ان کے پیچھے وحیث نام، فی حنا اور اجارہ نام ہے۔ انہیں صالح اور معمل نام اور انہیں قرآن کا خلافت نام "قیامت احمر، فی مصر، اجارہ، حنا اور صحابہؓ پر اخص شہید ہیں تو قرآن ہے۔"

[illegible]

تاکسی صاحب اور جناب سوہووی صاحب میں پامانی دینی رہا ہے۔ سوہووی صاحب
 بھی تو کاسمی صاحب کی طرح حضرت عطاء اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں اور ان کے بھائی
 شاقیب کے قابل تھے۔ یہ سب تھے۔ ہونے کا کاسمی صاحب نے لکھا ہے۔
 "صاحبانہ سوہووی صاحب اور حضرت عطاء اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔" سے لے کر

سیدنا محمد، رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

موا ۱۱ کا مہینہ شہر نسیم

مہینہ شہر نسیم آئی ہے۔ کوئی نہ سے پوچھے کہ جن حضرت نے مہینہ شہر نسیم کے متعلق آپ کو کھڑے
جس مہینہ سے یہی اعزاز کے لیے کتاب مہینہ کے نام کی خلاف ورسی کی ہو وہ بھی
کوئی یہودی یا کلمی نہ ہے کہ یہ لکھ لکھ کر اپنا کام کرنا ہے یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
جس میں مہینہ شہر نسیم کے لیے یہ لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
خدا یا مطلب؟ اور یہ وہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے

یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے

یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے

یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے

یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے
یہ مہینہ شہر نسیم کے لیے لکھا ہے کہ یہ وہ حضرت علیؓ پر ہے

۱۷۷۱ء میں موصوف نے حضرت عقی کا نام سے یہ اثر لکھا ہے کہ

حضرت عقی نے حضرت عقی کو حق پرست پر فرمایا کہ

قلوب میں سے نہ کہ ہرگز نہ

جب کہ قابی صاحب کے یہ وہی کتاب کا ہی نمبر ۱۷۷۱ء میں جو تو شہادت میں

حضرت عقی نے دہ "خطائے ہندوئی" کی سمت چلے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ

"حقیقہ" ہے کہ ہنگویدل کی کتاب میں جو یہی چھاپا ہے ہرگز نہیں ہوتا

مطلوبہ حق حضرت عا شہدوں کے طرف سے حضرت عا شہدوں کے پاس پہنچنے کے بعد ان کے پاس

کوئی علیہ السلام سے ملنے کے لئے جناب اب علیہ السلام ان کے طرف سے ان کو خط

لکھنے کے لئے ان کی طرف سے لکھا کہ ان کی کتاب میں آپ کا بھی نام تھا تو ان کا جواب دیا کہ علیہ السلام

وہاں سے پاک تھے کہ ان کا نام نہ لکھا جائے اور خطوط خطبات لکھتے رہے

اسی طرح جناب اب علیہ السلام اور ان کے معاونین کے پاس یا نہ دوسرے طریق علیہ السلام

وہی ہو چکا ہے کہ ان میں سے کہ ہنگویدل سے سے مسلمان قسم

کو دے کہ ان کے اصحاب میں حضرت عا شہدوں کا شمار ہے کہ ان میں سے ہرگز نہ لکھا

ہے کہ ان کی عادت و مکریم سے لکھا کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

طریق ہندو ہے کہ ان میں ہرگز نہ لکھا کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

نعمت صاحبان حضرت عا شہدوں کی ان کے ہرگز نہ لکھا کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

اب علیہ السلام کے ہنگویدل کے نام کا جواب پہلے دی جا چکا ہے کہ یہ نام لکھا ہوا ہے ان کے ہتھ

رکے کی جگہ سے ہوا کہ ان کے ہرگز نہ لکھا کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

کاتب وکی بھی تھے حضور میں ان علیہ السلام کے سامنے بھی تھے کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

کا ہے کہ ان کے اصحاب میں ان علیہ السلام سے آپ سے بہت سی باتیں لکھی ہیں کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

ایک واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے بنا اپنے ہرگز نہ لکھا کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

دیوبند کا واقعہ ہے کہ ان کے اصحاب میں ان علیہ السلام سے آپ سے بہت سی باتیں لکھی ہیں کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

سرتانہ میں واقعہ ہے ایک واقعہ کہ (کتاب "بیت روضہ اہل حق" ص ۲۹۵-۲۹۶)

موصوف نے یہاں واضح طور پر لکھا ہے کہ جب ان کے اصحاب میں ان علیہ السلام سے آپ سے بہت سی باتیں لکھی ہیں کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

حضرت عا شہدوں نے حضرت عا شہدوں سے لکھا کہ ان کے اصحاب میں ان علیہ السلام سے آپ سے بہت سی باتیں لکھی ہیں کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

حضرت عا شہدوں نے حضرت عا شہدوں سے لکھا کہ ان کے اصحاب میں ان علیہ السلام سے آپ سے بہت سی باتیں لکھی ہیں کہ ان کے اصحاب میں سے ہرگز نہ لکھا

مہاراجا صاحب

اور حسب اس کی حد سے میں نے جو کچھ اور اصلاح کی وہ کچھ ہے جس سے اس کی جان بچاؤ کے لئے

’جہاں سے ہر مفسر نے اپنے معانی کے تفسیری خطا سے (تجربہ) پیدا کیا۔‘

کاشی صاحب صرف حضرت علیؑ کو ہی نہیں بلکہ اسی کے مرثیہ نگاروں کے لئے بھی

مردم سے تو چین صحیح ہے جن پر جو روایات و محنت یہ ظالم بھروسہ تھا۔ لیکن اب یہ عہدہ کی مخالفت

یہ سہاروں عمارت جس کے نظریات شاہیوں کے لیے تھے، ان کے لیے ایک نیا جہان تھا۔

ماں کے لئے شریعہ کے لحاظ سے اور آپ حد سے عا شہابی کے لئے فطرت

حضرت شہداء، انہوں نے جلا جلا صلاقی مراد بھی واضح دینی کے کہ یہ عالمیوں سے جنتی ہیں

یہ امام رضا علیہ السلام کے زمانہ میں
 مولانا کاظمی نے تحریر کیا

کی پہلی جلد کا جواب نام و کتاب "مختصر خلاصہ" میں ہے۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا جواب "مختصر خلاصہ" میں شروع
 "مختصر خلاصہ" میں ہے۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا جواب "مختصر خلاصہ" میں شروع

کاظمی صاحب نے حدیث "مختصر خلاصہ" میں ہے۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا جواب "مختصر خلاصہ" میں شروع
 کچھ کہیں ان کے مختلف کتابوں میں نقل کیا ہے۔ البتہ اس کو جیسے کہ میں نے فرمایا ہے۔ تاکہ یہ عبارت ان
 کی اپنی جگہ سے یہاں مناسبت معلوم ہوتا ہے کہ جو عمل میں حضرت مولانا کاظمی رحمہ اللہ نے
 کی حسب اس فہم کا میں نے کیا ہے

یعنی، بخیرانی و اصل ہیں ۲۔ یہ حاکم میں اس کے شمار میں اور ان کی حاکم شیعہ
 تھے ۲۔ طحاوی میں منقول ہے۔ "تاریخ الدین" (ص ۱۵۹) میں ہے۔ "وہ مختصر کتاب میں
 تسلیم ہے۔ ۱۰۔ اس میں ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 مستند ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 میں ۲۵۲ جلد ۱۵۹ میں ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 حدیث میں ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔

۱۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔

۲۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔

۳۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔
 "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔ "یہ حدیث ہے۔" یہ حدیث ہے۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا

مولانا قاسم علی خان

جب یہ شوقی صحنہ محاسب کے "وفا علی منہ" کے حور پر چلے گا تو اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ نظر آئے گی۔ وہ مسکراہٹ اس کے دل کی بات کہہ رہی ہوگی۔

[illegible]

خوب ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رہا رست "فرما ہے یہ

”گلدستہ“ کی تاریخ ۱۲۹۳ھ (۱۸۷۳ء) میں ہندو ریاضیہ کالج لاہور میں تیار کی گئی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے کی ہے۔ مولانا صاحب نے ہندو ریاضیہ کالج لاہور میں تیار کی گئی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے کی ہے۔ مولانا صاحب نے ہندو ریاضیہ کالج لاہور میں تیار کی گئی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے کی ہے۔

خواب بگڑی حجت محمدیؑ نے نہیں حسبِ رسالت ابھی خواب بگڑتا تھا۔ مے ہوئے
 تھا۔ * اہلِ لائل کا یہ وعدہ اپنی ماں "خانمِ قہرہ اول" سے مکمل سے پورا ہوا اہلِ ملت
 کا امام محمدؑ نے صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری باتیں تصدیق کیں۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ کے مقدر
 مقام میں امام جعفر صادقؑ کی عطا کردہ وحی کی عینِ رسالت معائنہ ہوا کہ ہے ایک بچی

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قہ ب

[illegible][illegible]

اعظم ہیں۔ ان کا بھی صاحب نے بڑی مہربانی کی ہے۔ ان کے لئے "کلمۃ" میں مضمون میں منتقلی فرمادی ہے۔ ان کے بارے میں بھی حضرت مولانا رحمہ اللہ نے مہربانی سے تذکرہ کیا ہے۔ ان کا سامنا کسی حد تک صحیح ہو سکتا ہے لیکن یہاں جس مقصد کے لئے یہ لفظ رائج کیا گیا ہے اس سے یہ منہ پامال خود نہیں ہو سکتا۔ اہل سنت میں یہ معاہدہ بنیاداً ہی نہیں ہے۔ یہ "کلمۃ" میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

کام کو میں حسب کے یہ ہے خواب میں مشرے میں شب شمار ہو ملتا تھا جب وہ خواب میں آئی
 خط ۱۰ صبح غلوں پر پھر اترے عجم شریک غلوں پر معاف کی روٹی سے قوت برتتے پھر یہ میں
 حضور کے معجزات میں غلوں کی تو میں "تمہ" چنی عیار سے کے روجو کے کا پھر آہر بلکہ شمع اعلان
 یہ ہے عرقہ اصولی ہے کہ کہ جس نے علی حسب الحجابہ ۲ کلنت جنہ صحتہ ۲۰

جبکہ یہاں گناہ و خیر اور نیکار و مصلحہ کے درمیان جو فرق ہے، اس کی وضاحت نہ کرنا چاہیے۔
میں نے اس کے بعد ”شہر کی ویڈیو“ کا حاتم علی کی طرف سے ۱۰۰ روپے کا ایک ٹیکسی سسٹم چھ کیے کے ساتھ
چار روپے اس معافی کی درخواست کی کہ میں ہمارے سکے۔

”معدومہ رشتہ کی آہ نہ بھر رہی تھی۔
 یہ عجیب بات ہے کہ جس میں ”ادی“ کا کوئی معنی درجہ ”تاریکی“ نہیں ہے
 خام سے کسی طرح ”معدومہ“ میں ”و“ غلط ہے، ہونے کے لفظ ”و“ یا ”فیدہ“ کا لفظ ہے۔“
 یہ تو ”تاریکی“ کا لفظ ہے حقیقت معاویہ جی نے عدو تو شخصیت ہیں جو باطل میں

مردمانی کے جواب میں قرآن و احکام سے مراد بھی میں نے خطا سے اجتناب کیا ہے۔

(ماہنامہ حق چارمیں راولپنڈی ۱۹۸۸ء جون جولائی ۹۹ء)

موصوف ایک دوسرے مضمون میں مبالغہ کیا ہے (میں فاروقی نے چند سوالات کے ضمن میں لکھے ہیں۔

”حضرت شاہ علی احمد محدث دہلوی نے ازالہ الحق مترجم جلد چہارم میں ۵۴۸ میں جنہیں کے بارے میں میں نے حوالہ سے یہاں حدیث لکھی ہے جس کے ساتھ ہی حدیث ۱۰۰۰ ص ۱۱۰ حضرت شاہ ولی اللہ نے فتاویٰ سے حوالہ دیتے ہوئے ۱۸۱۱ء میں فرمایا کہ رشتہ ایجنسی کے بارے میں مضمون میں صاحب کتب کو حوالہ دیا ہے آپ نے محدث سے ثابت کیا کہ یہ حدیث درست ہے؟“ (کتابت حجازیہ ضیاء اللہ مدرسہ اسلامیہ قاسم آباد) صاحب کتب نے بحث پیچھے رہی ہے۔ قارئین! موصوفی صاحب کے اس ”تفسیر“ کے جواب میں ان باتوں میں غور کیا جائے گا اور مطالعہ کر کے حق و باطل اور صدق و کذب کی پہچان ہوتی ہے یہ ملحوظ ہے۔ ”آمین“ کے درمیان الفاظ کا منہ صاحب کے پاس ہے۔

حق چارمیں ۹۹ء جون جولائی ۹۹ء)

حسب کہ حقیقت یہ ہے کہ موصوفی صاحب نے جو بات ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں لکھی ہے اور دیرینہ روٹی اس سے صدقہ کی بات کی ہوئی ہے، تاہم سے موصوفی صاحب نے ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ غلط ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں خط و کتابت سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے اس طرح پر وہ گنتے لکھوائے اور کیا ہے حق و باطل، واقعہ ٹی ٹی سے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوائے گنتے رکھتے ہیں حالانکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خط و کتابت سے خود بخود ہی ”رشتہ بن معاویہ“ کو بنا کر حق چارمیں ۹۹ء جون جولائی ۹۹ء

کا منہ سے ”رشتہ بن معاویہ“ میں موصوفی صاحب نے ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں جواب دیا۔ اہل حق و باطل کے ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں سے یہ لکھا ہے کہ ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ٹھیک ہے اس میں کسی کو توین و تفسیر میں پالی پائی

رشتہ بن معاویہ خلیفہ ”سلمان“ کے بارے میں صاحب ”رشتہ بن معاویہ“ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات لکھتے ہیں کہ ”رشتہ بن معاویہ“ کے بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عام ۱۰۰۰

پیدا ہو کر رخصتی کے بعد نکاح میں

عنون با آقا صاحبزاده

جس کتاب کا رشتہ کا مطالعہ پانچویں کتاب کے مضامین سے ہو گا اور پھر گئے
گزشتہ خیال حال میں ان کتاب میں بھی نئی سواریاں ہیں۔ تو چونکہ امیر عبادت کے مطالعہ کے
وہ جو علاقہ کی روشنی سے پڑا وہی کا اظہار کیا جو پچھلے مطالعہ کے آثار مطالعہ ہوئے ہوں تو اس
کے وہ وہاں کا جس صاحب نے تجلید کیا یا نگلی کی عرصہ سے من عبادت میں تو میں نہیں پائی جاویں
یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سے "نور و نور" سے پہلے ان کی کتابیں کی گئی تھیں
بلکہ ان کے "عظم و جود" میں ان کی یاد دہانی کی گئی تھی۔ اس قدر کہ ان کے وہاں کے وہاں
چھاپے گئے کتاب مطالعہ کے سے قلمی صاحب کا "نور و نور" میں ان کی روشنی سے پیش کیا
جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے "عظم و جود" کی یاد دہانی کی گئی تھی۔ اس قدر کہ ان کے وہاں کے وہاں
شہر و دیہات کے اہل علم اور محققین کے "عظم و جود" میں ان کی یاد دہانی کی گئی تھی۔ اس قدر کہ ان کے وہاں کے وہاں
ہی یہ محقق کی درخواست قلمی صاحب کے گستاخانہ جواب دہاں کی گئی تھی۔ اس قدر کہ ان کے وہاں کے وہاں
مدرسہ کی مجلس اہل علم و دانش میں ان کی یاد دہانی کی گئی تھی۔ اس قدر کہ ان کے وہاں کے وہاں

قاضی صاحب نے اس پر اس وقت سے کہ وہ حضرت معاویہؓ کی مدد سے مجھے نہیں اندر دیا
جائے، قاضی صاحب نے فرمایا کہ بعد میں میں مخالف راہدہ رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب
مقرر ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ کے قتل کے بعد میں بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے قتل کے
کے قتل کے بعد میں بھی حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد میں بھی حضرت علیؓ کے قتل کے بعد میں بھی
یہ خبریں مل رہی ہیں کہ آپؐ کے ساتھ ان مخالف راہدہ سے "خطا" ہے، جہاں سے اس نے اپنے
میں بھی اس سے کہ جن آپؐ کے مخالف راہدہ نے جہاں سے تھا وہ تھا۔

قاضی صاحب کی حضرت معاذیہ علیہ السلام سے یہ دعا مست ہو چکی ہے یا پھر وہ درجہ بہتر ہے یا نہیں؟

[illegible]

حدیث میں آیا کہ مومن علی اللہ علیہ السلام کے ساتھ رہے گا اور اللہ کے ساتھ رہے گا۔

[illegible]

پیدا معہ روضی اللہ عنہما قہ

مولانا کاظمی نظر حسین

بعد ۱۰ سال تک ہندوستان سے لیکن نہ تمامہ میں ہوئے نہ مابین کوئی صورت
میں شائع کرنا مناسب۔ سمجھا ہوگا ہاں فتنہ جداول کے مصنف مقلد اثر دست
مولانا ابورحمان عید اھوریہ لکھتے ہیں کہ "میں نے فتنہ جداول میں" جواب
"میں نے" کا مسند نہ لکھا۔ یہی وہی خودی دھرم ہے پھر کے دونوں طرف سے
یہ دیکھنا جسے لکھنے والے نے متعین ہے۔ "مشاجہ" کے لکھنے والے اور "اعتقاد" کے لکھنے
والے کے لیے یہی ہے۔

ہر گے جہاں اس کی طرف سے بھی ہاں منہ صدمہ شہد ہائیت اور رنگہ جہاں
صدمہ کی تمام صورتوں میں انعامت منو قی ہے

بریلظم کتاب میں اس مقام پر اس سے پہلے دو تفصیلی و جلیبی نقش کش سے آ رہے ہیں۔ خصوصاً
 سنی لواء سنی عباسی و توحید مہم عبارت (عکس سمیت) اسات کے حوالے کا مفصل اور مکمل
 بریلنگ جائزہ ایک علیحدہ اردو مستقل کتاب میں لیا جائے گا (مشتاق ڈاٹ کام) کہ قارئین کو معلوم ہے کہ
 سب سے پہلے اس کے نظریات کے پیش خور و پیش رفت کے واقعہ میں

[illegible]

خطبات قاضی صاحبزادہ، ج ۲، ص ۱۰۰

مغنی محمد یوسف صاحب نے لغت "دیوانہ" عربیہ سے جو تفسیر کے معنی لکھے ہیں ان میں
 "خبر" وہ دعوے، پہنچانا، دینا، چینی، دینا، حوصلہ اور "لغت" سے معنی نقل کیا ہے کسی
 چیز پر وہ پختہ! اور کہتا

تو ان میں چند مادی حاکم مرث نہیں ہے۔ بلکہ کھوکھلے درجیب اور ردی سی چاندی
 ہے۔ اسی کی تپک لوجا چلا رہا تھا جاتا ہے جس میں کھوکھلے اور تپک لوجا تپک رہا تھا۔ اسی کی
 شرع مہیوتوں کے بچے ملتی تھیں۔ جب کہ کتاب و سنہ سے کس حال میں تپک رہا تھا۔ یہ کس کے
 ہاتھ ہو کر لکھا تھا۔ یہ شرع ہی ہے۔ اسی کے کتب کے کتب و سنہ ہاتھ ہو کر لکھا تھا۔

کے خلاف چنے چلے نقص کا اظہار کیا گیا، مسجد میں میٹھ سے ظاہر ہے
(یہاں قاضی صاحب چاندنی آمیز عبارت کرتے ہیں۔ بعد لکھتے ہیں کہ)

یہاں جناب مفتی محمد یوسف صاحب کے یہ یہ حال ہے۔ یہاں چنے چلے
چنے چلے سے جو بھی ہے چنے چلے۔ مگر وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی تو چنے کھا چکا ہے؟
بھروسہ یہی ہے کہ جو کچھ کچھ بھی تھا، بالعمامہ رہتا ہو، وہاں مردوں و عورتوں کی یہی
قرۃ العین اور یہاں لکھنے والے ہر حضرت صاحبی اللہ عنہ کا چہرہ ہے کہ کچھ
کا چہرہ اور یہاں وہی صاحب یہاں نظر سے معاف ہو، یہی طریقہ مسجود ہے یہ تو ہر قاضی
کا ایک شخص کا مردہ ہے اس کی تلمیح سے بے بہرہ نظر سے معاف ہو، یہ تو ایک شخص کا مردہ ہے
انکار لکھا ہے مگر یہ جانتا ہے (مفتی محمد یوسف صاحب کے علمی چارہ کا علم کا یہ مس ۱۲
۱۳۶۶ طبع ہوا، پندرہ ماہ قبل مرگے، جمعہ ۱۷ جولائی ۱۹۷۶ء)

قاضی صاحب کی تنقید بھی یقیناً تو نہیں کی ہے۔

نہیں مگر موسیٰ قاضی صاحب نے بعد از تصدیق (حاشیہ نمبر ۱۸۳ طبع ۱۹۸۳ء مطابق
حضرت مولوی رحمہ اللہ طبع ۱۹۸۲ء، مکتب حادیث طبع ۱۹۸۵ء، حاشیہ نمبر ۱۸۴ طبع ۱۹۸۶ء،
مجموعہ مقالات و فتاویٰ حضرت مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے اہل حادیث، طبع ۱۹۸۹ء) میں اس
مرد کی طرف سے کم از کم ایک شخص صاحب کے متعلق ہیں، مگر یہ کتنا حقیقت پر اہل اصناف
تسلیم سے گاہ کہ میرا یہ کہ قاضی صاحب حضرت مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد حضرت مولانا قاضی صاحب
اور حضرت مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد
اور قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد
قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد
قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد
قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ کے بعد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

بھیڑتے تھے۔ یہ عذابِ اچھا ہے۔

۳۔ ہندو راجہ حضرت ابو سعید (جو میں موقوف ہے ٹکڑی حرقہ پہننے دیتے) نے
جسٹ سلام کے وقت اپنے کبوتر کا اکبر، یا جی، کا تباہ کر دیا۔ صاحبِ امت کو یہ باور نہ
آتا تھا کہ میں نے ان کو کھانے دیا تھا۔ دیکھ کر وہ بھی اللہ کے لوگوں کے روتے ہوئے بن گیا۔ صاحبِ امت
تسلی دے کر کہہ دیا: ”میرے بھائی، اللہ تعالیٰ نے تم کو کھانا دیا ہے۔“

۴۔ حضرت ابو سعیدؓ نے سیدہ ام حبیبہؓ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ
کے خاندانِ خلافت کے لیے حضرت علیؓ کا بیٹا

۵۔ بلکہ سلام کے بعد یہ گمراہ و فاجر کی حاکمیت تھی۔ ایک شخص نے اس کے لیے حاکمیت
کو چاہا تھا مگر اس طرح انگریزوں کے دلوں میں صلیبی جنگوں کا گمراہ بن گیا جو جوئے کی طرح
وہ نے یہ نہیں دیکھا۔ کیا عام فہم و فہمی ہی اس کا جواب دے سکتی ہے؟

۶۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے اسلام سے ان کے خاندان کو فخر نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کا دل صاف نہیں کیا (پھر صوفیوں نے سلامؓ کے ان کا کلی طرح صاف کر دیا تھا)۔

یہ وہ سیدہ ام حبیبہؓ کی بیٹی تھیں۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
حضرت ابو سعیدؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
امام ہیں۔ سیدہ ام حبیبہؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
جی عمرہ بن سعدؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
ہیں۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
اسلام کی پاکیزگی کے لیے

۷۔ اس کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
عمرہ بن سعدؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
ہیں۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں

۸۔ حضرت ابو سعیدؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
سیدہ ام حبیبہؓ کی بیٹی تھی۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں
کے صاحبِ امت ہیں۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں

۹۔ ان کا بیٹا تھا۔ ان کے دربار میں رہتے تھے۔ ان میں

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما رحمۃ اللہ علیہما

یہی تصدیق ہے کہ جو شہادہات صحیحہ و سلام و سلام اور انہی اسلام سے صاف نکلتے تھے (جیسا کہ
ہمارے صاحب تحقیق نے) کیا اس اعتبار سے اس کے مستحق تھے کہ مدت کی چار ماہرہ میں
خدمت اور سلامی پرست کے اہم مناسبان کے ہوں۔ یہ صاحب کیا کیا صاحب
ہیں تحقیق (تسمیہ) اپنے کے پھر سیدہ فاطمہ علیہ السلام کی روائے عصمت کو (لعلہ اللہ) ہجرت
قدس کے بھائیوں سے پاس صاحب رکھا ہوا تھا ہے؟

ہاں تو چھٹی ہے کہ اس تک یہ تجھے کیا معلوم؟

صاحب یہ کیا کہتا ہے ان دونوں کا تعلق صاف ہے۔ یہ بھی ہی جیسے تحقیق اور یہ شک ہے

بند ہوا۔ یہ خدا ہے۔

؟ صاحب نے اپنی بات میں درپردہ سے دہرائے ہائے ارب و بلاغت کے اظہار
کے لیے حضرت صاحب کی مقدس جہانب کے ساتھ جس بے ادبی کا مظاہرہ کیا ہے وہ صاف
طور پر نماز ہے کہ بھی فلیہ منہ؟

حضرت ابو طالب، حضرت معاویہ، حضرت یحییٰ بن ابی طالب، حضرت قاسم بن ابی طالب،
عبد بن سعید، رضی اللہ عنہم جو کھڑے ہوئے اہل بیت کے ساتھ ہوا اور ان کی پادشاہی میں ہو
بنا جو جس جہانت سے ہوا اس سے بڑھ کر اور بڑھ کر کے بھی ہے تعلق نہ کی تقدیر کے پیر مٹائی ہے

نکرنے سے کہ یہ جہان مدوہ و ضیوع حیات سے آج تک کسی کی واضح طور پر دیکھ اور اس
سے رُخ کے مسند میں کھڑے ہو کر اس کے عین مدوہ و ضیوع حیات سے آج تک کسی کی واضح طور پر دیکھ اور اس
کا نامنا سب سے پہلے بلکہ اولیٰ اللہ تعالیٰ بلکہ احوال یا کیا ہو موصوفیٰ سے مدوہ و ضیوع حیات کے بعد
اور اس اور ان کو صاحبہ ہاں کے بارے میں مسئلہ مقدمہ کے عنوان سے چھ مکتبہ مضمون
تاریخ مرآۃ پر جس میں ۱۰۰ مکتبہ و مذہب صاحب ہی ہے۔ یہ میں یہ لفظ بھی تھیں سے مدد ان
کے ہے یہ مکتبہ و مضمون اور بھی ہے۔ یہاں ہے وہاں بھی تجویز و تہجد و کلام دے یہ کوہ علی
مشیت سے ہوئی ہے (واقعہ لڑا اور اس کا بیس مکتبہ ۵۶۵-۵۶۵)

ملا لایقتی منظور جو مکتبہ کی کا صی شہر کا پتہ مدینہ بنام المرقبان و مظلیل حسن بن
صاحب نے نام اپنے آپ خط میں ۱۰۰ مکتبہ و مذہب صاحب ہی ہے۔ مظلیل حسن بن
تو میں آئیں پانوں کے علاوہ بھی لکھتے ہیں۔ "استخدام کے بعد چار میں آپ میں کی تہذیب
ہوئی" وہی راہ بھول گئے چلی مانتے بھول گئے عقائد کا دھبہ ہے۔ یہ ہے

دلکھ بھائی بات یہ ہے کہ اس مجلس میں جو دھوکے کی جھٹی ہیں ان سے رجوع کر کے بے غش و غبار
 طور پر یہ کہہ دینا مگر کافی محسوس ہوگا کہ میرے کلمے سے جو غلط عبارت نکل جاتی ہے اس سے
 میں نہ ہرجا، نہ جھکا ہوں، میرے لیے یہ بات طالع نہ ہوگا۔"

ہر یہ بھی ہوگا یہ عبداللہ عباس صاحب ان لوگوں کے حیا لفظ و پیر میں اس وقت اور صاحب کے ساتھ راجہ کی شہلا قمر یہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہوا میں کے انگوٹے سے فوج ملے موقع پر حال لفظ سے بخیر یاد تھکا ڈالے تھے و مگر وہوں سے بھی مسلمان نہیں ہوئے تھے اور گئے تھے راجہوں سے اور ان اولادوں نے سیدنا حسینؑ و شہید کے مدد و صاحب چننا چکیا کیا ہے اور اس سے بڑے سے مدد و شہید کے بھی اور اتنے ہی رنجی نہ کرے بھی ان کے دل کوڑ نہیں چھو

میرزا کہتے ہیں کہ ان حضرات نے اس کو کچھ اسلام سے فائدہ نہ ہوا اور حقیقت کے خلاف ہوئے صاحبِ صاف صاف و عزت و شان و اہلِ حق و انصاف کے سچے مسلمان ہوئے صاحبِ صاف صاف و عزت و شان و اہلِ حق و انصاف کے سچے مسلمان ہوئے صاحبِ صاف صاف و عزت و شان و اہلِ حق و انصاف کے سچے مسلمان ہوئے

میں نے جو کچھ لکھا کہ اگر تم اپنے خیال میں ناراض و غلی و لالی کے حوالہ سے لکھا اور اس
مذہب سے لکھا جس سے صاحبِ طاہر ہو گیا کہ وہ ان کے احکامات میں جو ان کے ہیں وہ وہ
میں، پچھتے ہیں، یا یہ کہ وہ عبادت، الفاظ، معجزات، شے ہی کی وجہ سے وہ ان کے ممکن
سے وہ ان کے لئے ہے کہ جب اسے عبادت تو مجھے میں اور اس میں ہے اپنے ان خیالات کا بالکل خلاف
ہو گا صمیم قلب سے شہید کر رہا ہے؟

اس سلسلے میں چند درمخت ہوا درج ذیل مضمون کی روشنی سے آویں ہے کہ عہدہ میں عوام
صاحبانے پسند کی وہ کے حوالے سے میں تدریس ہے کہ جسے بات نقل کی کہ لوگ فتح
کے موقع پر اس میں لائے تھے وہ کہ مجبوراً تھیں، اول یہ تھے مورچہ، یہ خصوصاً اس
بتائے کہ عہدہ بنانے میں بھی کام آئے۔

نہا جسلا مے بعد (جی مقابہ سے کا یہ نو چھو رانا ہے۔ نتیجہ میں) ہو گیا ایک
پلی میں کی تو بی بیوں ۷۰ و ۸۰ نام نہیں گئے اپنی امانت و پس کے عقلا مائل و ح۔ سے
دارا گیروں سے خود بھیجے کسی خطبات کا بات و یہ شخص ن بات سے نکلی سے مصلیٰ ہر مصلیٰ
روہ نے وہاں سے بدر کا نم نکل جائے یہ عقلا مائل سے

یہ نہیں ہے کہ جو جسے عقلی طور پر چاہا جاتا ہے اس کو جو کچھ چاہتا ہے تو اس کا مطالبہ کرے۔ بلکہ یہ شخص کے خیال کے مطابق یہ ممکن ہے کہ ہوا میرے جو کچھ چاہتا ہے کہ وہ اسے سلام لائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اسے شکست کا ٹھٹھا لے سکے اور کہیں نہ دیتا دیکھیں سب کو

آپ خود قصہ فرمائیے کہ یہ کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں صرف معصومین کو ہی دیکھتا ہے؟

جی ہاں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو تو وہ اسے چاہے جس کو چاہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں ہے کہ وہ اسے شکست کا ٹھٹھا لے سکے اور کہیں نہ دیتا دیکھیں سب کو

یہ بھی ہے کہ آپ خود قصہ فرمائیے کہ یہ کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں صرف معصومین کو ہی دیکھتا ہے؟

یہ بھی ہے کہ آپ خود قصہ فرمائیے کہ یہ کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں صرف معصومین کو ہی دیکھتا ہے؟

یہ بھی ہے کہ آپ خود قصہ فرمائیے کہ یہ کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں صرف معصومین کو ہی دیکھتا ہے؟

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَأُولَٰئِكَ يَلُوكَ النَّارُ أَكْوَاجًا

جب بعد ازاں سے حضرت عبداللہؓ کے قریب آجس میں ملائے۔ ان
میں امت میں وہی جس پر آیت شامہ ہے۔ پھر یہاں تا آخری کے خلاف بن کر رہے۔ ان کے
ٹاٹنے میں ان کا اسلام و ایمان ہے۔ ان کے مخالفین واپس آئے۔ ان کی حمایت میں عقائد خلاف
کے عقائد میں تھا۔ ان سے اور یہ بتادے۔ ان کا مقصد تھا۔ ان سے جو سمجھا۔ ان سے ان کے
باہم و کر کے اور عقائد۔ ان کے کئی عقائد میں ہیں۔ ان کے سے وہ عام عقائد۔
ان کے عقائد میں ہیں۔ ان کے عقائد میں ہیں۔ ان کے عقائد میں ہیں۔ ان کے عقائد میں ہیں۔

شرعاً مصلحت ہی میں تھی۔ مگر یہاں پہچاننا چاہیے کہ یہاں کیا مصلحت تھی۔
 دشمنی کا وقت نکلا ہے۔ ہوسا ہوسا کی کھوکھلی جیسی جا رہی ہے۔ اعلیٰ کے سناٹا سب
 کے موصوفہ پر کسی کے جبر چلا رہا ہے۔ حاکم طور سے مولوی میاں کے دے میں جو تہ
 نکلا ہے اسے پھر روٹی کا پتہ ہے۔ اس کی صاحب نے تو اس کا عشرِ عمر بھی نہیں نکھاتھا۔ غای
 رخصتی ہے۔ خانا کا کھانا کسے دے گا۔ اس کے تحت لکھا ہے کہ اس کے لیے پھر دے گا۔ سناٹا ہے۔
 اس کی میاں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔ سناٹا ہے۔

میر حیات کے فنیہ حیات مگر آج تک کسی کتاب پر یہاں تک مودہ بہرہ نہیں پہنچا
مقابلہ بیس شعبہ ہنگی نہیں (عالمی دور رس ۱۵۶۸)

تفصیلاً ہے یہ دستاویز بھی کسی سرکاری سند میں درج نہیں ہے۔ یہ محض ایک تحریر ہے۔ یہ خلاف عدالت ہے۔
 حق کے لیے یہ وقت و جہاد پر مبنی ہے۔ یہ کسی سرکاری سند میں درج نہیں ہے۔ یہ محض ایک تحریر ہے۔ یہ خلاف عدالت ہے۔
 اگر عبداللہ عباسی تین ماہ کے اندر دیکھ لیا، تو اسے یہ معلوم ہو گا کہ یہ صرف ایک تحریر ہے۔ یہ خلاف عدالت ہے۔
 یہ ایک سند ہے۔ یہ صرف ایک تحریر ہے۔ یہ خلاف عدالت ہے۔

۱۰ - بحسب نظام انتخاباتی

موصوفے کے شعر ۱۳۵۱ھ کی ہے۔ اے اپنا قابلِ بلا و رست تو چاہی جہِ یمنیؐ مگر عبد اللہ

”واقعہ سر پر اور اس کا پس منظر“ کا تجزیہ

تفسیر میں امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ "یہاں اس آیت کا مطلب ہے کہ"

دور تھیں، ان کے نکاحات کے بعد آگے چلا کر صاحبِ نقل پائیپ سے (۱) خط موصول ہوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۔ "میں نے کوشش کی کہ اس عہدہ و عظمت پر مستحق ہونے کے لیے میں نے ہر چیز کی قربانی کر دی۔"

مذہب سے بے گناہ بننا اور اپنی گناہوں سے توبہ کرنا، یہ سب اللہ کے فضل سے ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق دے گا، مگر ہمیں اس توفیق کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا پڑے گا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق دے گا، مگر ہمیں اس توفیق کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا پڑے گا۔

[illegible]

بیدار ہو، رضی اللہ عنہ کے ساتھ

۶ عبد اللہ صاحب مدنی

گی: یا ہر ایک جیسا کہ معصومین کی اس حالت پر غم و غمناک ہے یہی غم و غمناک ہے کہ
"واللہ" مولانا اللہ وہی صاحب کا "عبد اللہ" صاحب مدنی کے چہرہ، معصومین کے
مددگار ہے نہ کہ وہ ملوث ہیں قتل و قتل سے اس کے "یار" میں محفوظ ہے کے بے گناہ جیسے
مدنی "رکن" شائع ہے "یار" کے موصوف کے رہا "یار" میں قتل و قتل میں معصومین ہیں۔ یہ مکتوب
موصوف "اس" واقعہ کا ذکر کیا "۲" سال پہلے معصومین کو "اس" کے "خبر" "۲" سال پہلے
پہلے "۲" سال "۲" سال "۲" سال میں محفوظ ہے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
اس سلسلے میں موصوف "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو دارالعلوم قلعہ قمر "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
ریاں یہ بات بھی قابل غور و غور ہے۔ یہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

کا جس معصومین شائع "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

واقعہ کریں اور اس کا جس منظر

تقریباً ۱۹۳۵ء

الکلمہ لا، عبد اللہ صاحب مدنی

یگانہ مولانا اللہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
حوالہ سے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

"واقعہ کریں اور اس کا جس منظر" کا تجزیہ

یہ کتاب یہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

مولانا اللہ صاحب مدنی

مولانا اللہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
کانپور "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

میں شائع شدہ اس معصومین "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
و انوں میں "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
"واقعہ کریں اور اس کا جس منظر" کا تجزیہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے
یگانہ "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے "۲" سال پہلے

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہما قدس سرہ

۱۔ مطلق کلمات گئی ہے چہ را بھی ہو یا بھی ہو۔ عیال تقاضا کے منال سے
میرزا یہ حضرت مولانا عبدالحق دہلوی، حضرت مولانا عبدالحق دہلوی، حضرت مولانا عبدالحق دہلوی
حضرت مولانا عبدالحق دہلوی، حضرت مولانا عبدالحق دہلوی، حضرت مولانا عبدالحق دہلوی
۲۔ الامام حنیفہ کا روایا اسلام آباد اور دیگر جگہ کے توجہ دلائی

جامعہ لکھنؤ میں داسکاٹیل خان کے مولانا مسعود حسرت کے خط سے معلوم ہوا کہ اس
مضمون سے خود مضمون لگا سے بھی رجوع کیا تھا۔ اور مضمون پیند میں مضمون سے بھی
نکلتا ہے مولانا محمد منظور عثمانی مولانا ابو عثمانی مولانا ابو عثمانی مولانا ابو عثمانی
پے یہ تمام مضمون مطلق نہیں بلکہ لاہور میں بھی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق دہلوی
بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

۳۔ مضمون سے کالی اور اس مضمون پر عثمانی مولانا اسلام کی اہل اسلام کی عثمانی مولانا
اسلام عثمانی مان سب سے ہے۔ پیند میں سے مولانا عبدالحق دہلوی سے بھی لاہور عثمانی میں
لاہور عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اس اور اس میں سے حضرت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
۴۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

اللہ تعالیٰ اس تمام مضمون سے ہے۔ اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
۵۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

۶۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
۷۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

۸۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
۹۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

۱۰۔ مولانا عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں
اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں اور بیت عثمانی میں

پیدا معہ روضی اللہ عنہما قہین

۴ حضرت عبداللہ عیسیٰ ندوی

میرے بھائی صاحب نے خواتین کے لیے یہ کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۸۰ء کے بعد
کی تمام کتابوں میں بہت سی خوبیاں رکھتی ہے۔ اس میں ۱۰۰ سے زائد تصاویر ہیں
میں نے ان تصویروں میں بہت سی تبدیلیاں کی ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۸۰ء کے
پہلے ہی لکھی گئی تھی۔ اس لیے فقیر نے خود مختار طور پر اس کتاب کو دوبارہ لکھا ہے۔
میرے بھائی صاحب نے اس کتاب کو دوبارہ لکھا ہے۔ اس لیے فقیر نے خود مختار طور پر
اس کتاب کو دوبارہ لکھا ہے۔ اس لیے فقیر نے خود مختار طور پر اس کتاب کو دوبارہ لکھا ہے۔

ایسی "خیرِ صادقہ" کے لئے جسے بھروسہ ہے مقرر مصلحت کے یہ لالچ کے پورے
 بات سمجھتی ہو ۱۹۵۵ء کی طرف سے حالانکہ پہلی صاحب کی کتاب کے پانچواں سے تبصرہ
 پر نہیں ملتی تھی؟ پہلی صاحب کی کتاب سے قارئین کو نگاہِ عامہ کی مثالوں پر پوری
 ہے یہ ہر ممکن تھا کہ اسے "بد صاحب" کی کتاب تبصرہ کے ساتھ ہی شامل کیا جاتا ہے مگر
 ہے۔ کی کتاب تبصرہ "کولہ" کے ہی شمار میں شامل ہے جو غور دار اور بھی مولانا
 و صاحب کے ہی قلم سے ہے چنانچہ صاحب تبصرہ کے لئے موصود فرماتے ہیں

”سنا ہے، اچھو عمری مدد ملے۔ ایک ماہ لکھی جو تحقیق کے نام پر ۱۶۰ جلدی اور بیس لکھی کا سہولت تھی۔ اسی کتاب کا نام ”خلاصہ معارف“ ہے۔ کتاب کے رچنے تصویر عمری کے پانچ سات میں گذرے، یہ کتاب بھی پھر شیطان کی ریت بلکہ ریت ابھڑا پی ایک فصل ”کتاب آئی صبیہ بھی“ کی کتاب چھپا ہو چکی۔ اس کا ۱۹۸۱ء میں ان افراد نے چھپوے ہوئے والی نسل کو تیار کیا۔ کچھ وقت سے پہلے ہے۔“

لاٹیا کر مڑوایا وہی نما ہے مثل! نہ دونوں کے مضامین تھے بچے پورے سات صفحات
دشک سے کہے بھلے کی مقام پر پہلی صاحب و صاحبہ کا کرم بھی دیتے

وہ ان ائمہ کے ساتھ رہا۔ یہ ائمہ "مگر ہمیں حیران کن بات یہ ہے کہ انہوں نے جو خطبہ سنا
میں نے اس خطبہ میں کچھ نہیں سنا۔" اس کے علاوہ ان خطبہ میں کچھ نہیں سنا۔ اس کے علاوہ ان خطبہ میں کچھ نہیں سنا۔

فاس مولا کا والد مسیحا صاحب النصح اپنے اہل بیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے
جی اور جمع ہے جسے کا نام ہے کے گم و گم کی ہے جسے اور اس کے پاس
نے محمد احمد کو اس کے ظہور کے لیے بھیجے

پیدا ہو کر رخصتی اللہ عزوجل کے ساتھ

مجلس

فیضانِ یمن میں - جوش میں بیٹھا تھا - مولانا کا فاضل صاحب نے اس سے حائف صاحب کو بھیج دیا۔ مولانا جب دہلی پہنچا - یہاں - سرسید نے کتابچہ اور چھاپیں گئے - مولانا نے یہودیہ - ہاشمیہ - اور - وائس - کے ساتھ ساتھ دہلی

حضرت نے فرمایا: حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اہل بیت سے بہت دیر ہو چکا ہے۔
حضرت امام صاحب نے حضرت امام تقیؒ سے فرمایا: اے امام تقیؒ! تم نے جو حدیث فرمائی ہے اس سے حدیث پہلی ہے۔
ایہ فراموشی امام صاحب نے حضرت امام ربیعؒ سے استفادہ کیا ہے۔ اہل بیت علیہم السلام ایک
بائبر ہو رہا تھا۔ یہاں سے ۱۲۶۷ء تا ۱۲۶۸ء

مولانا فقیر الدین صاحب ممتاز اور بیٹ چاچا صاحب نے دیکھ کر کہ ناگوار تھے میں

[illegible]

۱۰. ۲۰۰۰ء میں پاکستان میں ۱۰۰ فیصد بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے تربیت و جاہ سے محض ۴۰ مہینے کا ساتھ دیا تھا۔ اس
خیریت شمار میں عبدالمکمل کے خلاف جب حضرت امام ربیعؒ نے خروج کیا تو حضرت امام ابوحنیفہؒ
نے سارا سامان دھکی سا اور اس کے ساتھ ساتھ جو سامان بھی دے رہے تھے

”حمُّ مُحَمَّدٌ بِصَدَقَةِ رُوحِ لَبَّاسٍ“۔ یہ حدیث متفقہ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے
حضرت ابراہیمؑ کو اس حدیث کی تعلیم دی، اس کی تشریف دہی کے مترادف ہے۔ ایسا مرتب
تشریح و تاویل حدیث کے لئے نہیں ملتا۔

۱۰۔ یہ معلوم ہو کہ اہل بیت سے یہ قدریں اور اہل بیت سے کیا جانی جاتی ہیں۔ یہ قدریں اور اہل بیت سے کیا جانی جاتی ہیں۔ یہ قدریں اور اہل بیت سے کیا جانی جاتی ہیں۔

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔ بیت ۱۰ ص ۱۱

مربہ مجلس تھی، سمجھتے ہیں کہ کل پہلے سے ان کے لیے محمود احمد چاہی ہو۔
 قریب سے متاثر ہوا، اہل بیت سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے لیے وہ جہاں جہاں حضرت امام
 حسینؑ کو یاد کے مضامین میں لکھا اور سمجھتے گئے ہیں اسی پر حضرت شاہ صاحبؒ انہماکی فرمائی
 کا اظہار فرماتے تھے کہ ہمارے کارنامے، بیٹے کے مناقب بیان کرتے تھے اور یہ جدید تحقیق پر یہی
 صاحبؒ غفلت سے مشغول تھے۔ یہاں تک کہ ان کو یہ سب سن کر کچھ نہ بولا اور یہ بدعت والوں سے
 بہت نقصان پہنچا دیا۔ یہ بدعت دور سے مانتی تھی، مجلس نہیں دے۔

حالانکہ امام شریعتؒ نے سیدنا محمدؐ کو اپنی کچھ باتیں سن کر، ان کے لیے جہاں جہاں
 ہرگز نظر نہ آتے اور نہ تھے ان کے لیے خاص و ناخصیصہ ہر ایک کے خلاف بہت کام کیا شاید قریب سے نفس منہی
 شاہ صاحبؒ نے ان کے لیے علم کا یہ کچھ احمد چاہی کے متاثرین نہ بنائے، مرہب نہیں چاہتے ہیں
 ”عطاء اللہ شاہ صاحبؒ نے اپنے نام کے ساتھ ہر دور اور ہر جگہ ان کے لیے جہاں جہاں

جب محمود احمد چاہی کی کتاب کو پڑھا اور ان سے متاثر ہوئے تو ہر جگہ یہ جہاں جہاں
 قریب سے ان کی کتاب کے لیے ہر جگہ اہل بیت سے ہر جگہ کتاب کے لیے ہر جگہ

۱۰۔ شاہ عطاء اللہ شاہ صاحبؒ نے محمدؐ سے خود مانتا رہا۔ یہ کتاب کا وہ جہاں جہاں
 ۱۱۔ یہ اس کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔

حالانکہ امام شریعتؒ نے ان کے لیے تحقیق و بات اگر تسمیہ کی جاتی ہے، یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔
 ان کتاب کا ایک مضامین پر یہ ”اے متاثر ہو، اپنی سینہ“ اور یہ ”اے کون، وہی پانچ سال
 میں تیرے لیے یہ کتاب کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔
 گھر میں ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔

خاندان رسالت کے ایک ممبر ہر سوسے کے لیے ہر جگہ ”نامہ ان مصیبت“ اور یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔
 یہ مصیبت کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔

حق حیرت کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔
 نامہ سب کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔

۱۲۔ مصیبت کا نام عطاء اللہ شاہ صاحبؒ کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔
 مشکل سے یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے ہے۔

بیت ۱۰ ص ۱۱

تجربہ ہوا کہ مجلس میں آج صبح نماز میں بھی حضرت معاذؓ نے جگہ لے کر بیٹھ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سب سلاموں اور احسانوں سے ہمیں نصیب فرمائے اور آخرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے جتنے دوست و پیارے ہوں گے ان کے ساتھ شہرہ ہائے آئینہ میں بھی نصیب فرمائے۔ یہ چار کتب اور ”تذکرہ“ لکھا گیا تھا جس میں پیدائش و وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹-۲۰

چنانچہ قاضی قاسم بن ابی الدین صاحب نے پھر صاحبزادہ کی ولادت پر عمل کرتے ہوئے ہی ”مستدرک“ کو اپنا کتاب کے آخر میں درج فرمایا۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

”ان“ میں ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

”ان“ میں ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

”ان“ میں ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

”ان“ میں ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

”ان“ میں ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔ ”مستدرک“ میں درج ہے کہ ”یہ کتاب“ ”ان“ کی مجلس میں ”صاحبزادہ“ کی ولادت ہوئی تھی۔

ان ماموں کے ناموں میں سے ایک نام کوثر ہے۔ اس کے لیے یہ شعار ہے۔

سیدنی ، مریدانی ، جوہر مریدی
دوست نئے ہیں تجھے دیا کے سب غوث و قطب
وہ تو دیدار علی بن خلیفہ ہر ص
تو سے ہیں ۶ ہوں یو خوں مر ص
وقت آئے دلی ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب
خوہ مر ص علی بن خلیفہ مر ص

ان اشعار کے پیر مریدانہ اور دھرم والا مصلحتی انداز سلطنت عالمگیر سے
پناہ نصیر علی قندیل مرید نظام الدین شاہ جلالی (معدوبہ بنے لارہ جی) اور ہے
حضر علی مریدی صاحب کی قبر کا کتبہ بھی یہی ہے۔ نکایا گیا ہے جس کے اوپر والے
حصے پر کاٹے رنگ کا تختی عارف چاہیہ ہے جس پر قلمن صاحب کے سے مریدی شاہ جلالی
سے اس سے نیچے آئی آیت دہلی میں ہے۔ یہ قبر کے نیچے حصہ پر ہے۔ عرب میں قندیل
مرقد العزیزہ کا کتبہ آیا گیا ہے

ب سے مقدم ہوتا ہے کہ پیر نصیر الدین کوثر کے اندر قندیل سے کہیں پناہ نصیر
۱۰۰ سے کہیں دہلی سے گئے ہیں۔ اس کا کتبہ دہلی میں آئی شیعہ کے ہاں پڑھا جاتا ہے
ب "شہید" کے بعد حضرت مریدی سے قندیل کے ہے۔ اس کے پیر نصیر الدین صاحب کے
سوا دیکھو یہ قارئین سے ہے۔

موصوفہ ۱۰۰ سے ۱۰۰ حاکم اور شاہد کوثری نقل ہے ہیں کہ
"نصیر الدین کوثر کے ہاں سے میں چند بار شہر لکھنؤ گیا ہوں۔ یہاں ہے کہ اس قلم
شیعہ ہیں خالص ہیں شہر بکس گئے کہ کسی بھی دھرم شیعہ ہوتے ہیں اہل بیت سے محبت
احقیدت شیعہ سے کوئی دھرم شیعہ ہیں مگر تفصیل میں جانتی ہیں ہوتے ، شاہد ہوں۔
"میر کے اہل بیت کوثر سے بعد نقل اور محبت شہر دہلی میں ہے کہ ۱۰۰ سے کہیں دہلی میں ہے
نصیر الدین کوثر ۱۰۰ سے کوثری شہر میں ہے (۱۰۰ دہلی میں ہے) (۱۰۰ دہلی میں ہے) (۱۰۰ دہلی میں ہے)
"میر کے اہل بیت کوثر سے بعد نقل اور محبت شہر دہلی میں ہے کہ ۱۰۰ سے کہیں دہلی میں ہے
نصیر الدین کوثر ۱۰۰ سے کوثری شہر میں ہے (۱۰۰ دہلی میں ہے) (۱۰۰ دہلی میں ہے) (۱۰۰ دہلی میں ہے)

یہاں سے روضہ اللہ عنہ کے ساتھ

[illegible]

خلفائے راشدین کے مشعلہ رحمہم عن قسطنطین بمسیحیۃ و عیسایا! مرید

مختصر علی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو راسخ کے مطابق اس کی علت و انتاج ضروری ہوگا

اوشد ہارنگ ڈھنگ شہاس کی ملک کا اتباع دیا جائے گا جو پھر ۱. عجم و ہمسایہ ممالک میں

اے اے ایک مکتبہ مخرجوں، مکتبہ انساں کو نہیں یہاں شہادت اور مکتبہ

طے سے چوتھی میں ہوا وہی ہے ۔ ا۔ ش ۔ ع۔ ہے ہمہ جاگ و سوزنا شری ۔ ع۔ ہے ب ۔

UNCLASSIFIED//FOR OFFICIAL USE ONLY

میں سے کہیں کہیں ہے۔ جو یہ بھڑک کر مہم ہو کر آیا تھا۔ یہاں کی انتہائی صحیح کتب میں سے لکھا گیا ہے۔
 میں سے چندا ہے واقعتاً نہ تو ہیں، ان کی میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 ان کے علاوہ ایک دوسرے میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے جو (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 لائے تھے وہ بھی (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 ہاں! درمیان میں (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 تھے۔ سو فیہ بن حنفیہ کا اثر۔ خوری کا معاملہ بھی ایسے ہی Addiction ہی مرتب کی مثال
 ہے۔ ان کے اثر کے نام میں (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔

(نظام صاحب)۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 کا مقصد۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 بہادر تھا اور چاہا کرتا تھا۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔

مولانا صلائی صاحب بھوکے سے ہیں۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 کے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 بعد میں (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔

میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔
 میں سے (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔ (میں نے) غصہ نہ کیا ہے۔

یہاں سے، رضی اللہ عنہ کے ساتھ

چار لکڑیاں نے ہر چوتھا نام، فلسفہ کی بجائے سب سے پہلے انسانی مسائل سے سب سے پہلے فکر کے بارے میں بحث کی۔ جانسون
عموماً سب سے پہلے ان مسائل کو پیش کرتے ہیں جو سب سے پہلے کے تجربوں میں وجود کے بارے میں
فکر میں آتے ہیں، جیسے "موساے" کے بارے میں بحث کا سب سے پہلے (کمزور) مطالعہ تھا لیکن وہ کسی اور عالمی مفہوم
کا آغاز نہیں کرتے۔ یہ بحث تو صریح مفاد میں ہے۔ یہ وہ خاصہ جہت ہے جس میں جانسون نے اپنی کتابوں کا آغاز کیا ہے۔

۸۔ اہم بخاری و اہم مسلم کے بیچ سے صحابہ منقبت انیسویں سیرج ۲۰۷ ہے
جس کیلئے سندس کے اخیر معاہدہ منقبت میں پڑھیں گے

[illegible]

دلت بھی غافل۔ ہے سزا کی جس مشورہ سمجھا سبھی نے، مناقبہ کے عنوان سے
 لکھے ہیں نیکون حضرت کے حالات معاذیر^{۱۲} کے عنوان سے دیے ہیں اور یہ فقہ کے ایک
 مسئلہ کی بحث لکھی ہے

حادوث ان نجرے اس حدیث میں مذکور ہے جو ہے امام ابن ابی شیبہ کے خواجہ سے امام
 محمد بن اسحاق بن عیسیٰ اور حضرت مسعود بن علی سے۔ اس حدیث میں اس سے جو حضرت مسعود
 کے بارے میں مذکور ہے کامل ہے۔

عبداللہ بن احمد نے پچھلے عالم محمد مصطفیٰ کے بڑے یا بہ حقارت علیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

[illegible]

ابن (یعنی) سے جنگ کی گئی اور حضرت علیؑ کی دشمنی میں اس کی طرف سے ڈنکے مارے گئے تھے۔

اسیوں نے امام احمدؒ کی اس بات کا حوالہ دیا تھا کہ ان کا حال یہ تھا کہ

”ما شاء اللہ ما خلاصہ ما شاء اللہ من الفصل ما لا اصل له“

(اس سے اسوں نے اشارہ کیا ہے کہ ان میں سے کسی نے اس معاملہ کی طرف توجہ نہیں کی)

حقیقت یہ ہے کہ

اس کے بعد حضرت علیؑ نے حجرات کی طرف سے لکھتے ہوئے ان کے لئے بہت سی باتیں لکھی

ہیں۔ ان کے لئے ان میں سے وہی چیزیں لکھی گئیں جو ان کے لئے تھیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے

رہنما و رہبرؑ کی طرف سے بھی لکھی گئیں۔

۹ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہاجرین کے ساتھ ساتھ انہوں نے

حضرت معاویہؓ کے لئے مہاجرین کی طرف سے بھی لکھی گئیں۔

یہ باتوں میں سے یہ چیزیں تھیں جن سے ان کے لئے بہت سی باتیں لکھی گئیں۔ ان کے لئے

لوگوں نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھی گئیں۔ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ

جس کا سب سے پہلا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور عربوں کے درمیان جو معاملات ہوتے تھے وہ آتھا۔ تھے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نکال دیا اور جو معاملات آتھا تھے۔ یہی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 معاویہ رضی اللہ عنہ کی عقل کو سب سے پہلے میں لکھی ہے اور انہوں نے اس بات کی حقیقت بھی اس
 طرح بیان کی ہے کہ یہ ایک عظیم الشان شخصیت ہے۔ یہی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسے سب سے پہلے ہی میں لکھا ہے۔

یہ انہوں نے اس بات کا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ثابت جی نہ ہو سکتا ہے۔ وہ اس
 میں کسی سے تعالیٰ بہتے ہیں۔ یہ وہی ہے کہ اس میں مال بعد ملام لائے گئے۔ یہ وہی
 ہے کہ اس میں سے کہیں سال تک کون برآں لکھ دیا تھا؟
 لوگوں نے اس کی کہانی کا آغاز کیا ہے۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 گئے ہیں۔ یہ وہی ہے کہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 قرآن وحدیث میں یہ بات لکھی ہے۔

ایک جہاں اس کا ذکر ہے کہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 تو ان بات کو اس میں شامل کیا جاتا ہے کہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔

اس میں لکھا ہے کہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 حدیث میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 میں وہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 مسجد میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔
 یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔ یہ اس میں سے کہیں سال تک لکھ دیا تھا۔

پیدا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اسم مہر پر حضور الین مددی

میں نے اپنے خطبہ کا پہلا حصہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا تعریف و بڑھاد دیا۔ دوسرے خطبہ میں غلامی و اشرفی کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کا نام لیا۔ میں نے یہ عرض کیا کہ میں نے اپنے خطبہ کا پہلا حصہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا تعریف و بڑھاد دیا۔ دوسرے خطبہ میں غلامی و اشرفی کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کا نام لیا۔ میں نے یہ عرض کیا کہ

مسجد خورافہ و الظہار کے خواہے سے ذلتی سے جات یا ہے کہ
حضرت عائشہ سے صاحب کیا کہ کیا آپ کو اس ہوش تعبیر نہیں ملتا تھا میں سے ایک شخص
(ع۔) محمد بن ابی الدرداء نے کہا اے خازن! یہ سچا ہے کہ خازن! پالا لکھتا ہے؟
تو وہ بولا نے جو میں نے تعبیر کیا یہ بات ہے؟ یہ نہ ملتا ہے۔ اے ابھی رہا ہے
اور خازن کو بھی فرعون کے خواہے میں چاہیوں ملے عکس و نقیض فرعون نے چار سو سال
تک حکومت کی

وہی کا کہنا ہے کہ معاویہ نے بنو شیبہ میں سے تھوڑے بڑے لوگوں کو جس سے جنگ
 ان کے قتل سے بچا دیا وہ بڑا بددعا و گستاخانہ کاریوں سے مالا مال تھا ہے اللہ ہی کو محاذ سے
 محفوظ رہے یہ وہم و گمان کی بات و خبیثہ کہیں یہ اسلام کے (پیغمبر یا بادشاہ) کہا
 سے جو کہ تمام قوموں میں نکال دے یہ وہ خود غلو اس اسلام کے (اسلام میں یہ لاپرواہی ہے جسے)
 اور ان کے طور پر لیتے بھی دو شاہوں جیسے تھے جبار، مجمل، ثور، راہ و ام وغیرہ
 خلافت و مہم حسن بن علی خلافت کے بعد ان اسلام میں تھے یہ گستاخانہ خلافت کے تھے مالا
 پورے ہو سکے تھے۔ اسلام دنیا اور زمین کے تجویز پر معاویہ نے عکرم بن ابی سفیان اور
 عقب و مہم ان کے لیے موت تو یہ

ماہنامہ کے ساتھ ساتھ (ڈیجیٹل) کے لیے کپا کاٹش کیا گیا ہے۔ یہ سب سید قاری محمد عبد بنیامین کی طرف سے
 کے لیے اعلیٰ چھپی ہوئی کاپیوں پر مشتمل ہے۔ یہ سب سید قاری محمد عبد بنیامین کی طرف سے
 ماہنامہ کے ساتھ ساتھ (ڈیجیٹل) کے لیے کپا کاٹش کیا گیا ہے۔ یہ سب سید قاری محمد عبد بنیامین کی طرف سے
 کے لیے اعلیٰ چھپی ہوئی کاپیوں پر مشتمل ہے۔ یہ سب سید قاری محمد عبد بنیامین کی طرف سے

[illegible]

میں نے عرض کیا کہ میں نے جتنی سلام خواہاں رہا، تمہارے پاس سے تو میری بھی یہ دعا ہے کہ

۱۔ انکو طایر القادری کی پختگی توسل میں بھی مہنت و سحر کے ساتھ شامل ہوئے تھے پھر اپنے مقام حاصل کرنے کے بعد جلد ہی انہیں بھی چلے گئے

[illegible][illegible]

معر دہ: امام اگڑ، جناب جامہ مسعود جان صاحب رحمہ اللہ -

”تاکڑیاں صاف بے عالم رہی ہیں، مٹی چھوڑنے سے پہلے اسے تھکنا مکمل یا اس سے پہلے اور مٹی کی ٹانگیں۔ رہی ہیں اس کی سسٹم میں اور اسے اٹھ خوراک کی بات سے جیسا بیان ہے ہیں۔“

مدائن کا یہ عین ہے۔ صحرانہ چتر لیکھا، جس نے طایفین کا حکمران بنیں
جس کا مریض ہیں شباب جس القیاس میں ہے قسم کا جد و جات کے سلسلے کی کن قسم وہ نہ
وہ بیٹھیں ہواں لکھا جا کھنجر بوجھ سے اچھا خوب

”مستطع کے اہم موجد نے استعمال کا وقت جب مر رہا تھا تو موصوف نے اس کو اتار کر کے چہرہ
نظر میں علامت اور خلافت میر کی خاندان میں رکھ دیا۔ بدلتی میں یہ بدلتیوں کا عہد ہے۔ یہ
اور اس کی تحت تختی ہے، وہ مسما ہے، اس کی روشنی شروع ہے۔“

۱۰- طے کرنا، طے کرنے کی بات

لیکن آگے چلے کر یہ غروبِ آفتاب کی طرف رخ کر گیا۔

[illegible][illegible]

مفتی محمد رفیع رحمانی صاحب مدظلہ العالی، جامعہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

۴۰ علامہ اقبال کی روایت میں شریعت کا مقصد ہے: "میں نے شریعت کو اس لئے وضع کیا ہے کہ انسان اس میں سے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے فائدہ حاصل کرے۔"

شعور ہے کہ میرا جیو رہا ہے۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ ایک قسم کی حسرت ہے کہ میں مری جاؤں۔

بجاء: یعنی رُک کر تو
 معاً: یعنی اللہ عز و جل کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ میں

میں نے ان کو بھانپ لیا تھا کہ وہ ایک نیا آدمی ہے۔ سب سے پہلے وہ ایک نیا آدمی ہے۔

کامیاب اور غلام بننا چاہیے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک راستہ دکھایا ہے۔

اور ایک نیا سال بھیجے گا۔ جو کہ اس کے لیے ایک نیا سال ہے۔

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

نہیں۔ کہتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ لوگ جو اس کے لئے تیار ہیں، ان کو بھی اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

$$\sum_{j=1}^m \frac{1}{\lambda_j} = \frac{1}{\lambda_0}$$

حکومتِ برصغیر نے ان سید، ائمہ و مجاہدین اور علماء کو مدد حاصل کی چاہیے جو اس مسئلہ کے متعلق اہل علم سے کہیں اور جو تائید و مدد حاصل کر سکتے ہیں، ان سے رابطہ کرنا چاہیے۔

[illegible][illegible]

۴۔ جب یہ واقعہ جلا کا قصہ نہ تھے میں تو مجھے یہ سچا ہی لگا تھا کہ

یہاں سے روضہ اللہ عزہ کے ساتھ بن

کا طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت

یہاں سے پہلے لائے گئے ساتھ حضرت علیؓ اور معاویہؓ کی آمد عند لاہور آجائے
وہیں سے لائے گئے کہ ان کی یاد میں جو اور شہادت ماحضین کا اصلی مہم کے
طریقہ آج کے بعد امیر معاویہؓ کی آمد کا تھا بلکہ اسے ساتھ معہ و غایت وہ امیر و مقرر
کے طور پہ جس طرح یہاں سے لائے گئے اور غایت میں لائے گئے ہیں

طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت میں واقع کیا گئی ہے اس کے بعد میں حضرت
امیر معاویہؓ کا قتل ہوا۔ اور وہیں اس کے ساتھ لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
بھی یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
جس کا نام تھا یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں

طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت میں واقع کیا گئی ہے اس کے بعد میں حضرت
امیر معاویہؓ کا قتل ہوا۔ اور وہیں اس کے ساتھ لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
بھی یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
جس کا نام تھا یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت میں واقع کیا گئی ہے اس کے بعد میں حضرت
امیر معاویہؓ کا قتل ہوا۔ اور وہیں اس کے ساتھ لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
بھی یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
جس کا نام تھا یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں

طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت میں واقع کیا گئی ہے اس کے بعد میں حضرت
امیر معاویہؓ کا قتل ہوا۔ اور وہیں اس کے ساتھ لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
بھی یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
جس کا نام تھا یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں

طائر اللہ علیہ السلام کی خدمت میں واقع کیا گئی ہے اس کے بعد میں حضرت
امیر معاویہؓ کا قتل ہوا۔ اور وہیں اس کے ساتھ لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
بھی یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں
جس کا نام تھا یہاں سے لائے گئے۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں۔ اور یہاں سے لائے گئے ہیں

”سید ام وائو، بلا کا تصور کرتے ہیں تو کہیں معاف یہ پا آجاتا ہے“ یعنی کسی اس قدر
خوش ہوتا ہے کہ گویا ”معاویہ کی ہیں“

ہاں سے یہ وہ مائش مت ما لا ضرر حال فاشا۔ یہ وہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے
”ما قولی“ سے ہے۔ معاویہ نے کہا: ”شروع کرتا ہے یہ تو کی خاص (ظاہر القادریہ) چاہتا ہے
”حقیر“۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ ”ما قولی“ کی شخص
ہے وہاں اہل مدینہ کو کہیں یہ سکتا۔ یہ وہی معاویہؓ کا ہے، اہل مدینہ کی اور علیؓ کی
فصلیہ طوئی نامی سے ہے۔ معاویہؓ کی طرف سے تھا۔ ”ما قولی“ سے ہے مسلمانوں کا
رہنے، امن، سکون، اور بصر (وشہان) سے معاویہؓ کی طرف سے ہے۔ علیؓ کی
معاویہؓ کی طرف سے ہے۔ (طبع ۱۹۹۲ء)

مشہور مدنی عالم ربیع جناب امام شرف جعفر جہاں کی یہ بڑی دارالاسلام
لاہور، حدیث کے کام سے مستقل طور پر ایک شعبہ قائم کیا ہے جس کے تحت حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ کے فضائل اور دفاع سے متعلق جدید و قدیم کی کتابیں جمع کیا جاتا ہے۔ اس وقت ہمارے
مطبوعہ ”ما قولی“ کا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مائل فی فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ ”ما قولی“
کے بارے میں کہنا ہے کہ اس کے الفاظ کا اثر نے فکر کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے
”ما قولی“ کے معلق: ”ما قولی“ کا اثر ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
مدینہ دارالاسلام جناب محمد رضا دامن قادری رقم طراز ہیں

”معاویہ رضی اللہ عنہ کی ان خصوصیات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی، ان کے تحفظ کے لیے ہمیں یہ تحریر
یوں چلائی ہے کہ اس کے تحت اس کے واسطے چند جملیں ہم پیش کرتے ہیں
یہ وقت ہے کہ ان کے لیے آواز
”ما قولی“ کا اثر ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔

دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔
دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔ یہ دارالاسلام لاہور میں چھپا جاتا ہے۔

هذا هو المختار في معرفة ما هو الحق والباطل، وما هو الخير والشر، وما هو النجاسة والطهارة.

یہی کہانی طبعی سے اوجھل مٹھکی لالہ نے کہ بعد میں دوسرا شب بلیس جھا گئے تک جا ۲
 اور پھر ان کے رہزمن کہ یہی واقعہ ہے۔

”ہم ملو امیرِ ممالک لکھو پیرِ حرم دہلی جو ہے (۱) انھوں نے ملو ہوتا ہے لکھو یہ بھی ہے۔
 یہ بھی روضا کے علاوہ دینی و دنیوی کے لکھنؤ حضرت سے بہت حد تک جو شخص
 موجود ہے چھوٹا چاہے اس شخص کو خواب دینا پڑ جائے وہ اس نے لکھو ہوتا ہے۔“

میرا اظہارِ رائی صاحب سے پندرہ سال سے تعلق ہے وہ ہندوستان سے چھ مہرہ ملک
 کا ایک سے شہر ساہی میں وہ میری مدد بھی کرتے ہیں وہ ایک نیکو ملک ہیں مجھے جس
 بھی کتاب سے اس کتاب بھی ملے ہے وہ اس گفت سے کہ وہاں ہر کتاب میں کتاب ہر کتاب کے
 لئے مجھے اس کتاب سے سرتھو پہا سب اس کتاب میں ہر کتاب ہر کتاب کے

ہاؤس کی سیدھے سے یہ اپنا گھر ہے میں نے سوچا کہ: کیا میں اس پر معاف یہ بھی اللہ عزوجل کی خوشی
نصوحہ نہ بھول جاؤں، یہی ضرور ہونا چاہیے۔ اسی لئے انھوں نے آپؐ کے لئے کمرے کو آگیا اور بتایا

مذہب حاکم نشانی تو حافظہ محرم و شمس
مجموعہ مملکت خرمین قصر باب دامت

۲۔ حجر ہادیون المشریہ: دیکھ لیں وہ مرثیہ طبع پندہ ۱ کے چٹا نیچے دکھائے گئے ہیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی نے "شتر حاصل علیٰ ایسا حضرت معا" یہ حدیث کے معنی
مرواد و اطوار و اقوال و افعال کے ہیں۔ لہذا انھوں نے اسے اس حدیث کے معنی میں ہی سمجھ لیا۔
چونکہ یہ اس کے بھرتہ ہے۔ لہذا انھوں نے اس کے معنی میں ہی سمجھ لیا۔
حقیقۃً یہ عربیہ عربیہ غلط فہمی ہے۔ عربیہ عربیہ غلط فہمی ہے۔
عرب غلط فہمی ہے۔ ۷۔ غلط فہمی ہے۔ ۸۔ غلط فہمی ہے۔ ۹۔ غلط فہمی ہے۔

یہاں سے رضی اللہ عنہما تھے۔

نوامیس کا چارہ روزہ حکومت مکر یا وے سال ہاتھوں لٹا کر لاکھوں میں است کر
 کیا اور معاویہ و ہر قسمی سے وہ جس قدر سمجھائی تھی۔ پھر کیا جاسا است کا بہت بڑا ہے۔
 مکر کا ناچا ہے کہ ہر ماہ میں ہفتے کی چار بار لکھتی تھی۔ جو اسے تین چار چھ تین کا اتفاق سے
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 لہذا بعد سے ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 علی اور بھی سے علی کی اور معاویہ حکیم میں ہر قسمی سے ہاتھوں لٹا کر لاکھوں میں است کر
 اور ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

اور ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
 معاویہ بن محمد۔ جس کی کے بعد ہر ماہ کے مکر کا یہاں سے بھی لکھتی تھی۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

یہاں سے رضی اللہ عنہما تھے۔

یہ۔ ملوئی صاحبہ کو اس تاریخ ابو القدر ہر وارے کو مشائقی لکھتے ہیں

وہ کہوں نے بھی کوئی طور پر لیا کہ چا سکا یوں کی شہادت قبول نہیں کی جاتی اور وہ چار

مذاہبہ جو سن عامی میر کا روپ ہیں

شہادت سے مراد یہ ہے کہ یہ روایت حدیث سے روایت یہ چاروں شخص۔ ہر مشائقی کے دور میں

تعمداتی ہو چکے تھے۔ یہ یہ عہدہ فی الخندق بھی نہ تھے۔ ہر مشائقی کا قول نہ کوئی نامیوں کا

جائے امام شافعی کے دیکھو۔ ہر وہ دست پیکر دارشادہ عہدہ بدل پیکر ہر سہ ماہی

تہ سے عہدہ کا ہیں

(یہ ہے امام شافعی و تہذیب اور نفس کا مزمع عہدہ ہر سے یہاں تک۔ نہیں حسب آل

رسول علیہ وسلم اور اسلام کا اعلان کراچ کا ہر سب باتوں کا اظہار متا سب شمس القواس لیے

ہر دے اپنے خاص ثناء و تہذیب کو بتا رہا۔ انہوں نے بھی ہر خوش تہذیب کی ہر دورہ کی نہیں کی

روایت کا علاوہ یہاں کا دیکھو کہ یہ یہ وہ عہدہ ہر سہ ماہی کی ہر کسی نے اس کا

تہ یہ ہر سہ ماہی کی ہیں

ہر سہ ماہی کی ہر سہ ماہی کی ہر سہ ماہی کی ہر سہ ماہی کی ہر سہ ماہی کی

لیے مقدمہ اور تہذیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصل کام ہر دوم کی تا پیکر۔ سے۔ عہدہ سے اللہ تعالیٰ

عہدہ میں کامیاب فرمے آمین

ماہم، اہل سنت علیہم السلام علیہم السلام، ۱۴ افرام ۱۴۰۵ھ، ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

(۱) جہاں سبہ، ۱۰۲۵

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیدا ہوا۔ رضی اللہ عنہ کے ساتھ

مفتی محمد حیدر خان

مقدمہ ۳۳۲۳ھ میں کیا گیا ہے۔ آپ کو اور وہ بھی سیدھے ملا رام نے اسلام آباد میں سکھایا

تھے۔ یہ ایک کامیاب عمل تھا۔ شہید حضرت درگم مدنی نے میں اور ان کے پیچھے مدنی

تھے اور پھر اس میں جو پیشہ درگم دے دیے جاتے تھے جو وہ مدنی اور ان کے پیچھے مدنی

تھے۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ بھی تھی۔ ان کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ یہ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

تھی۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ تھا۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ ایک کتب خانہ

یہاں سے رخصتی اللہ عزوجل کے ساتھ

۱۰. جس نے تو میری محبت پر نسا چھڑا

قادیانی حضرت کے ساتھ ہوا، مگر یہاں سے آج بھی ناکہ دہکن اپنے لڑے لڑی لڑا اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں اور انکی سنت اور عادت بھی کہتے ہیں۔ روئیں و احکامات اور لڑوں کے خلاف کیا دہمت اور حواف ایسے ہی مانگیں رہ رہے ہیں کہ چنے لہرہ کے خلاف (حضرت علیؓ) سے بھی رسول اللہ علیہ السلام شہید کیا گیا۔ ان کی سنت اور عادت! شہدین حضرت سے قاتلین و قمر اور حج میں حالہ، کار و امت، محرم و من بعد ان سے وہیں دور تھے

حضرت مولانا محمد منور الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "بدرستان جاماں"۔ یہ کتاب مولانا صاحب کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مولانا صاحب کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مولانا صاحب کی طرف سے لکھی گئی ہے۔

”حضرت محاورہ صی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مکہ میں جوئے کی حیثیت سے ہمارے سہناج ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ان ویسا سہناج ہیں جن میں سے ”صفت خاص“ میں بھی حضرت محاورہ صی اللہ علیہ وسلم کو کھیلنے کے لئے منع فرمایا اور اس وقت تک کہ

(یہ طوطا رہے کہ مقلی عمر سعید جان صاحب نے حضرت بھائی کا یہ معصوم چہ موعظ

[illegible]

پیامد: رضی اللہ عنہما

محنتی محمد حیدر خان

۱۰۔ ریچرچر کا ہے مقصد اور ایشیوں سے انچسب سے شواہد و ثبوت کا معنی دریک تسلسل سے فارغ کی مل والا پہنچا دیکھتے ہیں دوسرے نے ان کو تسلسل ہوئے تا شرف بھی حاصل ہے

مجلسِ نبویہ مناسبت پر بیعت اعلیٰ اور بیعتِ معادہ، یعنی اندھنہا کا تھما لیا۔ اس سے یہ شہادت ہے کہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو تقدیر حضرت نے کیا وہی اسرار سے حضرت نے معافی کی حکومت "ملک مخصوص" بھی بناتے تھے۔ اسی دلائل سے ثابت ہے کہ اور یہ اس وقت حضرت مولانا محمد امجد المکرم صاحب لکھنؤ (رحمۃ اللہ علیہ) کی مجلس میں اگر صرف تعامل میں بھی حضرت معادہ کی بیعت کی جائے تو ان کے لیے عار ہے۔ دعوتِ فخر ہے اور حضرت مولانا محمد قاسم داتو نے اس دلائل سے حضرت معادہ کو کسی نہ سمجھتے ہیں غلط فہم نہیں سمجھتے مولانا کو کہ میں جس ملک میں بھی ریش سے آیا ہوں تو اس پر چنگیہ حالت آئے ہوں کیا مجھے کچھ عار نہ ہو کہ میں اس عہد معادہ کا قیام سے بعد اس میں جاؤں گا۔

[illegible][illegible]

”مجھے آپ دونوں حضرات پر کب ہے۔ آپ میں بات کیسے جا۔ اور دست کھٹے ہیں کہ
سہارا ملے تو کھڑے رہیں اور اس معاملے میں خلافت کے لیے شائق یا رے ہیں احوال نہ آپ
دوسروں کی طرح ہے کہ سید علی کو سہارا دے کر کیا حقائق ہیں؟ اور انصاف سے۔ اور
ان حضرات میں اہل مروت بھی ہے سہارا ملے خلافت پر جس سے اور جو کچھ ان حضرات میں
میں وہ تو کچھ ہے جو وہ ہم (میں) میں جان نہ ملے۔ اور ان حضرات میں اور جس سے بھی میں

یہاں سے، رضی اللہ عنہما قہ بن

وہ کہہ سکتا تھا کہ وہ اسے کبھی نہیں ملے گا۔ یہ دیکھ کر وہ بہت غصہ ہوا۔

[illegible]

یہ تمام حالات چنے چوڑے ہیں لیکن ابھی تک میں یہی واحد کامدہا سکی ہے جو معتقدین کی کتابوں کو کھٹکائے، اس موضوع پر مٹا دینے کا حق ادا کرے، تمام ائمہ اہل حدیث کے عملی پیش رو بہت نیک اور اس مظلوم شخصیت کا دفاع کرے۔

کتاب تلویح کا نام ہے بالعموم اس کا مقصد کتب حلالہ سے متعلق ہے، بلکہ ان کتب کے بارے میں فقہاء اور علماء ان کے ساتھ مصافحہ کیا

[illegible]

۱۔ شیخ سے پتہ پڑی بھی اگر چہ سنا کا ایک حرم سے نکلتا اسی سے بھی بڑھ سنا کا وہ یہ ہے ۔
حضرت ابی سیدہؓ رحمہ اللہ عبادہ کے نائب عظامہ میں حضرت سید معاویہؓ رحمہ اللہ انصاری کا جو مقام
مخصوص ہے ۔ علم کفلس اسی مقام تک ہے نیز ہر سنا کا شفا پسند ہے ۔ سنا کا اصل کے کئی
بکے ہیں جو کفلس نکلتا تھا ۔ عقدا مال سے و اعمامو سے ہے نیز ہر حواس ، اہل سیدہ علی
سنا کا طالب و مشی مدد سے متا ہے جس میں ہیں لا ۔ تے بلکہ حضرت عبیدہؓ رحمہ اللہ سنا کا طالب

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے ساتھ بن

مفتی محمد سعید خان
 رضی اللہ عنہ کے ساتھ بننے والے زمانہ کی نسبت سے بھی قاضی ہے۔
 حضرت نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید علی" کی سبکی کو کھانا
 تقدیر کیا۔ پھر وہی سے بھی مزید "میں سعید" کے لئے حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 اس کے باوجود حضرت کا مسلک نہیں ہے۔ (اسلام آباد دارالعلوم ۱۳۸۲ھ - ۱۳۸۳ھ)

حضرت مفتی صاحب کی بات سے بات چلنے لگی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے
 "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 تو میں نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا

مفتی محمد سعید خان اشہر ہے "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مظلومیت کا حال سونپ ہے کہ باوجود ان کی نصرت میں جس کلمہ
 سے ان کی کلمہ کو کلمہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 کلمہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا

معلوم تھا کہ وہ "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 حضرت نے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا
 معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا، "میں سعید" کے لئے "میں سعید" کی سبکی کو کھانا

پیدا ہو۔ رسول اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[illegible]

مہسوف کو قہقہہ ہوتا۔ قسمت ہیستہ انتہائی بھی اضعاف ملے تھے لیکن یہاں نے امام کو نہیں
 دھرتے مائیت کے لیے "امامیہ" پنج ترین اور مردترین حد احتمال یا کسی مولود کی بیانی
 و مائیت حاصل ہوتا۔ لکھی جا تو کیا وہ اسے لفظ "مائیت" صریح کے ساتھ روئے کے خلاف نہیں
 کہتا تھا؟ اور سے شہابی میں بھی ہرگز نہ ملتا تھا کہ اسے لکھن مہسوف کے توہم انوں کے بیانی
 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسے احتمال کرنے میں وہ یہ بھی کچھ سمجھتا ہے۔

[illegible]

تقریباً دہائی پہلے ہی "اسٹیل انڈسٹری" نے خواتین کے لیے صحت مند جسمیں بنائی ہیں۔

”تم نے کبھی جان میں غم نہیں ہوا۔ کبھی آستان نہیں چڑھاؤں سمجھی، مئے طیب
 نہیں اچھا لاء، کبھی سن لیصبر ہے، وہاں میں کبھی سکیں۔ لی اہمیر ہے جان۔“

عبداللہؑ سے خلع خلا حضرت مال کا عطف، اس وقت انھیں خلع کھانا پہنایا گیا۔

[illegible]

میرے کچھ غلام اسٹاٹس بھی تھے۔ یہ سب بڑے بڑے گھرانوں سے تھے۔

[illegible]

مرصود لے، یہ حالات بہت بڑا ایک مشکل کھانا تھا مگر یہ ہے، کاشا اور مٹو کی حد تک کے
 سے علیحدگی بخار میں طرف ہی ہر جہت کہ لفظ ان کے معنی عام میں اس کے کذب یا ان کے کذب و تحریف ہو گئے

میں بتا رہا تھا کہ مجھے کس روایت سے ملے ہیں۔

کے مناسب نہیں تھے تو چھوٹے درجے کے صحابہ بھی سے جاتھا اور سے درجے کے صحابہ میں آئی ہیں جس سے تو چھوٹے درجے کے صحابہ میں سے یہ بھی اللہ عزوجل نے اس حکومت کا کمر بھاری کر چکے تھے گورنر ہے اور اس کے ساتھ تمام ملک سے تھے جو ہاشم کے بعد سب سے سزاوارتھا ہے جس سے اس کو بھڑپا جسے یونکہ میں خواہ میں ابھاروا تھا تقریباً جتنے بھی اہل سنت میں وہ ہیں آ رہے ہیں جاتے ہیں وہ اس مسئلے کا

معاذ رضی اللہ عنہ وہ بھی اس کا تھے (پھر میں اس مسئلے کا میں اس کا وہ یہ کا کار ہوتا ہے میں اس کو نہیں نے مت پر ہا رہ میں اس کا حق تھا لہذا یہ تعصب کہ شیخ کے مقابلے میں اس صحابہ کا معصوم ہا رہتے ہیں یہ تو کیا یہ وہ بھی نہیں کہ وہ معصوم ہیں معصوم اور کھنڈہ و ایک ہی جہ سے میں نے دیکھا ہے یہاں وہ جس کو بھی لکے اور جنگ وہی لکے یہ عنوان میں سے بھی یہ ہے یہاں جو میں نہیں غلام ہیں اور یہ وہ چھوٹے چھوٹے کے کے پھر بددھمیر سے سے آئی یہاں نے انگوٹھا نکال میں اس سے حسب صورت اور شکل کسی کو نہیں

اور خلاف کے ہے یہ تقویٰ کہیں سے خلاف کے ہے اور یہ تو وہ سے یہ مذہب میں یہاں سے انکھام میں یہاں سے

معاذ رضی اللہ عنہ وہ بھی ان کے خلاف میں سے رہ بھی میں تھے وہ کے خلاف سے اور جو معاذ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف ہے

میرے یہ وہی سے کہ میں تم میں رہ رہا ہوں میں یہ اور ہا ہوں کہ میں اس سے رہ رہ رہا ہوں سے یہ لکھ لکھ رہا ہوں

میں یہ دیکھتا ہوں میں دیکھتا ہوں چھوٹے درجے میں کے مقابلے میں خلاف تھے میں نے پوچھا ہے جب میں سے علی معاذ میں ہے وہ پھر مجھے نہیں دیا مت ہے یہ ساری وہ بھی حق پر تھے وہ وہ حق تھے اور یہ حق تھے یہ نہ ہی ایک نادہلیس ہیں یہ ساری وہ بھی میں سے ہی کوئی میں اور پھر میں میں یہ میرے وہ وہیں ہیں حضرت علی علیہ السلام پر معاذ یہ لکھا تھا میں یونکہ جو وہی نہیں تھی وہ اپنے صحیح مجھ سے تھے تو اللہ میں کی طرف سے ان کا مقصد سے میں اس میں تا رہا میں وہ وہت یا ہے (کی طالب علم کے ہاں یہ کہ یہ جتنا ہی ملے گا میں اس کا جواب تھا کہ اس سے سب سے سچے ہ جتنے میں لکھا تھا

پیدا می شود. رضی الله عنه و آله

ملا، طاقی، جمیل

کے ساتھ مل کر ایک نئی دنیا بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ ان کے پاس
جو اور کچھ بھی ہے، اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے،
اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے، اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

[illegible]

تاہل ہر وہاں خطا ہوئی ہے خطا کی تاویل کرتا تو ضرور مرنے سے
 تندرست رہا ہے۔ یہی اللہ عز کے درمے میں جو توبہ لکھی ہے مولا! حق مٹانی کا حساب ہے وہ
 تاہل میں ہے۔ یہاں پر جہاں جہاں خطا ہوئی ہے وہاں خطا کی توبہ ہے۔ تاہل کا یہ صحیح نہیں
 ہے۔ وہ مصحوم ہیں۔ حق نہیں کہیں تھے مخطوط بھی نہیں تھے یہ مصحوم، مخطوط تو یہ علی بن
 سے ان میں میں مرقی ہے اللہ سے ان و معاف کیا تو صحیح کہ وہاں خطا ہوئی تھی۔ کے کہ ان
 بطریق تاہل ترمیم ہو۔ (پیر علی شاہ ص ۷)

ملا، تکی غلام مراد ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا خاٹا کیا، یہ مینووی ہے
 ہے لڑو، میں قرینہ، جو بھائی مراد ہے، اہل تشیع کی تحقیر کے لئے ہے، یہ دہلی کے
 جید علما نے ۱۲۰۰ھ میں عظیم الشان کے مسکتو لکھ (جسے مولانا منظور ترمذی نے مرصع لکھا تھا)
 کے ساتھ کتابوں کا نام لکھا، اٹھارہ جلدیں مرصع لکھی ہیں۔

[illegible]

”میرے تمام عقائد، اسی میں جو پروردگار نے تبارک و تعالیٰ میں ان الفاظ حضرت محمد ﷺ سے بیان کیے ہیں، ان کے عقائد ہیں۔“

پیدا ہو۔ رضی اللہ عنہما قد بنی
 مولانا طارق جمیل

نعلنی سے ٹھیکے سے نعلنی ٹیکس میں اس پر حذر رکھنا جنہوں نے ہندو پوری اسیاہ نروں کو
 (۱) بنا۔ کل چا۔ یو۔ مکی ۲۹۔ یوں ۲۰۰۹ء)

۱۔ ہندو مت میں ہے کہ چھوٹے سے بڑے تک ہندو میں مولانا طارق جمیل صاحب
 کے یہ رجحان، مہا، جنت، اللہ، "رجوع" کی صورت کے ساتھ لکھ کر وہاں سے دھنچکا مارنے
 رکھ جولائی ۲۰۰۹ء) ملتی تھی جس میں صاحب ہمارا سال کرچا جس کا ٹیکس موصوف نے اپنی کتاب
 "کلمہ بے تک" کے "کی" کی صفحہ ۱۸۱ پر ہے

موجودہ کلمہ بے تک میں مولانا طارق جمیل صاحب کے ماہرہ ہندو مت میں "نعمت
 میں اس پر حذر رکھ کر وہاں سے ہندو پوری اختیار کر لیں گے" تو میں اس سے رجوع نہیں کرتا اور اندہ
 پوری اختیار کروں گا" کے الفاظ سے تہلیل کر رہا ہوں۔ سب کی ہندو مت میں کوئی فرق نہیں ہے
 یہاں ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا طارق جمیل صاحب کے "چھوٹے سے بڑے" میں یہ ہے کہ
 خطا و فکر یہ ہے کہ یہ ہے

"رجوع" میں اس کتاب "مسند عبد العزیز" کا حوالہ دیا گیا تھا جو کہ میں مولانا
 کے لئے چھپنے کے نام سے (۱) عربی میں اور جس (۱) ملحقہ حنفیہ چھپنے کے لئے چھپنے کی طرف
 سے ۲۸۴ میں شائع ہو

کتاب کے کتب خانہ میں "۱۔ احمد رضا خان صاحب دہلوی کی کتاب "مقام افراس"
 مکتوبہ ۱۳۷۵ھ کے جواب میں لکھی تھی

"صاحب! میں 'میں' کے فعل کی جگہ سے حشر و شریعت کے لئے تصدیق کے ساتھ
 و کارمنا و جودہ ۱۔ لانا اور کام لانا تو ہی مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا طویل احمد ہارچہ تھی و
 مولانا رشید احمد تھی تو میں صراحت لکھی تھی کہ انہوں نے کہا یا اور یہاں تک کہ اللہ
 "جو شخص ان رہ کر ہے وہ بھی کام ہے"

حضرت مولانا حسین احمد دہلوی دہلوی کے لئے میں نے لکھا ہے کہ میں نے حالات نامہ
 دینے کو جواب کے لئے کہا ہے کہ میں نے جواب دیا تھا کہ مولانا طویل احمد ہارچہ نے ہندو مت
 دینے کو لکھا تھا کہ "۱۔ ۱۳۷۵ھ میں ہی 'مسند عبد العزیز' کے نام سے ایک کتاب شائع ہو
 کہ کتاب میں چھپیں حالات میں سے ایک سو بھی چھپیں سے مولانا طارق جمیل
 صاحب کے خلاف 'مردہ' میں مدعو نظریات کے ساتھ میں "۱۔ خطا و فکر یہ بھی تھا کہ

میرا محاصرہ مبنی اللہ عنہ کے ساتھ ہے

مولانا طارق جمیل

مشاورہ عظیمہ میں حضور صلی اللہ عنہ کے جہ سے توجہ سے فی ہاں بھی لکھ ہے
مرد مولانا طارق جمیل صاحب کا اسمعہ علیہ السلام میں درگزر ملے دیوید کے عقائد کے
ساتھ ملتی ہوئی ہیں، ہذا اور بھی سے رہو کا کامیاب مکتبہ ہے

خلا و تاریکی میں رہو، سے مکتبہ موصوف کا یہ مکتبہ ہے

”یہ سے بعض دینی علماء میں اس سے تلفظ متاثر پیدا ہوتا ہے وہ دینی تعلیم و تعلیم
ہے، عقیدہ سے ہی تلفظ میں اس سے محد بہ خواہوں“ ”مرد و پورن احمق، طروب کا
”چاہئے“ کے سرور سے مکتبہ کے بعد کو عام شخص بھی سے تعلیم و تعلیم اور
نہیں دے سکتا۔

یہ وہ مکتبہ میں میرا محاصرہ مبنی اللہ عنہ کی طرف توجہ دینے والے مکتبہ موصوف کا یہ مکتبہ ہے
تعلیم سے؟

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

پہلو سے۔ موصوف سے ہے، یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ ہے۔

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

”یہ مکتبہ مبنی اللہ عنہ، علم و معرفت علیہ اللہ عنہ کے ساتھ مکتبہ مبنی اللہ عنہ میں
تعلیم سے؟“

جسم قرآن یا تعبیر کی غلطی ہے؟

حضرت عمرؓ کہہ سکتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو حضرت عمرؓ نے یہی کہہ دیا کہ ”یہ ہے“ یا ”یہ نہیں“ غلطی ہے؟

لا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ جلد دوم مکتبہ رحمانیہ لاہور

حدیث میں ”ما راہ عبدہ“ صحابہ کے ”رہم“ کے قریب ہی ”یہ بھی“ اور ”یہ قرآن“ یا ”یہ تعبیر کی غلطی ہے؟“

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتے ہیں کہ ”یہ ہے“ یا ”یہ نہیں“ غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یا ”عمر“ ”عمر“ کے ”یہ بھی“ کو ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

مولانا طارق جمیل مولانا طارق جمیل مولانا طارق جمیل مولانا طارق جمیل

شہید بنی ہاشم علیہ السلام کی شہادت ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

یہاں تسبیح کی ”عمر“ کو ”عمر“ سے سرائی ”یہ بھی“ کی غلطی ہے؟

۴۴۔ شاہین ختم نبوت مولانا ابوالکلام آزاد صاحب

پا سنان کے وہی بحرِ حلیٰ علمی خلُقوس میں مالا مالہ : ساری صاحب کی شخصیت خزانہ
تعدادی مجلس سے علمی مجلس حفظِ فہم پر مدائے جلائف و شہادت ہے : ابابہ : خاصہ
قادیوت : ان تکمیل القیاد کا پایہ : ہم کا کام سے مقدمہ ختم ہوتے کے شکی کے سلسلہ میں ان
کی تحریروں و شہادتیں : بحرِ حلیٰ و بحرِ حلیٰ : ان کا پیش بھی میں ہیں

”اسات خطا کا پورا تو ہے مگر اس جب اپنے مخصوص کام سے ہٹ جائے گا اور اسے شعلوں کے دے میں بھی ”اسات“ نام دے گا تو ہے ہی نہیں بلکہ ”ظلم“ بھی سرور ہوگا ”ظلم“ کی اصطلاح بھی موصوفہ اپنی ہی وضع کردہ ہے (جامعہ اسلامک سٹڈی، پریل ۲۰۱۱ء، ص ۵۲) کی طرف کا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک خطا گن سے ”اسات“ نام دیا جائے گا۔ ۲۰۱۲ء کے ٹولہ ”میں“ سرعہ نامہ میں درج کیا گیا ہے بدترین صورت میں ”پچی“ کی پیمائش اور جڑ نامہ میں ”گلاب“ کے چوبیس میں ”اسات“ کا تعلق ہے۔

”گولہ“ کے دور وشارے میں قاپو دا عون سے مل کر نہتہ نہتہ دیکھے گئے ہیں جن میں سے
 صرف دو غلام، شان، کاجی، مراد، پوئے، ان میں سے سب سہ ماہیہ کو اس دور میں لے کر آئے تھے۔
 جہاں وہ آئے تھے وہاں دشمنوں اور برادرانہ کے ساتھ ساتھ کاجی کے ساتھ ساتھ کاجی کے ساتھ ساتھ
 لے کر آئے تھے۔ گلاب کے چہرے میں سب کا تین دنوں کا سفر، شوق، یا کیا سے کیا تھا۔
 اندر سے اندر سے تھکے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تمام قلمروں میں سے ایک اور مقام پر شہر عوں بھی تھا۔ یہاں
 یہاں تھکے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تمام قلمروں میں سے ایک اور مقام پر شہر عوں بھی تھا۔ یہاں
 یہاں تھکے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تمام قلمروں میں سے ایک اور مقام پر شہر عوں بھی تھا۔ یہاں

[illegible]

”پتھر کی پتھر“ کے مابین سے بھی منکس کیا جاتا ہے

یہاں یہ بات بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ ”تقریر حیات“ میں ڈاکٹر عبد الحلیم مدنی کے
مضمون کا عنوان یہ تھا:

واقعہ راولپنڈی کا جس منظر

تخلیص حیات کا تہذیب

قلم مولانا عبد الحلیم مدنی

مگر اس کے برعکس مولانا اللہ وسایا صاحب نے مولانا کے مضمون حیات لکھو

میں ۱۹۹۵ء کے حوالہ سے لکھا ہے: ”مولانا صاحب کا تبصرہ اس عنوان کے تحت شائع ہوا ہے

واقعہ راولپنڈی کا جس منظر کا تجزیہ

مولانا صاحب نے لکھا ہے کہ

”اس عنوان اور ”تخلیص حیات“ کے مابین مطابقت ۲۰ سے زائد نکات ملے ہیں۔ یہ باب ۱۰ میں
پتھر کی پتھر کے عنوان کے تحت بھی ۱۰ باب صاحب کے لکھے ہیں۔ پتھر کے پتھر کے پتھر کے پتھر کے
مضمون کے مضمون کے ۱۰ باب ۱۰ میں مولانا اللہ وسایا صاحب کے عنوان کا پتھر کے مضمون میں لکھا گیا ہے۔
مولانا صاحب نے مولانا اللہ وسایا صاحب کے ”تخلیص حیات“ کے مضمون میں لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے
مضمون کے ”تخلیص حیات“ مطالعہ کے بعد تصور ہوا کہ مولانا صاحب نے جسے ”تخلیص حیات“
نہایت کے ساتھ عنوان کا حصہ لکھا ہے کہ یہ مولانا صاحب کے ”تخلیص حیات“ کے ساتھ
طریقہ تشبیہ۔ اس قدر کہ مولانا صاحب کے طور کے ساتھ شاعری کے ساتھ لکھا ہے۔
”مولانا صاحب کے ”تخلیص حیات“ کے ساتھ

”مولانا صاحب“ کے مضمون ”تخلیص حیات“ کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ

مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ
مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ لکھا ہے کہ ”مولانا صاحب کے ساتھ

1997

یہاں سے، رضی اللہ عنہ کے ساتھ

ہم سادہ دیکھا اور محض ہوا و آواز تھا۔ یہ دیکھنا اور سنانا اس کا نہ تھا۔ چہرہ و لباس سے بھی یہاں
ریاضہ کے لئے تھا۔ یہاں علامہ محمد عوامی اور عقیل الرحمن سمیت کئی بزرگ رہتے تھے۔ علامہ دارال
تہذیب تھیں۔ یہاں سے علامہ کا نام پڑا۔

ہوا یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب ہے، نبیؐ کی کتاب میں کچھ ہے تو
 کا نسخہ لکھا اور لکھنے والا اس صاحب کتاب ہیں، میرے معصوم بھی وہی کتاب کے
 میں، لا بی تھا، "وقت بظہر" ہے، اٹھے جاتے تھے اے میرے صاحب نہیں جانتا؟
 موضوع نے دیکھ کر نہیں کہ اس وقت خوشنویس حاصل کرنے کے لئے ہاتھ بولا ان کے
 ساتھ صبح صبح ہے، دیکھ تو ہیں... کے لئے لکھنے، کر رہے حالانکہ مصحفی صاحب کی کتاب میں
 نسخہ ہے تو ہر روز اس کی کاپی

میں نے پہلی بار اس کے ساتھ ملا کر کھانا کھا کر دیکھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے پہلی بار اس کے ساتھ ملا کر کھانا کھا کر دیکھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے پہلی بار اس کے ساتھ ملا کر کھانا کھا کر دیکھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔

موجودہ پیش رفت سے پہلے صوبائی نائب کی مجلس میں "واحدہ بلا" اور "ایک" وغیرہ جیسے

ہاں یہ ہے۔ اس شخص کے لئے مولا اللہ اس پر عطا ہے نئی حسرت یوں ٹھانی کہ
اس پر چھپے، بھی لکھو کے ایک، ہرے سے پہلے اس شخص کو پہنچا دے، وہ اس پر
کے ساتھ مساجد کا تو جین ہی ہے یہ شخص یہ "مضمون" نکال لائے حال نہ تھا یہ متعدد
پاکستان، انسان اور مہر بھی پورا ہو سکتا تھا

[illegible]

۱۵۳۷ھ کے مکتوب میں لکھتے ہیں: "کرامتاً مبارکاً" (۱۲۴۲ھ میں ۱۵۳۷ھ)

یا "عبداللہ رحمہ اللہ" یہ خبر وہیں اور وہیں انھوں نے اس میں اس کی جگہ ایک
پر لکھا ہے "محمود علی بن محمد" کے نام سے "مستطاب" کے نام سے یہ خبر لکھی ہے۔ آپ ۱۲۴۲ھ میں
احمد آباد میں تھے اور وہیں کے گیارہ سال ۱۲۴۲ھ میں لکھا ہے "عبداللہ رحمہ اللہ" کے نام سے
لکھی ہوئی خبر جن کا نام "ابن محمد" کے نام سے ان کے نام سے "مستطاب" کے نام سے لکھی ہے۔

فان "عبداللہ رحمہ اللہ" صاحب "مستطاب" (جس کے نام پر "عبداللہ رحمہ اللہ" کے
نے حیا مورخین کے لئے لکھا ہے) کے نام سے لکھی ہے۔ اگر لکھی ہوئی تو کم از کم اسی انداز میں ہے۔
تھے "عبداللہ" اور علی صاحب میں موصوف نے محمود علی کے نظریہ کے تحت لکھی ہے۔
یہ نظریہ محمود علی کی سمت "عبداللہ رحمہ اللہ" کے نام سے لکھی ہے۔

مگر مولانا عبداللہ رحمہ اللہ صاحب "مستطاب" کے نام سے لکھی ہے۔
صاحب نے مضمون میں لکھا ہے: "مستطاب" کے نام سے لکھی ہے۔
ہے اس کی ایک مثال "عبداللہ رحمہ اللہ" کے نام سے لکھی ہے۔
کے نام سے لکھی ہے۔

شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔
چہ سال بعد ۱۲۴۲ھ میں لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔
شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔
شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔
شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔
شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کے نام سے لکھی ہے۔

لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
لکھی ہے۔
لکھی ہے۔

یہاں سے رضی اللہ عنہما تھے۔

”جب ابوہریرہ صریحاً صبیحہ میں گئے تو یہ آئی۔ رہا یہ حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور یہ ابوہریرہؓ
 قلیلہ ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”میں نے یہ سنا کہ ابوہریرہؓ نے حضرت عائشہؓ
 سے کہا ہے اور ”میں نے یہ سنا کہ ابوہریرہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا ہے“ یہ وہی سوال یا تو
 حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”جو صبیحہ میں نے پایا وہ رسول اللہؐ کے پاس سے آیا اور یہ وہی سوال یا تو
 نے فرمایا ”میں نے یہ سنا کہ ابوہریرہؓ نے کہا ہے“ یہاں پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”جی ہاں“

مذکورہ ہے ”یہ واقعہ کے بعد میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”یہ واقعہ میں میں نے حضرت عائشہؓ سے
 سنا کہ جب میں نے یہ شخص سنا ہے“ جب میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“

مذکورہ موصوفہ کو یہ شخص ”میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 کہ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 یہ واقعہ بھی کاشف غیبی ہے، اور جب تو حضرت عائشہؓ سے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 پھر میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“

یہ واقعہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوفہ کے اصل واقعہ میں اپنے لحاظ
 سے ”میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“

یہاں سے ابوہریرہؓ سے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“
 حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“

یہاں سے ابوہریرہؓ سے یہ واقعہ سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“ میں نے یہ شخص سنا ہے“

یہاں سے رخصتی اللہ عزوجل کے ساتھ رہے

ماہنامہ کوئی تھی، ابراہیموں نے حضرت مومن سے جانچ رہا تھا۔ "خبریں مکے سے چھوٹے لیے گاتوں کیسے قلعہ میں پہنچا، انہی کے لئے تیار، تو میں واقعی سوچا رہا اور پتا چلتا، سے پھر دیا۔"

مگر حضرت عائشہؓ سے یہ جواب سے مراد کا غرض نہ تھی۔

[illegible]

مولانا ابوالحسن علی Nadwi صاحب نے خلافتِ مجددی کے علاوہ ساری کمرے والے اور حضرت مولانا محمد تقی صاحب مدظلہ سے جس شخص کا نام بھیج دیا۔ کھٹن = شش و تھی سے الگ لکھ کر ڈاک میں باندھ کر ارسال فرما دیں۔

یہاں تا سب محسوس ہوتا ہے کہ مولانا مودودی صاحب نے جس قدر لائق تہنیت کے پاس سفر
میں ممبروں کو پکڑے "خطاب" میں بہت ساری باتوں کے "اسل ماخوذ" سے گزاریں
حدود میں پیش کیا جائے گا۔ بعد ازیں ان کے مولانا مودودی صاحب کی طرح اسے صحیح اور
تاریف سمجھنے والے حضرات علیٰ حضرت عباس اور حضرت ابو خنیس رضی اللہ عنہما کی باتوں کے ہیں
کے قریب ہو گئے ہیں

[illegible]

[illegible]

سدا پوچھتا ہے: آپ باکدہا کیسے ملتے ہیں؟ یہت ۱۲ ہیں، مگر کلکے سے کسی بات
 مان تو ابہ نہیں ہے۔ اسی وقت میں ملتی تھیں کہ یہ اشعار: ”ہے“ (۲) جہ
 ۱۷۱ سے ۱۷۷ سطور، تقسیم کے گدھوں اور ٹھیکے میں نے ۱۱ قافیہ اور اعلیٰ آدھائی سے
 ۱۲ اشعار، ۱۲ سطور، سب سے لاکھ جاقی سے تو سکا۔ تاچا جاتا ہے، اگدھ اپنے گدھ
 سے رہتا ہے، جس میں ردھم نہیں رہتا۔

۴۔ شہر بنی ٹوٹا۔ چھ شہر۔ جیتا سے شہر بنیہ جیسا مراد ہے یہ شہر بھی ۵
اور اس سے جیتا کے شہر بنیہ کے لئے کون سا نام ملے گا؟ یہ بھی بتائیے اور جس سے

اس کی عقل و جسم، بھی خراب ہو جاتے ہیں
حافظ کہہ رہے ہیں کہ

”بحمدہ... بنی علیہ وسلم لفظ الحق فی حیث

صحیح البدن (رد المحتار جلد ۱ ص ۲۵۱)

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لفظ ”حق“ کی صحیح حدیث میں لفظ ”حق“ لکھا

اسی محمد سلمان مسعودی نے لکھا ہے

عزیزانہ! یہ ہے کہ یہ لفظ ”حق“ کا اشتہار ہے یا کہ اس میں ”حق“ اور ”حق“ کا
تفاوت ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

نہیں۔ ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔
کو اس میں اپنے نفس پر بعض صورتوں کی حقیقتوں کے اچھا سمجھنے سے خواہاں ہو جاتا
ہے۔ (سیرت النبی ص ۱۲۱) اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

اس میں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ درجہ اکبر علیہ وسلم کے بارے میں لفظ ”حق“ کا
استعمال کرتے ہیں۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

”انک بمعنوں راجحہ“ (تقریباً تو انہوں کو دیا ہے)

نہ تعالیٰ کے پاس ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

”ما یصاحبه من حق“ (الاعتقاد ص ۸۴)

ان کے ساتھ ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

”ما یصاحبه من حق“ (اعتقاد ص ۸۴)

تہا۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔ اس میں ”حق“ کا اشتہار ہے۔

”ما الی بمعنوں راجحہ“ (اعتقاد ص ۸۴)

آپ اپنے رب کے فضل سے بچا نہیں جاتا

”وما صاحبکم بمعنوں“ (التکویر ص ۲۲)

وہ تمہارا بھائی، یا بہن ہے

جو چاہیں گے

مجھے شادی تین خدمت میں ٹھہر گئے ہیں۔ میرے والد صاحب میں سہ روزہ عاتق جانتے ہیں
شریف ہوئے؟ آپ نے فرمایا: اپنے مراد و آپ تو اپنے لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
میں وہ میرے حضرت شادی تین کو اپنے لائے ہوں میں شادی

مجھے تین دن نظر میں تین خدمت میں بھی حضرت رہا۔ میں ہم شکل پڑا اور بالکل تین دن
کہ ان میں سے خدمت میں ہے؟ وہ حضرت کن کہیں؟ کی تین میں تین خدمت میں تین
میرے خدمت میں تین دن رہے۔ وہ نہ پھر وہ کہنے کے مرقہ میں تین دن رہے۔ تین دن
وہ کہ پھر تین دن رہا۔ وہ نہ پھر وہ کہنے کے مرقہ میں تین دن رہے۔ تین دن
تین دن میں تین دن رہے۔ حضرت خدمت میں تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔

تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔

مجھے تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔

مجھے تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔
تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔ تین دن رہے۔

میری والدہ بایاں سے ملنے کے لیے جاکر سے طلب کرتا ہوں وہ مجھے دے دیتا ہے۔
 چکی نہیں کہ تجھے شاد نے یہاں جس سے بہت کامیاب کیا ہے بلکہ ان سطر میں
 جہد و مساعی میں بھی جس رقی نہیں تھا

۱۹۴۳ میں تصور میں تھے شاد کا میں روز و سارا یہ عربی شروع ہو جس میں شرکت کرنے
 بہار ۱۹۵۴ء کی جد بھی گیا ہے جس میں تمام شجرہ سے مکی کے لوگ شامل تھے، ان کا بھی شاد
 دیکھ میں ہندو مسلمان میں بن کر نہیں تھا، اگلی بانی "سہ ماہی" کے کاؤنگا بنی بانی پڑھیں
 نے رام، اس سے فتح محمد ایسویہ میں شاد مسٹر کی وہاں ناچنا، مگر وہ کچھ مو۔
 میری بھائی سے وہاں چھوٹی میری بھائی سے وہاں چھوڑ

یعنی مسلمان اور ہندو میں وہ کام کا چھوڑا ہے اور بعد یہ مسلمان سے ہندو، صرف ان
 لوگوں نے اس سے مختلف عہد سے دیکھے ہیں
 مجھے شاد ایک دوسری جگہ فرما دے ہیں کہ

۱۔ میں سوکھتی وہی مسیحا ۲۔ میں وہی فکر دوسرا رہتا
 ۳۔ میں پکا وہی مسیحا ۴۔ میں سوئی یہ فرعون
 یعنی کہ جہاد میں ہیں؟

معنی موت میں بھی لہو جو ہے، فرعون میں بھی اللہ ہی سے
 چکی ہیں سے یہ ہمارے کافر کا وہی مسیحا آج سے کافر وہ نہیں بنا سکتے کہ وہ سب کے نام یہ
 الگ دیکھنا اس کی غلطی تھی اور ہندو مسلمان اس میں ایک ہی تھے، اس سے تھے ہیں
 ہاں جہاد لائے گئے تھے شکاری
 وہ ہندو سے وقت سے ۱۹۹۹ گھر ۱۹۵۳ء)

مجھے شاد وہاں کے مرشد کے ہندو ہندو کے بعد
 "سہ ماہی" کے عشق پیار سے تھینا تھینا، کاجن مصریہ حکمران کے
 ایک احمد بھی شاد اپنے شاد حال کا نام مریخی کی بی بی شاد کی کے ساتھ ہاں شاد کی طرح
 سے مسلمان کی جو بنیادی خدمت پر مبنی تھی، جس کی شاد کے مرشد شاد و عمامہ
 لاہوری کے تھے، یہی وہاں کے لوگوں کے ساتھ ہاں شاد کے ساتھ ہاں شاد کے ساتھ ہاں شاد کے ساتھ
 حکومت کی اطلاع ہوئی تو آپ سے اپنے یہ درویش وید ہستی کی بات کی خاطر ہمدردت میں وہ

تیرے عشق پچاؤ کے تھیں تھیں صہب ۱۷ میں ۲ صہب
عشق ۱۷ میں ۷ اندر کیا تیرے کے ۱۷ چاہے پینا
دعا ۱۷ میں ۱۷ میں تیرے عشق پچاؤ کے تھیں تھیں
صہب ۱۷ میں ۲ صہب نہیں ۱۷ میں ۱۷ میں
تیرے عشق پچاؤ کے تھیں تھیں تیرے عشق پچاؤ کے تھیں تھیں
۱۷ میں ۱۷ میں ۱۷ میں ۱۷ میں ۱۷ میں ۱۷ میں
میں کھلی تھیں تیرے ۱۷ میں تیرے عشق پچاؤ کے تھیں تھیں
میں تیرے عشق میں تھیں تھیں تیرے عشق میں تھیں تھیں
اور یہ رو کا چاہے میں نے تو یہ ہے یہ کی تھیں میں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

qausain.wordpress.com / www.theosufi.com

www.punjabikavita

علاوہ ازیں پنجابی لوگ سنگرمیں ہیں جس کی تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

یہاں سے رضی اللہ عنہ کے قافلے

یہاں کانٹے نظر سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دے میں شیب و لیل میں حلال اللہ علیہا
تو ہیں وہیں چلی نہیں ہیں؟

"یہاں بھگوسو بلو مہیاں کے بیٹے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے) سے سہارا
معاویہ بلو مہیاں اور قہم مہیاں سے اللہ ان پر رحم فرما۔ (ابو سعید خدری) معاویہؓ لا یشہد
علیہ السلام" اور اسے ہمت و غرارت پر ہمارے ساتھ ہے۔ مستحق شہادت ہے کہ اسے جسے اللہ تعالیٰ
تھے نظر سے تھے اور نظر سے تھے وہی تھے۔ ان سے وہی محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ ان پر ہمت
تھی۔ اب وہیں اور ان کا رویہ اللہ کے حکم میں تھا۔

یہاں سے اور ہر جگہ سے معاویہؓ سے ہمت کرتے تھے اور کہتے تھے ان کی ہمت
اور ان کی شہادتیں آ رہی ہیں۔ معاویہؓ سلطان ہے۔ تھے معاویہؓ کے سداوت سے تھے ان سے
معاویہؓ سے تھے وہ معاویہؓ سے تھے۔ ان کا ہونا معاویہؓ سے تھے وہ معاویہؓ سے تھے
مشتاق سے تھے وہ معاویہؓ سے تھے۔ ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے
معاویہؓ سے تھے۔ ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے

معاویہؓ سے تھے۔ ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
طلب ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے

معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے

معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے
معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے ان کے ہونا معاویہؓ سے تھے

۴۔ یہ "بہت بڑی" وغیرہ تو ہے "ا" جتنے ہیں، تاویل نہ ہو، مگر حواشی ہیں، یہ حواشی ناہل
 سے تو کر رہے ہیں، یہ حواشی ہیں کہ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 تھا، یہاں تک کہ اس نے اپنے اپنے مقام پر نظر لے جاسکتے ہیں

۵۔ پھر کے حضرت معاویہ بھی مہر عہد کے، اسے میں یہ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۰۔ لے والی تہ سے، "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۱۔ وہ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 کوئی جتنے سے بغیر میں نظر لے کر، تو اس کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۱۲۔ یہ ہے۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۳۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 معاویہ کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۱۴۔ اگر نظر میں بحال ذکرہ غلامت سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تو یہی نہیں ہوتی
 تو یہاں تک کہ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 یہ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۱۵۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۶۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۷۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۱۸۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۱۹۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۲۰۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۲۱۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۲۲۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۲۳۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

۲۴۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۲۵۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے
 ۲۶۔ "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے "معاویہ" کے

جہاں لوگوں، ممالکوں اور چرمی دنیا کے مسلمانوں کے ان دشمنوں پر بھی پھینکا کریں۔

(ایضاتی دستاویز بحوالہ تحقیقی دستاویزیں ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵)

ان قصص و حیات کے علی الرغم ختم حیرت ہے کہ یہ ”اکابر“ سب ”عالیٰ طبقہ نہ صرف اکابر کی واضح خطاؤں میں ان کی اتہاس کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تقلید کرنے کے اپنا ”معاذین معاویہ“ کی فہرست میں شامل کرا لیتا ہے۔

اس بحث کے آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا حسب ذیل فتویٰ یہی کارہین کر دیا جائے:

”امت کی دینی، دینی، فکری اور سماجی طویل تاریخ میں دینی و دنیوی حساب رہے، لاکھ رہے رو رعایت اور تعمیری وصحت مندرجہ کی مثالوں کی کمی نہیں۔ بلکہ اس بارے میں ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا اگر کیا جائے کہ اس معاملہ میں کئی قوم و ملت و ملت اسلام کے مقابلہ میں کر سکی اور یہ ہر طرح سے اس امت کے مثالیان نشان ہے جس کو ”شہادۃ علی“ نامی عکا امتیاز عطا کیا گیا ہے اور جس کو ”یا ایھا النبی! امیر المومنین والملت شہادۃ اللہ“ کے امر کا خطاب عطا کیا ہے۔ غرض امت کو اس فریضہ کے ادا کرنے سے نہ کسی کا زہد اور حاکمیت و غفلت و غفلت و غفلت روک سکی، نہ وہ عظیم دینی خدمات اور ملی نتائج بلکہ دینی و دنیوی مانتع بن سکے جہاں کی قیادت سے مسلمانوں اور اسلام کو بچا رہے تھے۔ اس کی ناباک مثالیں جرح و تعدیل اور اسامہ درجال کی کتابیں اور سب طبقات و زاجم میں دیکھی جاسکتی ہیں (لیکن ”صحابة کرامہ“ کے تحت امت میں صرف صحابہ کرام پر تنقید کا اور ان کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے) بلکہ مشہور اصول ”زلۃ الحلیم زلۃ اللہ“ (عالم کی تعزیر عالم کی لغزش ہے) و پیش نظر رہتے ہوئے جن لوگوں کو متوجہ و متفہمیت کا مقام حاصل تھا جن کے قول و فعل کی جہت و شدت سمجھا جاتا تھا، ان پر تنقید و حساب اور ان کی غلطیوں کی بے غرضی میں ان مآثرین و مصلحین نے (ان کی خدمات کے پورے اعتراف اور ان کی قیادت کے کامل احترام کے ساتھ) اپنے ذمہ داری کا ادا کیا اور دوسروں کے مقابلہ میں اس کام کو اور زبرد و ضروری سمجھا۔“

(مولانا سید ندوی کے ساتھ میری رفاقت کی سرگزشت اور اب میرا موقف مولانا محمد منظور نعمانی تحت ”پیش لفظ“)

گذشتہ تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کے بارے میں اکابر کے زمرہ "گمراہ" کا غورا کر کے حق میں استغناء کسی بھی عقیدہ مند کے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر صحابی کے حق میں انہیں کیا فکر گوارا کر لیا گیا؟

راقم الحروف کی کتاب "تاریخ سیدنا معاویہ" کی اشاعت اول کے بعد حافظ عبد الجبار مفتی صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اکابر گو "تاریخ معاویہ" کی فہرست میں اس لیے دکھایا گیا کہ "حضرت معاویہ" کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

۱۔ حضرت علیؓ اپنے دستار میں مصیب ہیں جب کہ حضرت معاویہؓ قتل۔

۲۔ حضرت معاویہؓ نے چونکہ فحش مکہ کے بعد اسلام قبول کیا ہے اس لیے وہ مہاجرین میں جبراً واردہ انصار میں۔

۳۔ حضرت معاویہؓ کی خلافت، خلافت راشدہ کا دھوکا دینا ہے۔

ملاحظہ ہونا رہا کہ حق چار دیا رکتوبر ۲۰۱۳ء، جنوری ۲۰۱۴ء

تین لفظ پر مشتمل مذکورہ تبصرہ کے جواب میں صرف یہی عرض کیا سکتا ہے کہ تو کھیل ہیوم البیادہ لعنہ اللہ علی الکلاین، سخطک وناہن عظیمہ العالم تتحی فاصبح بالشتہ "فاصل مصر نے اپنے تبصرہ میں جملہ کلمات عائد کئے ہیں ان کے وہ خودی قد ارادہ مسئول ہیں اور ان کے "ما خودیہ" جوئے کا طبع اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں ہی ہوگا۔ غرض امری بایہ ذلہ

تاریخ گرام سے درخواست ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ کے بارے میں اکابر کا مذکورہ "اعتقاد" اور "بین و تحقیق" پر مبنی گمراہی میں نکال کر کے قرونی اسل حقیقت معلوم کر لیں۔

یقیناً قدامت واقع ہو کر رہی ہے۔ میدان حشر میں ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی پارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ دنیا میں تاریخ سیدنا معاویہؓ کا معاملہ پیش ہو گا تو وہیں شیعہ معاویہ کا معاملہ بھی اسی طرح معاویہؓ کے کامیاب کرنے والوں کا معاملہ بھی پیش ہو گا اور ان کا بھی جو "تاریخ و صحاح" کے وظائف کا طریقہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۔ اس کی خبر گیری سے کہ ہے نئے انتظام اس کا

اکابر کی خطا میں ان کی پیروی یا "تسلیم" حیات "کا تاویلات فاسدہ و بیدار کے ذریعہ ان کا دفاع کرنا گیا ان تو جن آئینہ گمراہ کی تائید و تہذیب میں کرنا ہے اس فصل سے "ہمت" کی طرح تو یہ کی توفیق بھی طلب ہو جاتی ہے کیونکہ اسے نیکی سمجھ کر اختیار کیا جاتا ہے۔ اس حق کا شیوہ "رجوع"

انتہائی

اور یہ ہے علامہ سید سلیمان ندویؒ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کعب بن لکھ کی روایت پر کچھ تنقید کر دی تو لغویہ دلائل پر فوراً حسب ذیل الفاظ کے ساتھ رد و جواب دیا کہ: ”مغزوہ بدر کی راتوں کی تنقید کے سلسلے میں ایک مقام پر اس کا صحیح جہاں کے لکھا کا کلمہ سے حضرت کعب بن لکھ صحابی کی روایت پر اس سبب تنقید نہیں کی گئی تھی جس سے ایک کوئی ایک جلیں القدر صحابی کی شان میں سوء ظن کا پہلو پیدا ہوتا تھا، جس پر مجھے شرمندگی ہے اور اب میں اپنی اس غلطی و نادانی کو ان کو اس مبارک کلمہ و ذکر کے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برائت کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا رہوں۔ (سیرت النبیؐ جلد اول، باب چہارم، دارالمصنفین ص ۴۰)

تقریباً سینہ معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے جو حضرات ”تہذیبات“ ہیں وہاں وہاں شہداء و گناہ کے قاتل مقتولین محاسبہ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تہذیبات آمیز حیالات گناہ کے ناجائز و طاع سے رجوع اور ہمت کا اعلان نہ ہو بلکہ وہاں شہداء میں تقریباً بعض ایسے حضرات کے اسمائے گرامی بھی آئے ہیں جنہوں نے بحر ”مدح صحابہ و مدح صحابہ کی تحریک میں مصروف و مشغول رہے لیکن ان کی زبان و کلمہ سے پہلے لاشعور ہی ہو کر حضرت معاویہؓ کے خلاف ان کی توہین و تحقیر پر مبنی کلمات صادر ہو گئے ماری خانی ان کی اس خطا کو سلسلہ دین بہین ان کی خدمات کے کوشش معاف فرما دے یہاں کو اپنے مقام و مرتبہ میں جگہ نہایت گروے۔

وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَعْلَمُوا مَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَعْلَمُوا خَيْرَ قَوْلٍ دَاوُدَ الْقَلْبِ
أَعْرَابِيًّا أَلَمْ يَرَأَ أَنَّ رَبَّكَ رَحِيمٌ (سورہ النحل آیت ۱۰)

اللہ تعالیٰ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے وقایع میں اس نظیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے، غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرمائے اس کتاب کا تہذیب و تہذیب کی ہدایت کا ذکر بھی نہ ہو، امت مسلمہ کو مسئلہ و قباہی تصنیب اور عقائد اپنی حد سے محفوظ رکھے، ہم سب کو جملہ صحابہ کرامؓ بالخصوص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں وہ کلمے سے بچا کر حسن ظن نصیب فرمائے۔ آمین

ان الزباید الا اصلاح ما استطعت و ما توبقہی الابالہ

(پروفیسر) کاظمی محمد طاہر علی لکھا تھی

خطیب مرکز کی جامع مسجد

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کچھ تعلیمات، ہجرت ۱۰

۴۔ رجب الثانی ۱۴۳۷ھ / ۱۵ جنوری ۲۰۱۶ء

اِذَا ذَكَرَ اَصْحَابِي فَاَفْسَكُوا

لَا يُلَاقِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِي

عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَعْنَاوِیْہ

ناقربی